edited

Q11M.

~~[illegible]~~

MUN LAGAN

M. BEHRI

سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان نمبر ۲۷۱

مثنوی

مَن لگن

مصنفہ

قاضی محمود بحری قدس سرہٗ

مرتبہ

محمد سخاوت مرزا صاحب

بی - اے، ال ال بی (عثمانیہ)

*

شایع کردہ

انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی

۱۹۵۵ع

قیمت - - - - - - -

بار اول - - - - - ۱۹۵۵ء

مطبوعہ
انجمن پریس ، لارنس روڈ، کراچی

فہرست مضامین من لگن

"قاضی محمود بحری قدس سرہ"

تمہید

شیخ محمود بحری رحہ بھی دکن کے ایک قدیم دکھنی شاعر اور زبردست صوفی تھے ، اور ولی کے معاصر ، ان کی من لگن نہایت مقبول مثنوی ہے ۔ دکن کے اہل کمال مستند صوفیوں میں بحری کے پر اسرار اشعار بہت مشہور ہیں اور ان کا یہ مطلع " اے روپ ترا رتی رتی ہے " نو نوکِ زبان رہا ہے ۔

ولی کا دیوان سب سے پہلے باہتمام گارسان دتاسی فرانس میں نہ ۱۲۶۶ھ مطابق سنہ ۱۸۳۳ع میں چھپا ۔ اور ہندوستان میں پہلی مرتبہ نہ ۱۲۹۰ھ مطابق سنہ ۱۸۷۳ع میں طبع اور شایع ہوا دوسری دکھنی صانیف میں ، بحری کی من لگن ، اور وجدی کرنولی کی پنچھی باچھا لی کے دیوان سے بھی بیس سال قبل ، اہل مدراس نے سنہ ۱۲۷۱-۷۲ھ طابق ۱۸۳۸-۳۹ع میں زینت طبع سے آراستہ کی ، مگر چونکہ اس کے رتبین نے بلا کسی مقدمہ کے شایع کیا ، اور باوجودیکہ تقریباً دس اڈیشن طبع و ایع ہوئے ۔ عام طور پر اہل علم و ادب اس سے کچھ ناواقف ہی رہے ۔ ر اس کی اہمیت صرف طبقۂ صوفیا ہی تک محدود رہی ۔ اس کا غالباً ری اور بہترین اڈیشن ، جو نہ صرف فرہنگ بلکہ شرح کے ساتھ سنہ ۱۳۵ھ میں مدراس سے شایع ہوا وہ مولانا سید عبد الغفار حسینی ، المتخلص مسکین کا ہے جس کو شاہ صاحب نے سنہ ۱۳۱۶ھ میں مرتب فرمایا تھا ۔

من لگن کی ایک بہترین شرح بھی نیلور (مدراس) ہی کے عالم اور صو
شاہ حسین محرم نے قبل ۱۳۲۷ھ لکھی جو مدراس کے مشہور و معرو
شاعر محمد عبد الرحمن شاطر کے مرشد تھے - تاہم جس طرح ملک کے ادیبو
نے ولی کے کلام کو سر آنکھوں پر رکھا ، تو بحری کی مثنوی من لگ
کو عارفین و کاملین نے آنکھوں سے لگایا اور چوما - ڈاکٹر حفیظ سید
کلیات بحری مغربی طرز پر مرتب کر کے اردو و انگریزی اڈیشن سنہ ۱۹۳۹
میں طبع اور شایع کیے ہیں ، مگر اس میں اکثر فروگذاشتیں ہیں البتہ اس
دیوان بحری کو اہمیت حاصل ہے - کلیات بحری کی اشاعت سے سالہا س
قبل مولف آئینۂ معرفت نے بھی من لگن پر کافی تنقید کی ہے - مستشر
یورپ میں ڈاکٹر ہرمن ایتھے نے اپنی فہرست مطبوعہ ۱۹۰۳ع مطاب
سنہ ۱۳۲۱ھ اور فہرست اوانو سنہ ۱۹۲۴ع مطابق سنہ ۱۳۴۳ھ میں بحر
کی فارسی تصنیفات دستور العمل اور عروس عرفان کا ذکر اور مختصر حالا
لکھے ہیں - اور فرانس کے مشہور مستشرق موسیو لوی میا سونان نے تو اک
صوفیاے اسلام و حکما و فلاسفہ کے ساتھ عروس عرفان سے بحری کا ای
قول مسئلہ انا الحق کے متعلق اپنی تالیف مجموعتہ بعض الکتب الصوف
سنہ ۱۹۲۹ع مطابق سنہ ۱۳۴۷ھ میں نقل کیا ہے -

غرض مولوی ابو محمد عمر یافعی صاحب کے ایما اور ڈاکٹر مولو
عبد الحق صاحب قبلہ کی ہمت افزائی نے اس بات پر آمادہ کیا کہ من لگ
بحری از سر نو مرتب کی جائے - مگر افسوس تو یہ ہے کہ بحری کے
متعلق قدیم و جدید تذکروں میں کوئی قابل قدر مواد نہیں ملا - بڑی دقت
سے خود بحری کی تصنیفات اور خاندانی شجروں و اسناد ، اور بعض دیگر
کتب سے مدد لیکر مختصر و جامع حالات مرتب کئے گئے ہیں -

آخر میں ہم قبلہ گاہ مولوی ابو محمد عمر یافعی صاحب و مولوی عبد الحق صاحب قبلہ و مولوی سید مسعود بحری کے بیحد ممنون و شکر گزار ہیں - ڈاکٹر محمد غوث ایم - اے، راجہ محبوب نارائن صاحب بی - اے کن کتب خانہ شاد و مولوی سید یوسف صاحب بی - اے نائب ناظم آثار قدیمہ و شیخ علاؤالدین صاحب سجادہ روضہ شیخ سراج الدین جنیدی رح گلبرگہ شریف وغیرہ نے ہماری اعانت سے دریغ نہیں فرمایا جس کے ہم ممنون ہیں - اور مولوی مکرمی سید قادر علی بادشاہ صاحب کڑپوی نے من لگن مطبوعہ سنہ ۱۳۰۳ھ کا خاص نسخہ ہمارے مطالعہ کے لئے کڑپہ سے روانہ فرماکر بیحد ممنون فرمایا -

مثنوی من لگن کے اس وقت قلمی اور (۹) مطبوعہ نسخوں اور بعض شرحیں بھی ہماری نظر سے گزری ہیں جن کے منجملہ سب سے قدیم نسخہ جامعہ عثمانیہ مکتوبہ سنہ ۱۱۲۱ھ و سنہ ۱۱۰۱ھ و نسخہ جات مطبوعہ مدراس سنہ ۱۱۶۱، ۱۱۷۲ھ و سنہ ۱۳۰۳ھ سے ہم نے کامل طور پر استفادہ کیا ہے نسخہ جات من لگن کی متذکرہ صدر کی تفصیل درج ذیل ہے :-

سلسلہ نشان	نام کتاب	تاریخ کتابت	نام کاتب	مقام کتابت	نام کتبخانہ	کیفیت
۱	مثنوی من لگن	غالباً ۱۱۲۱ھ؟	غلام احمد ولد غلام محمد حسین و حسین صاحب	—	جامعہ عثمانیہ	بخط نسخ و نستعلیق اوراق ۵۹
۲	,,	۱۱۲۷ھ ۱۶ ربیع الثانی	غلام حسین	کپل ضلع رائچور	آصفیہ (۱۰۸۳)	نسخ اورق (۶۰) سطر ۳-۱۶
۳	,,	۱۴ رجب ۱۱۵۱ھ ۲۰ جلوس محمدشاہ	—	—	آصفیہ ۱۰۸۱	نستعلیق معمولی کاغذبادامی تقطیع خورد کاغذ کشمیری
۴	,,	۱۱۹۰ھ	قادر محی الدین	—	نواب سالارجنگ	نسخ ۶۸ اوراق
۵	,,	۱۲۲۳ھ	محمدمرتضیٰ	رانی پیٹھ مدراس	جامعہ عثمانیہ	نستعلیق ۱۷ اوراق معمولی مسطر ۱۳
۶	,,	۱۲۳۵ھ	—	—	مملوکہ مولوی خلیل اللہ	
۷	,,	۱۲۵۲ھ	—	—	ناعطی حیدر آباد پٹنہ لبریری	(معاصر پٹنہ ۵۰۴) نسخ معمولی کاغذ بادامی
۸	,, معہ پنکاب نامہ		روح اللہ باد شاہ	—	نسخہ ۶۶۶ (آصفیہ)	۳۲ ناقص

۱۰	,,	۱۲۶۵ھ	(معہ فرہنگ) شیخ احمد عرف محمد صاحب	—	آصفیہ	۱۳۷۳ بخط نسخ معمولی
۱۱	,,	۱۲۷۲ھ	سید احمد حسینی مملوکہ غفور خان نیازی	گوگی	ابومحمد عمر یافعی حیدر آباد	,, ,,
۱۲	,,	۱۲۷۹ھ	حسن صاحب	حیدرآباد	سالار جنگ بہادر	یادداشت ہاشمی)
۱۳	,,	۱۲۹۹ھ	اسداللہ حسینی مرید حضرت وطن رح حیدرآبادی		جامعہ عثمانیہ	بخط نسخ معمولی اوراق ۶۳ مسطرہ ۱۵
۱۴	,,	—	نواب امین جنگ (حیدرآبادی) کے والد ماجد نے روایت یہ ہے کہ بوقت تقسیم ترکہ ایک فرزند کو ایک لاکھ اور نواب کو صرف من لگن عطا کی		حبیب گنج علیگڈھ	—
۱۵	,,	—	—	—	ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد	اوراق ۶۱ مسطر ۱۵
۱۶	,,	—	—	—	۸۸۰ (آصفیہ)	(تقلیع $5\frac{1}{4}'' \times 8\frac{1}{4}''$)
۱۷	,,	—	مملوکہ سدرشن کوھیری (بیدر)	—	نمایش آل انڈیا اردو کانگریس اجلاس حیدرآباد دکن ۳ ف	

نسخہ جات من لگن مطبوعہ مدراس :

(۱) ۱۲۷۲ھ مطبوعہ عظیم الاخبار ۔

(۲) طبع دوم ۱۲۷۸ ۔

(۳) طبع سوم ۱۳۱۰ھ ۔

(۴) ۱۳۵۳ھ مرتبہ سید عبدالغفار حسینی مسکین رح مطبوعہ مطبع محمدی مدراس ۔

نسخہ جات من لگن مطبوعہ بنگلور :

(۵) ۱۲۹۸ھ ۔

(۶) ۱۳۱۰ھ ۔

(۷) ۱۳۲۹ھ مطبع شوکت الاسلام ۔ ۱۳۳۰ھ (کتبخانہ شاد مہاراجہ کشن پرشاد بہادر) ۔ نسخہ جات من لگن مطبوعہ :

(۸) حیدرآباد ۱۳۲۸ تا ۱۳۲۹ھ معہ ترجمہ مرتبہ مولوی معصوم علی خاں مدرس شاہ پور مطبع عزیز دکن حیدرآباد ۔

فرہنگ من لگن :

الموسوم بدارت من لگن ، مرتبہ سید شاہ اسمعیل ورنگلی بایماء نواب شہامت جنگ بہادر ۔

(نواب انور الدین خاں شہامت جنگ یا نواب محفوظ خاں شہامت جنگ؟ نواب ارکاٹ) ۔

مثنوی من لگن کی شرحیں :

(۱) من لگن معہ شرح مکمل ۔ مرتبہ سید عبدالغفار حسینی مسکین مرتبہ ۱۳۱۶ھ ۔ جس کا ذکر ہم نے سطور بالا میں کیا ہے مسکین غلام محی الدین دیلوری رح کے خلیفہ اور مولوی عبدالحی

واعظ بنگلوری کے پیر بھائی - اور شاہ عالم گجراتی کی اولاد سے تھے وفات سنہ ۱۲۲۳ھ مدفن مدراس -

(۲) شرح من لگن، مرتبہ مولانا شاہ حسین محرم نبیرہ شاہ حسین محرم نیلوری المتوفی ۱۲۵۰ھ — محرم، مدراس کے مشہور ادیب وشاعر عبدالرحمن شاطر کے مرشد تھے ۱۹۰۴ع تک حیات تھے - اس نسخہ میں شارح کا نام نہیں ہے - مگر داخلی شہادتوں اور دیباچہ اعجاز عشق شاعر سے تصدیق ہوتی ہے - غرض اردو میں من لگن کی یہ بہترین شرح ہے (مکتوبہ ۱۳۲۷ھ کتبخانہ آصفیہ) -

(۳) شرح من لگن مرتبہ مولوی غلام جعفر مرحوم حیدرآبادی مشہور ستار نواز — قلمی میر بہبود علی صفی اورنگ آبادی جو مولوی عمر یافعی کی نظر سے گزری تھی اور علامہ قاسم علی بیگ اخگر حیدرآبادی کے پاس تھی مگر اب ناپید ہے -

بنگاب نامہ بحری :

(۱) نسخہ مولوی سید یوسف علی خطیب شولاپور، شمولہ کلیات بحری الاول مطبوعہ مرتبہ ڈاکٹر حفیظ سید -

(۲) بنگاب نامہ محولہ ڈاکٹر گراہام بیلی - (ہسٹری آف اردو لٹریچر مطبوعہ) کس کتبخانہ میں ہے کوئی حوالہ نہیں -

(۳) بنگاب نامہ کتبخانہ آصفیہ نمبر ۶۶۰ مکتوبہ ۱۲۵۴ھ ۱۹ جمادی (معہ من لگن) —

(۴) بنگاب نامہ (کتبخانہ سالار جنگ) مکتوبہ ۱۲۷۹ھ —

(۵) بنگاب نامہ (جامعہ عثمانیہ) مجموعہ من لگن مکتوبہ ۱۱۲۱ھ ؟

ناقص نسخہ تھا —

(۱) کلیات بحری :

قلمی نسخہ مملوکہ سید یوسف علی خطیب شولا پور جو ۱۳۳۹ھ میں طبع ہوچکا ہے - مرتبہ ڈاکٹر حفیظ سید - جس میں دیوان بحری اور بنگاب نامہ ہے - مختصر حالات تبصرہ و صراحت ابواب من لگن ہے -

(۲) غزلیات بحری ۱۴ ، قصاید ۲ ، مرثیے ۴ ، محولہ گراھام بیلی (کتب خانہ کا حوالہ ندارد شاید لندن کے کسی کتب خانہ میں ہے)

فارسی تصنیفات :

(۱) عروس عرفان قلمی کتب خانہ آصفیہ مکتوبہ ۱۱۵۳ھ سب سے قدیم ہے ؟

(۲) مکتوبہ ۱۲۲۲ھ -

(۳) مکتوبہ ۱۲۳۵ھ -

(۴) مکتوبہ ۱۲۸۳ھ (ادارہ ادبیات) -

(۵) مکتوبہ ۱۲۹۰ھ آصفیہ -

(۶) عروس عرفان جامعہ بمبئی سنہ کتابت ندارد -

(۷) عروس عرفان آصفیہ ۱۷۵۲ کتابت بمقام ونکٹ گیری مدراس کاغذ جدید وضع کا ہے

(۸) جامعہ عثمانیہ کا ایک خاص نسخہ ہے جس میں فارسی کے ساتھ ساتھ من لگن کے دکھنی اشعار بھی ہیں -

(۹) عروس عرفان دو نسخے کتبخانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال - ناقص صرف ۱۰ زیور ہیں (فہرست مرتبہ اوانو ۱۹۲۴ع) کتابت بارھوین تیرھویں صدی ھجری اس میں تقریباً ۱۶۰ زیورھیں دو سو زیور کا خیال غلط معلوم ھوتا ہے -

(۲) دستو رالعمل فارسی دو نسخے فورٹ ولیم کالج کلکتہ کتابت سنہ ۱۸۲۵ء ایک انڈیا آفس میں کتابت ۱۱۵۴ھ مطابق ۱۷۴۱ع مندرجہ فہرست مرتبہ ہرمن ریتھے مطبوعہ ۱۹۰۳ع -

متفرق مختصر مثنویات فارسی و مکتوبات :

(۱) مثنوی واقعہ جانکاہ وفات سید محمد وارث سرمست رح -

(۲) مثنوی افلاس موسومہ سکندر عادل شاہ -

(۳) نسل نامہ شاہ چندا حسینی -

(۴) نسل نامہ صوفی سرمست (سگر)

(۵) مثنوی شکایت امارت پناہ معنی خان ؟ بنام نرنجن داس -

(۶) نثر مسجع فارسی نسبت قحط سالی سگر و گنبد کلان بیجاپور و جامع مسجد بیجاپور -

(۷) رسالہ مباریح المصنوعات -

(۸) رسالہ روح نامیہ -

(۹) فارسی کلام (غزل و قصیدہ) ۱۵ - ۶ , ۱ اوراق . (جامعہ عثمانیہ) نیز عروس عرفان میں ۱۶ غزلیں تقریباً ۳۹ قطعات - ۳ رباعی ۱ قصیدہ - ۳ مختصر مثنوی - نثرِ بے نقط ۱۰ سطر - موجود ہیں -

(۱۰) مکتوبات فارسی بحری - بنام ملاداؤد - بنام سہروررائے در تعزیت والدۂ رائے موصوف (جامعۂ عثمانیہ) و مکتوب در ہدایت نویسی (عارفانہ طرز) مندرجہ انشاء چمنستان سخن مولفہ عطارو رقم خاں (کتب خانۂ آصفیہ) -

(۱۱) نسل نامہ چندا شاہ قدس سرہ (گوگی) معہ حالات منظوم ۹۹ بیت (فارسی) (انوار جلالی مطبوعہ حیدرآباد اعظم اسٹیم پریس) -

(۱۲) نود ونه نام چندا شاہ مقفیٰ و مسجع (فارسی) انوار جلالی مطبوعہ حیدرآباد اعظیم اسٹیم پریس۔

بعض اردو مثنویاں من لگن کی بحر اور تبع میں لکھی گئی ہیں۔

(۱) مثنوی من موہن آزاد (عین الحق ؟) از سلسلہ حضرت روشندل حیدرآبادی رحہ (نسخہ قلمی کتبخانہ آصفیہ) چنانچہ کہتے ہیں

بحری کا سخن تو من لگن ہے - مجھ من کا رسالہ من موہن ہے۔

(۲) مثنوی من لگن - شاہ صدرالدین نلونگلی (غازی اعظم مولفہ ابوالحسن ادیب) مگر نظر سے نہیں گزری -

(۳) من جیون آگاہ - مثنوی من ہرن آگاہ مدراسی - اسی طرز و بحر میں ہے مجموعہ ہشت بہشت باقر آگاہ مدراسی (وفات ۱۲۲۰ھ)

(۴) مثنوی جامع المظاہر اردو، مصنفہ شاہ عبداللہ مشتاق تلخیص اردو جواہر الحقایق فارسی مصنفہ غلام محی الدین قطب ویلوری (وفات ۱۲۸۹ھ) اس طرح اشارہ کیا ہے -

یہ نسخہ ہے مہرہ جواہر موسوم بہ جامع المظاہر
ہندی ہے اگر چہ نظم مبری معلوم نہ ہو بقول بحری
کیونکر یہ کتاب پڑھت آوے جبتک نہ بزرگ کوئی بتاوے

(۲) مثنوی وحدت الوصول اردو، مختصر مصنفہ شاہ غلام جیلانی تسلم (وفات ۱۳۰۷ھ) (مشایخ ٹیکمال حیدرآباد) -

---

(۱) آزاد کا نام عین الحق یا عارف الحق تھا، ان کے اخلاف حیدرآباد میں اب بھی موجود ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ آزاد کا مزار ترپا تو رمدراس میں ہے آزادمنش قلندر صفت تھے -

(۲) روشن دل ثانی حیدرآبادی از اولاد شاہ نعمت اللہ برھا نپوری معاصر آصف جاہ ثانی (المتوفی ۱۲۱۸ھ) - (تزک محبوبیہ مطبوعہ) -

(۶) مثنوی تجلیات دل ترجمه و شرح سوریح جامی از لقمان الدوله دل تلمیذ داغ دهلوی ، (مطبوعه ۱۳۳۱ھ مطبع قاسمی حیدرآباد دکن) چنانچه دل کہتے ہیں :

منظوم اک شرح بھی ہے اس کی ہے بحر میں من لگن کے وہ بھی

نیز بنگاب نامه بحری کی تتبع میں حضرت روشن دل قدس سره حیدرآبادی نے ایک بنگاب نامه منظوم لکھا تھا ، (کتب خانه عمر یا فعی) -

———

مقدمہ

حالات مصنف :-

نام و لقب :- سید محمود لقب و تخلص بحری ، وطن گوگی تعلقہ شاہ پور ضلع گلبرگہ شریف (دکن) - ابن قاضی سید بحرالدین ، المقلب بہ قاضی دریا ، حسن اتفاق سے شجرہ نسب کا ایک حصہ بتلاش بسیار ہم کو دستیاب ہوا ہے جو یہ ہے :-

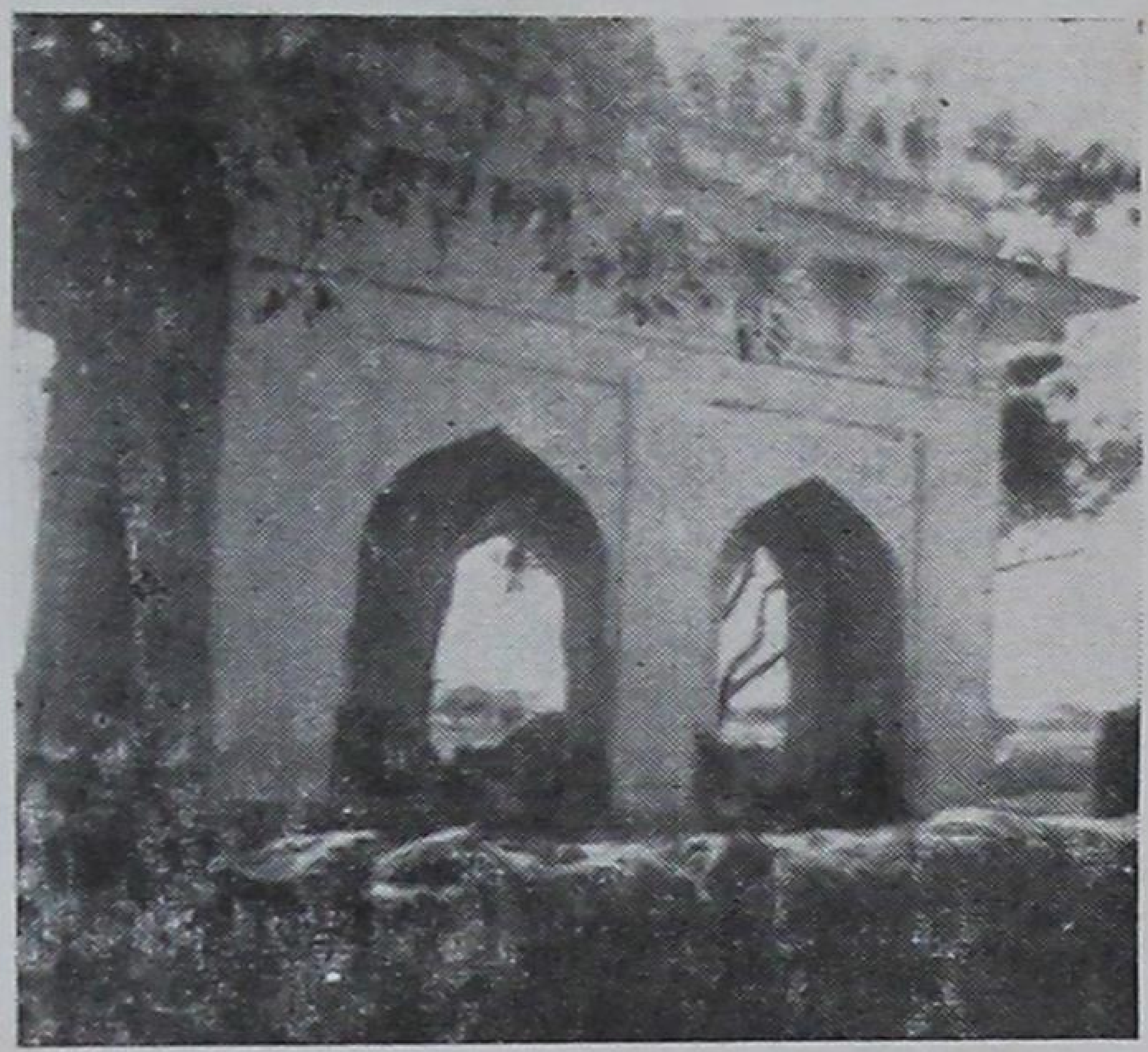
قاضی محمود (۱) بحری ابن قاضی بحرالدین ابن قاضی شفیع الدین حسینی ابن قاضی سید اسحاق حسینی ابن قاضی سید داؤد حسینی ابن قاضی سید عبدالرزاق حسینی ابن قاضی محمود حسینی ابن قاضی میران حسینی ابن قاضی محمود حسینی ابن قاضی مخدوم حسینی ابن قاضی داؤد حسینی ابن .... حسینی ابن سید جمال مکرانی ؟ قدس سرہ ،

یہ خاندان '' سبز پوش قادری ،، اور حضرت پیران پیر کی اولاد سے مشہور ہے - بحری کے جد اعلیٰ ، سید جمال حسینی رح تھے - سید جمال حسینی حضرت غوث العظم کی اولاد میں کس پشت کے بزرگ تھے فی الحال پتہ چلانا مشکل ہے - البتہ سید جمال الدین علی حضرت غوث اعظم کے نبیرہ ابو صالح نصراللہ کے فرزند تھے اور ان کے سید داؤد رح تھے - انکی اولاد میں شاہ قمیص رح سادھورہ پنجاب اور رائچور کا مشہور قادری خاندان حضرت پیران پیر رح ہے - سید جمال

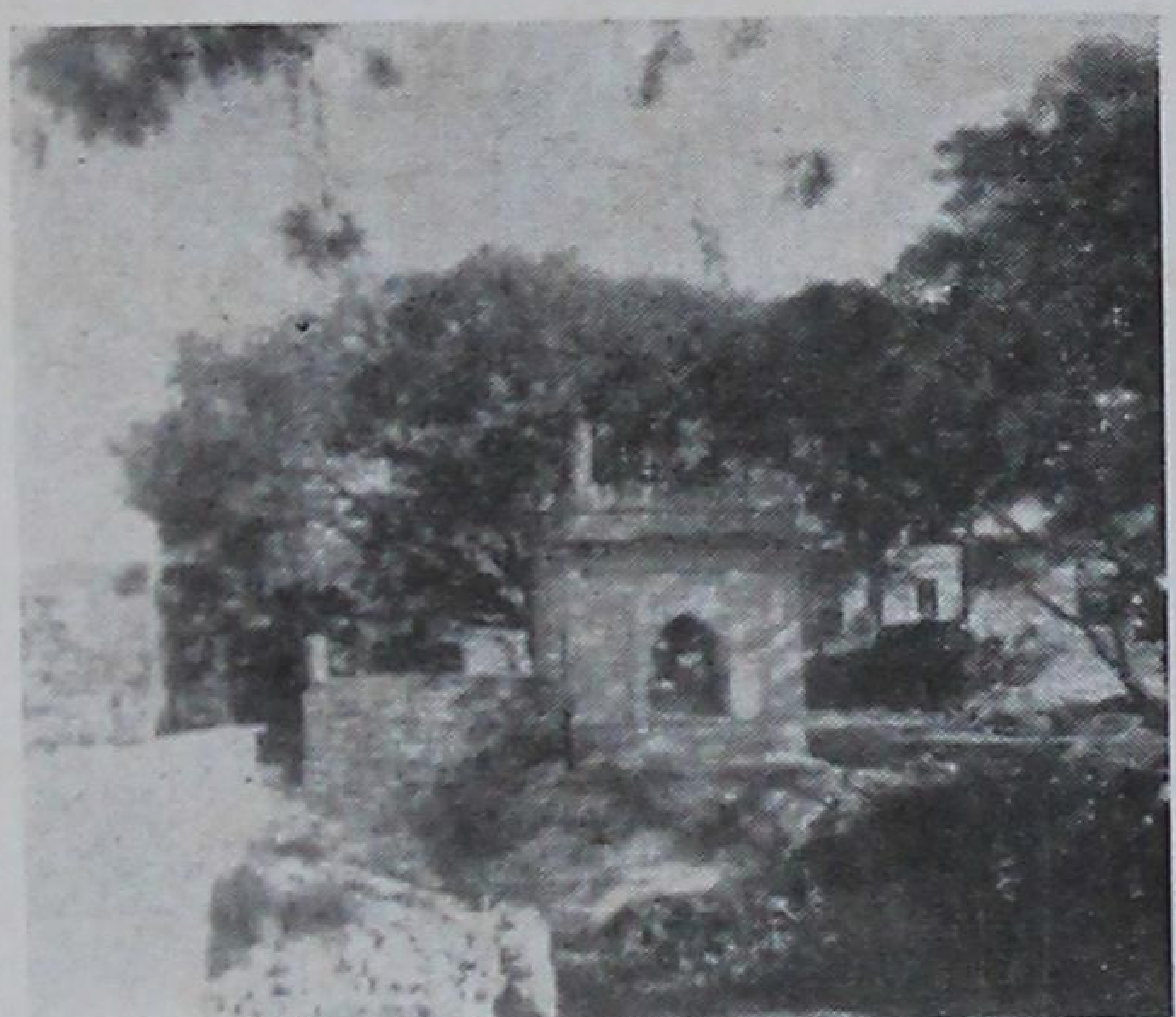
---

۱ مجموعہ جامعہ عثمانیہ قلمی

مثنوی من لگن :-



مقبرہ قاضی محمود بحری رح



قاضی محمود بحری رح کے مقبرہ کا بیرونی حصہ

رح کے نام کے ساتھ لفظ مکرانی یا کرمانی لکھا ہوا ہے جو کاغذ
بوسیدہ ہونے کی وجہ سے صاف پڑھا نہیں جاتا، شاید بحری کے جد
اعلیٰ، مکران یا کرمان کے متوطن تھے، مکران بلوچستان کا ساحلی
علاقہ ہے جو کسی زمانہ میں صوبۂ کرمان میں شامل تھا، غرض
بحری کے آباد و اجداد باعتبار علم و فضل ممتاز تھے اور صدیوں
سے خدمت قضائت انکے خاندان میں چلی آتی تھی۔

بحری کے مختصر حالات سب سے پہلے، کتاب الاعراس (۱) مؤلفۂ محمد نجیب
ناگوری تالیف سنہ ۱۱۵۰-۱۱۵۶ھ میں مختصر طور پر اس طرح درج ہیں:۔

شیخ محمود بحری ابن شیخ بحرالدین مرید وخلیفہ شیخ محمد باقر،
روز جمعہ در سال یک ہزار و یکصد و بست و نہ، سلسلۂ قادریہ
قبر در گوگی، سرکار سگر عرف نصرت آباد صوبہ بیجاپور دکن، از
سید احمد مرید و خلیفہ و ہمشیر زادۂ ایشان شنیدہ (نمبر ۱۲۸ کتاب
الاعراس مطبوعہ نولکشور)

نیز تاریخ (۲) بساتین السلاطین مؤلفۂ محمد ابراہیم زبیری تالیف
سنہ ۱۲۴۰ھ اور گلدستۂ (۳) بیجاپور تالیف ۱۲۷۷ھ میں بھی ذکر ہے
جسکا ماخذ خود بحری کی تصنیف عروس عرفان ہے۔

---

۲ کتاب الاعراس مطبوعہ صفحہ ۱۲۸۔
۳ بساتین السلاطین قلمی کتبخانۂ احقر، کتاب ترجمہ گلستان بیجاپور کتبخانہ عمریافعی
۴ گوگی، موجودہ تحقیقات کے لحاظ سے قبل تاریخی زمانہ کا ایک قدیم شہر ہے جہاں آلات حجری بھی برآمد ہوئے ہیں، بہمنی اور عادل شاہی زمانہ کی قدیم تاریخی عمارتیں، اربعہ مسجد وغیرہ موجود ہیں، اور سگر کا قلعہ نہایت مشہور ہے۔ جہاں محمد تغلق کا قدیم کتبہ ۷۳۸ھ مطابق سنہ ۱۳۳۸ء بھی ہے (ایپی گرافا انڈو مسلمیکا سنہ ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء مرتبہ محمد یزدانی۔ و روئداد تاریخی کانگریس حیدرآباد وغیرہ دیکھو)

نیز جنوبی ہند کے محققین صوفیاء میں سید محمد حسینی شاہ میر رد راچوٹی (وفات ۱۱۸۶ھ) نے آپ کا یہ شعر انتباہ الطالبین میں سنداً نقل کیا ہے۔
گر نیں ہے موحد متوکل تو بی کچھ نیں توحید کے مکھڑے پہ توکل سوں ہے پانی

اور شاہ میر کے بھائی شاہ کمال متوفی ۱۲۲۴ھ نے من لگن کے ابتدائی دو شعر۔

اے روپ ترا رتی رتی ہے پربت پربت پتی پتی ہے الخ

کلمات(۲) کمالیہ میں اور شاہ کمال الدین صدیقی (آرکاٹی ؟) معاصر شاہ کمال مذکور نے اساس (۳) المعرفت میں بحری کے فارسی اشعار :-

قال را صد مایہ باشد اے جواں حال بس مفت است نزد عارفاں الخ

اور بھی صوفیائے دکن کی تصانیف میں بحری کے اشعار ملتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ بحری کا کلام خصوصاً صوبۂ مدراس اور حیدرآباد میں بہت متعارف تھا۔ مگر تعجب ہے کہ کسی تذکرۂ شعراء یا اولیاء میں بحری کا حال ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ قدیم مشہور تذکرہ جات شعرائے شمالی ہند مثلاً تذکرہ میر حسن لکھنوی (۴) تالیف ۱۱۹۲ - ۱۱۹۸ھ و تذکرۂ علی (۵) ابراہیم خلیل تالیف ۱۲۹۸ھ اور گلشن ہند ، (۶) مرتبہ علی لطف (تالیف ۱۲۱۵ھ) میں ایک شعر بحری ہی کی غزل کا درج ہے جو غلطی سے سلطان ابوالحسن

---

۱ انتباہ الطالبین مصنفہ شاہ میرا چوٹی مطبوعہ سنہ ۱۳۱۸ھ حیدرآباد
۲ کلمات کمالیہ قلمی کتبخانہ آصفیہ صفحہ ۹۵
۳ اساس المعرفت مطبوعہ حیدرآباد صفحہ ۱۲۹
۴ تذکرۂ میر حسن مطبوعہ علیگڑھ - صفحہ ۶۸
۵ تذکرۂ علی ابراہیم مطبوعہ ۱۹۰۶ع و گلشن ہند
۶ داستان اردو مطبوعہ حیدرآباد

تانا شاہ کی طرف صرف منسوب ہے۔ بہت سے محقق ادیبوں نے اس کی اتباع کی ہے۔ حتیٰ کہ نواب نصیر حسین خاں خیال نے داستان اردو (۶) میں یہاں تک لکھا ہے کہ اس شعر کو تانا شاہ نے قید خانہ میں بیٹھکر کہا تھا، غرض وہ شعر یہ ہے۔

کس دھر کھوں کاں جاؤں میں مجھ دل پہ بھل بچھراٹ ہے
اک باٹ گئے ہونگی سجن یہاں جیو بارا باٹ ہے

بحری کی یہ غزل ۵ بیت کی ہے جس کا مطلع و مقطع یہ ہے۔

بحری۔ اب جاؤں کاں پوچھوں کسے مجھ پر کبل بچھراٹ ہے
یک باٹ گئے ہونگی سجن پن جیو بارا باٹ ہے

مقطع۔ بحری بہت سنبال توں اپنا پرانا پیرھن
یعنی گلی یو برہ کی بھو لوگ ڈاٹا ڈاٹ ہے

یہ پوری غزل کلیات بحری (۱) مطبوعہ میں موجود ہے۔ اور بحری کا ابوالحسن تانا شاہ کے زمانہ میں بھاگ نگر (۲) (حیدرآباد) آنا مسلم ہے۔ شاید یہ شعر تانا شاہ کو بہت پسند آیا ہو اور اوسی سے منسوب کردیا گیا ہو۔ اب جدید (۳) تحقیق کے لحاظ سے تو یہ غزل بحری ہی کی ہے۔

بحری کے والد ماجد | قاضی دریا رحؒ، بڑے اہل دل اور قلندر مشرب تھے بحری نے ان کو ''قدوۃ قلندراں،، (۱) سے مخاطبت فرمائی ہے۔ قراین سے پتہ چلتا ہے کہ قاضی صاحب، دھناسری

۱ کلیات بحری مرتبہ ڈاکٹر حفیظ سید مطبوعہ نولکشور
۲ عروس عرفاں قلمی نمبر ۲۰۹ آصفیہ
۳ مکتوب مولوی عبدالحق بابائے اردو موسومہ احقر ۶ فروری ۱۹۰۵ع۔
۴ عروس عرفان قلمی آصفیہ۔

(١) علاقه مدراس سے گوگی تشریف لائے اور یہاں سے پیر کامل کی تلاش میں بعہد ابراهیم عادل شاه جگت گرو سنه ٩٨٨ھ / ١٠٣٧ھ بیجا پور گئے اور شاه برهان بیجا پوری رح کے کسی خلیفه کے دست حق پرست پر بیعت کی ، چنانچه بحری نے اس کا عروس عرفاں و من لگن میں اشاره کیا ہے ۔ نیز قاضی صاحب رح شاه باقر رح مرشد بحری اور انکے پیر شاه ستار هادی کی عارفانه مجلسوں میں شریک رهے چنانچه شیخ محمود چشتی خلیفه شاه برهان کی تصنیف معرفت السلوک کی مندرجه اصطلاحات پر اکثر بحث و مباحثه رهتا تها ۔ قاضی دریا رح شاید بحری کے مرشد کی وفات تک بقید حیات تهے صحیح حال معلوم نه هوسکا ۔ قاضی صاحب کے ایک صاحب زادے محمود بحری اور ایک صاحب زادی بهی تهیں جن کے صاحب زاده سید احمد کا مولف کتاب الاعراس نے ذکر کیا هے ۔

بحری کی تاریخ ولادت

بحری کی تاریخ ولادت نامعلوم هے ۔ اور بحری نے عارفانه انداز میں یوں لکها هے :-

اے (٢) مورخ گر بتاریخ تولد پرسیم
من ازاں روزم که عرفاں شد بنور اندر نمو

مورخین ادب اردو نے بحری کو سکندر عادل شاه اور عالمگیر کے زمانه کا شاعر بیان کیا هے ۔ مگر همارے خیال میں بحری نے طویل عمر پائی هے ۔ اور سکندر عادل شاه اور عالمگیر کا زمانه تو گویا ان کا آخری زمانه هے ۔ بحری کے زمانۂ ولادت کے تعین کے متعلق بعض قراین موجود هیں ، بقول بعض مورخین بحری نے شاه مجنوں بیجا پوری متوفی سنه ١٠٦١ھ کو

١ واقعات مملکت بیجا پور مولفه بشیر الدین احمد مطبوعه ص ٣٧٢ دهناسری دراصل مدراس میں کہاں هے صحیح پته نه چل سکا ۔
٢ عروس عرفان قلمی ۔

دیکھا تھا ، اور اُن کا مادہ تاریخ وفات "آں سکۂ عشق شاہ مجنوں"
کہا تھا۔ بحری اپنے مرشد کی صحبت بابرکت میں بیس سال رہے۔ چنانچہ
خود فرماتے ھیں

ما کم و بیش(۱) بست سال چه ضحی و چه زوال چه شام و پگاه بخدمت
آن خدا آگاه حاضر بود و بنظر کیمیا منش او پرورش می یافت الخ

بحری کے مرشد کا قطعہ تاریخ وفات واقعات مملکت بیجا پور، رسالہ نگار (۲)، اور ضمیمہ رپورٹ آثار قدیمہ حیدر آباد سنہ ۲۴—۱۹۲۲ع اور انوار جلالی(۳) میں موجود ھے جسکے آخری مصرعہ "محمد باقر آن دریاے وحدت" سے سنہ ۱۰۸۹ھ برآمد ھوتے ھیں، مگر اوپر کے شعر میں تخرجہ کا اشارہ ھے۔ جس کی رو سے سنہ ۱۰۸۱ھ نکلتا ھے۔ اور مولف کتاب الاعراس نے تاریخ وفات شاہ باقر رح سنہ ۱۰۷۳ھ لکھی ھے۔ مجموعہ من لگن جامعۂ عثمانیہ میں بھی قطعہ وفات درج ھے۔ اور یہ بھی مشکوک و محکوک ھے۔ اس لیے صحیح راے قائم کرنے میں بڑی دقت ھے۔ اس لیے بحری کے مرشد کی تاریخ وفات سنہ ۱۰۸۱ھ (۴) یا سنہ ۱۰۸۹ھ یا جب تک کامل تحقیق نہ ھو فی الحال سنہ ۱۰۸۹ھ ھی تسلیم کی جاے تو بحری نے مرشد کی وفات سے بیس سال قبل یعنی سنہ ۱۰۶۹ھ میں بیعت کی، اور شاہ باقر نے بقول بحری تقریباً سو سال (۵) کی عمر پائی۔ اور بحری کے عشق مجازی کا علم مرشد کو وفات سے دس سال قبل یعنی سنہ ۱۰۷۹ھ

۱ واقعات مملکت بیجا پور ص ۳۷۲۔
۲ عروس عرفان قلمی آصفیہ۔
۳ رسالہ نگار لکھنؤ مارچ سنہ ۱۹۲۷ع۔
۴ انوار جلالی مولفہ شاہ محمد حسینی مطبوعہ۔
۵ بلحاظ تخرجہ حاے حطی از مصرعہ "بگیر از شمع محفل حاے وحدت"۔

ہوا ، جبکہ مرشد کی عمر نود سال (۱) کی تھی - بحری کی تقریباً نصف عمر رندانہ و قلندرانہ گزری ، چنانچہ اپنی داستان عشق کے ضمن میں فرماتے ھیں :

(۲) چالیس برس بھی تھی مستی یو عشق ہور شاھداں پرستی

اگر بحری کی عمر بوقت بیعت (سنہ ۱۰۶۹ھ) میں پچیس چھبیس سال کی قرار دی جائے تو ان کی تاریخ ولادت تقریباً سنہ ۱۰۴۲ھ قرار پاتی ہے. اور یہ زمانہ سلطان محمد عادل شاہ ۱۰۳۷ھ تا ۱۰۶۷ھ کا ھے -

مقام پیدایش

بقول بعض (۳) بحری گوگی میں پیدا ہوے - بعض (۴) کہتے ھیں کہ دھناسری سے گوگی آئے تو جوان تھے ، مگر اس میں تو کچھ شک نہیں کہ بحری کا بچپن گوگی میں گزرا - عروس عرفان میں خود بحری نے لکھا ھے کہ میں بہت کم سن تھا ، ایک مرتبہ سید احمد (اول) سجادہ درگاہ حضرت چندا شاہ کی علمی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا ، ایک مسئلہ پر واہوا کے نعرے بلند ہوے تو میں نے ایک بزرگ سید جلال سے اسی مسئلہ پر اپنا خیال ظاھر کیا تو اس بھری مجلس میں سید صاحب موصوف بے اختیار بول اٹھے کہ

ایں کودک با وجود چنیں خورد سالی ھمچو حرفھا می زند بعد چندیں چہ خواھد شد و کجا میرسد خدا داند الخ

(عروس عرفان)

---

۱ عروس عرفان قلمی ص ۲۵۹ آصفیہ ص ۲ - ۳ من لگن مطبوعہ مدراس سنہ ۱۳۵۳ھ -
۲ سید علی اصغر بلگرامی ضمیمہ رپورٹ آثار قدیمہ مطبوعہ -
۳ واقعات مملکت بیجاپور مطبوعہ صفحہ ۳۷۲
۴ عروس عرفان

تعلیم و تربیت

بحری رحہ نے لکھا ہے کہ میں نے کسی مدرسہ میں تعلیم نہیں پائی میرا علم وہبی ہے۔ مگر بحری رحہ کے بعض اور بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے اُستاد صوری و معنوی، خود شاہ باقر قدس سرہ تھے، بحری فطرتاً نہایت ذہین تھے ان کا مطالعہ نہایت وسیع تھا، متقدمین صوفیاء کی کتابیں، نیز شاہ برہان بیجاپوری کی تصانیف کا گہرا مطالعہ کیا، الفاظ یہ ہیں:—

(۱) اشارتے از مربی صاحب ہم یافتہ ام و سوائے ایں درکتب دیرینہ و رسالہ جات حضرت شاہ برہان بیجاپوری ابن شاہ میران جی قدس سرہ را باندازۂ استعداد خود مطالعہ کردم و ہمدریں جستجو بسرآوردم الخ

بحری: ایں را بخدا نہ شاعری داں ایں علم عطائے باقری داں

اور صوفیاء کرام تو تصوف کو تمام علوم کا نچوڑ سمجھتے ہیں۔ غرض بحری رحہ کو فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت، فلسفہ و حکمت، ویدانت، طب، (۲) میں کافی دستگاہ تھی۔ حکیم ناصرخسرو کے بعض اشعار کی شرح خوب لکھی ہے مثلاً "بالائے دوسپہر دوگوہر"، مدور اند الخ (عروس عرفان)۔ فارسی شستہ و رفتہ لکھتے تھے،

بحری کا عقد:

بحری رحہ کو ان کے عم بزرگوار (۳) میر صفیر اللہ کی صاحبزادی منسوب تھی، جو معلوم ہوتا ہے کہ آسودہ حال اور جاگیر دار تھے۔

---

۱ رسایل مباریح المصنوعات و خواص گندراج مصنفۂ بحری (مجموعۂ جامعۂ عثمانیہ)
۲ انوار جلالی مطبوعہ صفحہ ۲۵۔
۳ رسالہ قضیہ قحط سالی سگر (جامعۂ عثمانیہ) نثر فارسی، فہرست مخطوطات جامعۂ عثمانیہ مرتبہ سروری میں سہواً قصیدہ لکھا ہے۔

شریعت کی پابندی : بحری حنفی المذہب متشرع اور نہایت منکسرالمزاج تھے ، باوجود فضل و کمال خود کو ہیچمدان سمجھتے رہے فرماتے ہیں :-

دانند خدا یگان گوگی   کیں ابلہ بود میان گوگی

اوربلحاظ مشرب صوفیا مجذوب سالک اور صاحب ارشادتھے- میاں مرتضیٰ محمد سید وارث (۱) جن کی ابتدائی حالت بالکل مجذوبوں کی تھی ، ہمیشہ کسی گوشۂ لحد میں پڑے رہتے تھے ، جن کے ہزارہا لوگ معتقد تھے ، ان کی خاص طور پر تربیت کی اور اس عزلت نشینی و رہبانیت سے چھڑایا -

مشرب : بحری کو قادر یہ اور چشتیہ دونوں طریقوں میں سے بیعت تھی قادری سلسہ (۲) بتوسط شاہ باقر ، و شاہ عشاق محمد ستارھادی ادھونوی ، وغیرہ شاہ ابوالحسن بھروچی رح سے ملتا ھے - اور شاید چشتیہ طریقہ میں والد ماجد سے اجازت تھی جو ایک واسطہ سے شاہ برھان بیجاپوری کے خلیفہ تھے ، فرماتے ھیں :-

تھا (۳) باپ مرا مرید اس گھر   اس گھر سوں کیا اپس کوں گوھر
اس گھر سوں مجے بی بندگی ھے   مجھ جیو میں جوت ھوچکی ھے

بحری کے مرشد : شاہ محمد باقر عرف منجن بحری ، ابن شیخ عبدالمحد ابن شیخ عبدالخالق مومن توکلی ابن شیخ اسحاق رح (۴)

۱ عروس عرفان قلمی آصفیہ ۲۵۹ -
۲ شجرہ خلافت قلمی مملوکہ مسعود بحری سجارہ -
۳ من لگن مطبوعہ -
۴ واقعات مملکت بیجاپور ص ۲۶۳ -

اسدالاولیا صوفی سرمست گھوگھری (دھلوی) کی آل سے تھے ، موسیو میاں سونان ایک فرانسیسی مستشرق نے عروس عرفان سے آپ کا ایک قول نقل کیا ھے یہ کہ " به بیجاپور روم و هنگامه منصوراز سر نو تازه کنم الخ -

تقریباً سو سال کی عمر پائی (۱) - ریش مبارک سیاہ تھی ، نزع میں آنکھ کھولی تو بحری سے کہا کہ اے محمود بحری " حالا مسافر میشوم ، ھربن مو سے ذکر جاری تھا بقول بعض ۱۰ شوال ۱۰۸۹ ھ (۲) کو اور بموجب بیان مولف کتاب الاعراس ۱۰۷۳ ھ میں واصل بحق ہوئے بحری نے قطعہ وفات کہا -

فغاں کاں محرم ایماں وحدت . . . . در همه تابان وحدت
حساب سالش از مصراع آخر مگر از شمع محفل ھائے وحدت
ولے در پردہ دارد او شمارہ " محمد باقر آن دریائے وحدت "

۱۰۸۹ھ

آخری مصرعہ سے ۱۰۸۹ ھ برآمد ہوتے ھیں مگر اوپر شعر میں تخرجہ کا اشارہ ھے - لفظ " ھائے " کے " ۱۶ " اعداد نکالیں تو ۱۰۷۳ھ سے مطابقت ہوتی ھے - اور حائے حطی کے ۸ عدد خارج کریں تو ۱۰۸۱ھ نکلتے ھیں ، مجموعۂ جامعۂ عثمانیہ کا قطعہ تاریخ بھی مشکوک و محکوک ھے (۳) -

شاعری میں تلمذ

بحری کو شاعری میں اپنے مرشد شاہ باقر سے تلمذ تھا جو فارسی کے اچھے شاعر تھے ، بحری نے شاہ صاحب کا ایک شعر نقل کیا ھے -

---

۱ عروس عرفان قلمی -
۲ انوار جلالی مطبوعہ -
۳ رسالہ منظوم فارسی نسبت سید وارث (جامعۂ عثمانیہ) -

چوں بلبل روئے گل بیند زبانش در نوا آید	مرا از دیدن رواش فرو بست است گویائی

بحری کہتے ھیں کہ میں نے کسی شاعر یا نثر نگار کی منت نہیں کی مرشد ھی میرے گویا استاد سخن تھے

نا سنگ کسی سخنوراں کا	نا رنگ ھے عشق پروراں کا
نا نظم کے دوست نثر کے یار	اس مت سوں کیے مجھے خبردار
دکھولیا نہیں مجھ پہ کوئی یو پیچ	بن پیر کی پرورش دگر ہیچ

معاشی حالت

بحری کی معاشی حالت نہایت اچھی تھی، خوش پوشاک تھے ہاتھ میں ایک نایاب انگشتری (۱) پہنا کرتے تھے مگر آخری زمانہ نہایت تنگدستی اور پریشانی میں گزرا۔ چنانچہ سلطان سکندر عادل شاہ کو دعانامہ منظوم لکھا، جس کے دو شعر دل ہلا دینے والے ھیں۔

(۲) ایں است کہ بیزباں فقیرم	در چنگل مفلسی اسیرم
باشم بتی زار و بے زور	درخانۂ خود چو مردہ در گور انخ

سنہ ۱۰۹۷ھ یعنی فتح بیجاپور سے تین چار سال قبل بیجاپور گئے کئی سال خمیہ گاہ خسروی میں مہمان رہے۔ سلطان نے بڑی قدر و منزلت کی، فیض بھی حاصل کیا، مسئلہ روح اور دنیا پر سوالات کیے جس کے رموز و اسرار سے واقف کرایا۔ سلطان نے تحفہ تحائف نذر دیے، اور سند معاش لکھدی۔ وہاں سے بھاگ نگر (حیدرآباد) روانہ ہوئے، راستہ میں یہ تمام بیش بہا تحایف اور سارا کلام دکھنی فارسی پچاس ہزار اشعار سب رہزنوں نے لوٹ لیا۔ اس زمانہ میں عالمگیر کے ہاتھوں، گولکنڈہ کی

---

۱ عروس عرفاں قلمی آصفیہ
۲ مثنوی فارسی بنام سکندر عادل شہ مجموعہ جامعۂ عثمانیہ قلمی

اینٹ سے اینٹ بج رہی تھی ، بالاخر سلطنت قطب شاھی کا بھی خاتمہ ھوگیا) آخر کار سنہ ۱۱۰۰ھ سے مرشد کے آستانہ پر ایسے جم کر بیٹھے کہ مرتے دم تک نہ اٹھے - اپنی گوشہ نشینی کا قطعہ کہا جس کا آخری مصرعہ یہ ھے " بگفتا پیر پائے من شکستہ " (۱۱۰۰ھ) (۱) دوسرا قطعہ بہت دلچسپ ھے اور کسی دوست کے استفسار پر فی البدیہ کہا ھے - (۲)

چوسن بتکیہ بحری رسیدم و گفتم   کہ چندسال گذشت ازنشست اے ہمہ داں
جواب ھیچ نگفتم وے چو دیوانہ   دویدو دادبد ستم دوگوے و دو چوگاں

دو گوے و دو چوگاں سے استعارہ ۱۱۰۰ھ سے ھے -

شاہ عالمگیر سے ملاقات

بیان کیا جاتا ھے کہ عالمگیر کا جب مقانات سگر کی طرف گذر ھوا تو بحری سے بھی (۳) ملا - لوگوں نے بادشاہ کو بدظن کردیا تھا کہ بحری بھنگ پیتے ھیں ، آپنے قصداً بھنگ کا پیالا منگوایا تو عالمگیر نے دیکھا کہ وہ در اصل دودہ ھو گیا تھا - اس زمانہ میں آپ تپ لرزہ سے بیمار تھے ، اتفاق سے گدڑی آتار کر رکھدی تھی ، عالمگیر نے عجیب تماشہ دیکھا کہ ایک کونے میں گدڑی متحرک گویا لرز رھی ھے - سبب پوچھا تو کہا کہ میں نے رعب شاھی کو گدڑی کے حوالے کردیا ھے کہیں آپ یہ نہ خیال کریں کہ مجھہ پر آپکا رعب طاری ھے - عالمگیر نے کچھ تعرض نہ کیا - بحری نے عالمگیر کی مدح کے علاوہ اسکی ایک رباعی کی شرح بھی لکھی ھے - جو نایاب ھے وہ رباعی یہ ھے :-

---

۱ عروس عرفاں قلمی ، (آصفیہ)
۲ - ۵ عروس عرفاں قلمی
۳ انوار جلالی مطبوعہ حیدرآباد

(۱) سلطنت را عزلتے در عالم فانی کجاست ما گدایانیم مارا عیش سلطانی کجاست

ایں دل دیوانہ را گفتم کہ عاقل شو نشد آرے آرے طفل را میل سبق خوانی کجاست

اس رباعی کی طویل تشریح و توضیح کا ایک جملہ یہ ہے :-

این سلطانی کہ مراد از درویشی باشد کجاست الخ

خدائے تعالیٰ بہمہ حال حافظ باد و ناصر الخ

معاصرین اولیاء

بحری نے اپنے دادا پیر شاہ ستار ہادی اوھونوی متوفی ۱۰۸۵ھ کو بھی دیکھا ہے - بعض خلفاے شاہ برہان بیجاپوری سے بھی ملاقات کی ہے جو شاہ باقر سے ملنے آیا کرتے تھے - شاہ مجنوں بیجاپوری متوفی ۱۰۶۱ھ کی تاریخ وصال کہی ہے۔ اور خصوصاً سید شاہ رزاق اللہ (۲) بزرگ معاصر عالمگیر جب گوگی تشریف لاے تو حال اور قال پر دلچسپ مکالمہ ہوا ہے - قاضی حبیب اللہ(۳) قاضی لشکر نواب غازی الدین خاں بحری کی کسی شکایت کی تحقیقات کے لئے خدم و حشم کے ساتھ آئے تھے مگر کچھ تعرض نہ کیا اور چپ چاپ واپس ہوئے - ایک عالم و سردار ملا داؤد کو صنعت مہملہ میں ایک مکتوب لکھا ہے - القاب یہ ہے -

دادار (۴) ملوک ملک علا اسمہ و عام اکرامہ ... دلدار درگہ وداد۔ ملا داودرا در ہمہ امور مسرور دارد الخ

سجاد گان درگاہ حضرت چندا شاہ تو رات دن آپکے ہم مجلس تھے، چنانچہ سید احمد حسینی رح کی فرمایش سے مثنوی من لگن لکھی (۵) - قاضی

۱-۲ عروس عرفان قلمی
۳ مکتوب بنام ملا داؤد مجموعہ من لگن جامعہ عثمانیہ
۴ مجموعہ جامعہ عثمانیہ قلمی
۵ عروس عرفان قلمی ؛ ڈاکٹر حفیظ کا خیال غلط ہے کہ من لگن حیدرآباد کے کسی امیر کی فرمایش پر تصنیف کی

بوالحن ابن قاضی عبدالعزیز بحری کے معاصر تھے جو شاہ پور سگر کے شاید متوطن تھے ۔ چنانچہ شاہ پور میں انکی ایک مسجد مشہور ہے ۔ جس پر علی عادل شاہ ثانی کا ایک کتبہ سنہ ۱۰۷۸ھ (۱) موجود ہے ۔ قاضی عبدالطیف اور قاضی احمد شریعت پناہ سے بھی روابط تھے ۔ قاضی احمد نے جب اپنا عالیشان قصر ، (۲) دارالقضائت تعمیر کیا تو بحری نے قطعہ تاریخ کہا ، 'محکمہ شرع چہ محکم شدہ،، سے تاریخ نکلتی ہے ۔ دیگر اولیاے ہند

۱۱۰۸ھ

خلاص شاہ جلال الدین (۳) جمن گجراتی متوفی ۱۱۲۴ھ (۴) اور شاہ کلیم اللہ جہان آبادی متوفی ۱۱۴۲ھ ۔ شاہ فضل اللہ فضلی اورنگ آبادی ، شاہ عبدالحق مخدوم ساوی وفات ۱۱۶۰ھ ۔ و شاہ میرا چوئی وفات ۱۱۸۶ھ قابل ذکر ہیں ۔ آخر الذکر دو بزرگ عمر میں چھوٹے تھے ۔

راجگان بیڈر کو بھی آپ سے عقیدت تھی	راجہ گدو پڈنایک المخاطب بہ گجگنڈا بھیرنڈا بلونت بحری

بہادر متوفی سنہ ۱۱۰۴ھ (۵) وارث قلعہ واکن گیرہ کا آپ نے ذکر کیا ہے ، جس کو عالمگیر نے اپنے فرامین میں (۶) زبدۃ الامثال والا قران سے مخاطبت کی ہے ۔ اس کے فرزند (۷) پام نایک کی بد انتظامی اور قحط سالی کا گویا بحری نے مرثیہ لکھا ہے ۔ اور غالباً کسی مغلیہ امیر کی تعریف بھی کی ہے :

---

۱ اپگی گرافا رنڈر ملمیکا مرتبہ غلام یزدانی سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء مطبوعہ
۲ مجموعہ کلام فارسی بحری (جامعہ ملی حیدرآباد)
۳-۴ اولیاء دکن عبدالجبار خان مطبوعہ جلد نمبر ۱ و ۲
۵ عروس عرفان قلمی آصفیہ ۔
۶ فرامین سلاطین مولفہ بشیرالدین احمد دہلوی مطبوعہ ۔
۷ کلیات بحری مطبوعہ نول کشور ۔

جلگ تیرا قدم تب لگ ہے گوگی   وگر نیں پام نایک کا ہے پالا،
نہ بستی میں ملے دانا نہ پانی   نہ جنگل میں ملے آلا نہ پالا

تعجب ہے کہ ڈاکٹر حفیظ سید صاحب نے پام نایک کو ایک فرضی شخص تصور کیا ہے۔ وہ ایک تاریخی شخصیت ہے جس کو عالمگیر نے بغرض عطاے مناصب دھلی بھی طلب کیا تھا۔ خواجہ(۱) عبد الحکیم داروغہ توپخانہ قلعہ سگر نے بحری کی دعوت کی اور اچت رایا نایب داروغہ نے بحری کو خواجہ حافظ شیرازی کی غزلیں سنائیں مسھود راے کو اوکی والدہ کی تعزیت میں خط لکھا، نرنجن داس کو ایک مکتوب بطور مثنوی(۲) لکھا۔ قحط سالی سگر اور حاکم وقت کی سخت شکایت لکھی جس نے بحری کے مکان پر بھی چھاپا مارا تھا۔ فرماتے ھیں:۔

آنکہ دل را ھمیشہ دارد پاس   نامی و نکتہ داں نرنجن داس

شکایت حاکم وقت:

کردہ رعایت نہ براے فقیر   بردہ بتاراج سراے فقیر

اور ھجو:

او بمعمورہ وطن ساختہ   سگ بہ بیاباں علم افراختہ
چیست دم سگ علم سگ بود   ھمرہ سگ تا کہ دم سگ بود الخ

وفات بحری — قاضی محمود بحری نے تقریباً سو سال کی عمر پائی، بڑے بڑے انقلابات دیکھے، عادل شاھی و قطب شاھی سلطنت کے خوش حالی اور خلفشار بھی دیکھا، راجگان بیڈر اور عالمگیر کے سخت

---

۱ عروس عرفان قلمی۔
۲ مکتوب بطور مثنوی بنام نرنجن داس قلمی کتبخانہ جامعہ عثمانیہ۔

شعر کے اپنے عزیز وطن کے قرب و جوار میں مشاہدہ کیے، بالآخر شوال سنہ ۱۱۳۰ھ مطابق سنہ ۱۷۱۷ع میں واصل بحق ہوئے۔ مولف کتاب الاعراس نے تاریخ وصال سنہ ۱۱۲۹ھ لکھی ہے۔ خفیف سا اختلاف ہے۔ تاریخی قطعہ وفات سے سنہ ۱۱۳۰ کی توثیق ہوتی ہے جو یہ ہے۔

بحری با کمال حق آگاہ شیخ محمود عارف باللہ
بود در عہد بادشاہ زمن ختم شاہان سکندر عادل شاہ
دستگاہش بہ علم حق بہ چناں کہ تواں یافت علم ودانش راہ
سیر او در ہوائے عالم قدس طیر او در ہوائے عشق اللہ
گوش کردم ندائے رحلت او داخل مجلس رسول اللہ

۱۱۳۰ھ

بحری رح اپنے مرشد کی چوکھنڈی(۱) میں دفن ہیں، جس کی تعمیر خود بحری نے کرائی تھی، جس کا ایک تاریخی قطعہ بھی کہا تھا جو یہ ہے۔

زیر سپہر بے ستوں آرے عمارتہا بسے است
نبود و لیکن ہمچو ایں، ور ہست دائم اندکے
در یاب تاریخ اے، ایں مصرعہ از غیبم رسید
محمود بحری بندۂ باقر محمد ص بے شکے

۱۱۱۶ھ

مگر یہ قطعہ درگاہ میں کندہ نہیں ہے۔ مسٹر اوانو مرتب فہرست کتبخانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کو اس آخری مصرعہ کے متعلق غلط فہمی ہوتی ہے۔ یعنے بحری کو شاہ باقر رح کا فرزند، اور لفظ بے شکے کو "پیشچی" یعنی کوئی لقب قرار دیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

۱ عروس عرفان قلمی آصفیہ کتبخانہ حیدر آباد۔

اولاد

بیان کیا جاتا ہے کہ شجرہ خاندانی پولیس اکشن کے نذر ہو گیا، اس خاندان کے بعض شیوخ بیدردی سے شہید کردیے گئے۔ اس وقت خاندان میں صرف شجرۂ خلافت (۱) محفوظ ہے جس میں بحری کی اولاد و احفاد کے نام بھی درج ہیں۔ مگر ہم کو بتلاش بسیار، بحری کا نسبی شجرہ تیرہ پشت تک جامعہ عثمانیہ کے مجموعہ من لگن وغیرہ سے دستیاب ہوا ہے۔ جس کی صراحت سطور بالا میں کی گئی ہے۔ غرض موجودہ شجرہ کی رو سے بحری رح کے صرف ایک فرزند شاہ حسین بحری تھے جو خلیفہ اور سجادہ نشین ہوئے ان کی ساتویں پشت میں میران محی الدین بحری کے پوتے سید مسعود بحری اس وقت سجادہ نشین ہیں جو جامعہ عثمانیہ کے گریجویٹ ہیں، اور سید قادر محی الدین بحری برادر عینی میران محی الدین مذکور کی آل میں، محترمہ زینت ساجدہ ایم اے حیدرآباد کی مشہور خاتون ہیں۔

معاش خاندانی

سلطان سکندر عادل شاہ نے بحری کو نصرت آباد سگر کے علاوہ میں، اراضی انعام نذر دی تھی، جو عالمگیر اور سلاطین آصفیہ نے بحال رکھی اور اب تک جاری ہے۔ ڈاکٹر زور قادری کا خیال غلط ہے کہ عالمگیر نے بحری کی کچھ قدر نہ کی۔

اسناد بمہر قاضی عبدالطیف سنہ ۲ جلوس، و سند بمہر ظفر خاں عالمگیری سنہ ۵ جلوس کی با ضابطہ نقول خاندان میں محفوظ ہیں، جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:۔

مواضعات ھنچن ہال و انگن ہال بر طبق سند سکندر خاں بیجاپوری و حسن علی خاں وغیرہ حکام سابق......... بحال داشتہ الخ

---

۱ شجرہ خلافت مملوکہ سعود بحری صاحب سجادہ ساکن حیدرآباد دکن

تصانیف

یوں تو بحری کی مختصر مثنویاں دکھنی اور فارسی زبان میں کئی ایک ہیں جس کی تفصیل علیحدہ دی گئی ہے۔ مگر اہم تصانیف دکھنی زبان میں صرف تین ہیں۔ ایک تو مثنوی من لگن، (۱۸۳۰ بیت)۔ دوسری مثنوی بنگاب نامہ تقریباً ۱۴۴ ابیات۔ تیسرے کلیات بحری تقریباً ۱۰۰۰ ابیات، مختصر مثنوی (افسانہ عشق خود) ۵۹ اشعار۔ اس طرح بحری کے تقریباً (۳۰۳۳) اشعار محفوظ ہیں۔

بحری کی شاعری اور معاصرین

بحری تقریباً سو سال زندہ رہے۔ اور جب وہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے لڑکپن ہی سے شعر لکھنا شروع کر دیا تھا تو پھر اُن کی مدت شاعری تقریباً ۸۰ سال سمجھنا چاہیے۔ اس لحاظ سے بحری کے معاصرین شعرا، نصرتی، ایاغی، صنعتی، ہاشمی، غواصی، شجاع الدین نوری، عشرتی، شاہی، فایز، جعفر وغیرہ ہیں۔ ولی اورنگ آبادی بحری کا چھوٹا معاصر ہے۔ بحری (۱) سنہ ۱۰۹۸ھ تک دکھنی اور فارسی زبان میں پچاس ہزار اشعار لکھ چکے تھے۔ جس کو وہ میگھ کارتی یعنی (۲) موسلا دھار بارش کہتے ہیں۔ اس وقت ولی کا دیوان منظر عام پر نہیں آیا تھا۔ ولی سنہ ۱۱۱۲ھ میں دہلی گئے اس زمانہ مین بحری غزل گوئی ترک کر چکے تھے فرماتے ہیں:-(۳)

بحری وہ خوش قماش بچن بولنا گیا   اس بڈپنا نے طبع کیا مضمحل مرا

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی یہ رائے کہ بحری کا شمار مابعد شعرائے ولی(۴) میں ہے صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لیے کہ بحری کی زبان و انداز بیان

---

۱ عروس عرفان قلمی
۲ من لگن بحری مطبوعہ مدراس صفحہ ۲۵۳
۳ کلیات بحری مطبوعہ
۴ علیگڈھ میگزین دسمبر سنہ ۱۹۳۹

قدیم ہے۔ موجودہ غیر منتخب کلام سے صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم بحری کو ایک با کمال شاعر قرار دینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

ولی نے زبان کے معاملہ میں بعض اساتذہ کے مشورے سے اجتہاد سے کام لیا ہے اور دھلی بھی گیا تھا۔ بحری کو اس کا موقعہ نہیں ملا۔ نیز ولی نے قدیم شعرا کی زمین بعض میں غزلیں کہی ہیں اور اتباع کی ہے۔ ممکن ہے کہ بحری کا کلام بھی ولی کے نظر سے گزرا ہو

بعض قدیم شعرا کے کلام سے ولی اور بحری کے کلام کا مقابلہ یہاں نا مناسب نہ ہوگا :۔

غواصی (۱) دریا میں تے جو نکلے بھار اے نگار موتی
سکھ پائے دیکھ تیرا مکھ آبداز موتی

ولی تجہ گوش میں کیا ہے جب سوں مکان موتی
اس روز سوں ہوا ہے صافی کی کان موتی

شاہ سلطان جو کوئی اپنے گماں میں ہے اوسے ہر جا گماں دستا
جو کوئی اپنے نشاں میں ہے اوسے ہر جا نشاں دستا

ولی یو تل تجھ مکھ کے کعبہ میں مجھے اسود حجر دستا
زنخداں میں ترے مجھ چاہ زمزم کا اثر دستا

غواصی اے چھبیلی آج تیرے چھند ہور چھب کوں سلام
تج گلابی گال کوں ہور اس مٹھے لب کوں سلام

بحری چال کر آتی چنچل اس چال ہور چھب کوں سلام
پٹ پٹاتے لب کوں ہور اس کے مطلب کوں سلام

---

۱ دیوان غواصی قلمی آصفیہ

غواصی سرجیا ازل کے دیس جیوں آھنگر آرسی
جھلکیا سورج ھو عکس ترا جادر آرسی

بحری صورت چندر بدن کی بسی آرسی منے
سو دیکھ لب کہے کہ بسی آرسی منے

بحری نے غواصی کی زمین میں وہ غزل بھی کہی ھے جس کا مطلع تانا شاہ سے منسوب ھے :-

غواصی باٹاں میں سیدھی باٹ ھے سو ھے باٹ میرے لال کی
جے دل یہاں ثابت نہیں وو دل سو بارا باٹ

بحری اب جاوں کاں پوچھوں کسے منج پر کبل بچھرات ھے
یک باٹ گے ھوں گی سجن پن جیو بارا باٹ ھے

شاہ حسین ذوقی (۱) معاصر بحری نے لفظ باٹ میں اس طرح معنی آفرینی کی ھے۔

حرص و خودی میل ھے پہلے اوسے چھانٹ جا
عشق کبل ھے کبل اس کی نکو باٹ جا
عشق کا بنڈا ھے دور رہ سے سیدی باٹ جا
راہ کا توشہ ھے یو دل کو نکو باٹ جا

شاہ سلطان کا خاص طرز (۲)

مجھ نین کے درپن منے مکھ دیکھ کر جھک جھکے
سکتی ھوں نت ات عشق سوں لانین ڈک ڈک ڈکڈکے

---

۱ بیاض قلمی نمبر ۱۱۶ ادارہ و ادبیات حیدرآباد
۲ دیوان سلطان قلمی آصفیہ

بحری — زلف اندھیارے میں رخ جوں بجلی
یک سو کیا یک پل میں لک لک لکے
باس تیرے برکی دھن کیا یک رکھن
بل مدینے ھور مکے لگ مکمکے

بحری نے گوگی میں بیٹھکر دھلی اور مضافات دھلی کی زبان بھی بعض اشعار میں استعمال کی ھے اور جمنا کے کنارے عشق کا محل تیار کیا ہے۔ کہتے ھیں۔

عشق کا قول دے بسار اے دوست
دل کی دھلی کوں جیو جمنا کن

اور بقاءالله بقا سے (۱) بہت پہلے دلی کا محاورہ لکھا ھے :

وحدت کی دلی کے لوگ سارے یو بیت سنے سو سد بسارے

دھلی والوں سے دکھنیوں کی بہت نوک جھونک رھی ھے ایک دکھنی شاعر کہتا ھے۔

سنبھل کر چل ارے ھندوستانی مغل پورہ ھے یہ دلی نہیں ھے

بحری نے آونا ، جاونا ، پاونا مصادر اکثر استعمال کئے ھیں جو اوس وقت دھلی کی زبان تھی ، انند رام مخلص کہتا ھے۔

دھوم آوے کی کس کی گلزار میں پڑی ھے
ھاتھ ارگجہ کا پیالہ نرگس لیے کھڑی ھے

نیز بحری رح کے کلام میں اور بھی الفاظ مثلاً نگوڑے ، نگوڑی ، اندھیارا ،

---

۱ آب حیات مؤلفه آزاد مرحوم

یچھو ، جد ، تد ، لتاڑنا وغیرہ شمالی ہند کے الفاظ ملتے ھیں چنانچہ بعض
عر یہ ھیں :-

بحری - کچھ بی لیجانا تو ھے پن ہم نگوڑے کیا لیجائیں
آوتے لیاتے تو لیجاتے ایس سنگات کچھ

بحری نے میر تقی میر (۱) متوفی ۱۲۲۵ھ سے سو سال قبل نہ صرف
و دلی ، دوراھا بلکہ دورنگا بھی باندھا ھے -

میر تقی میر - میں راہ عشق میں تو آگے ھی دو دلا تھا
پر پیچ پیش آیا قسمت سے یہ دوراھا

دودلا : بحری- دیکھ تجہ بن میں بلبلان سارے
دو دلے ، دنگ ہور مذبذب حال

دورنگا - منجہ دو ونگے سوں رکھیگا دوست کیونکر دوستی
دیہ کچھ، دل کچھ، نین کچھ، برت کچھ ہور بات کچھ

بحری کے بعض شعر ہزلیات میں بھی ھیں جسکو وہ اراذل دکن کی
ان کہتے ھیں -

ولی کی شراب پرتگالی ھے تو بحری کا ھندی معشوق پرتگالی کو بھی مات
رتا ھے -

ولی
ولی تجہ شعر کوں سنتے ہوے ھیں مست اہل دل
اثر ھے شعر میں ترے شراب پرتگالی کا

بحری - نہ چوکا چار کر پوجوں مہن تجہہ مکھہ کی لالی کوں
ہوا ترکی نمن ھندی جو مار دیا پرتگالی کون

۱ آبحیات آزاد مطبوعہ

بحری اور ولی کی بعض غزلیں مخلوط ہوگئی ہیں، ضمیمہ کلیات ولی طبع سوم میں ایک غزل ہے جو ولی سے منسوب ہے جس کے چار بیت ہیں مگر یہی غزل پانچ بیت کی بحری کے دیوان میں موجود ہے۔ چونکہ یہ غزل ولی کے قدیم ترین قلمی نسخے مکتوبہ(۱) سنہ ۱۱۳۵ھ میں نہیں ہے اس لئے یہ یقینی طور پر بحری ہی کی ہے۔ ہم یہاں دونوں غزلیں درج ذیل کرتے ہیں۔

غزل بحری

دھن دند گر کرے تو کہو کس سوں بولنا
نیں دوستی دھرے تو کہو کس سوں بولنا
پیتا ہے مل شراب رقیباں سوں رات دن
گر محتسب دھرے تو کہو کس سوں بولنا
یک دو گھڑی جو کوب کیا کچھ عجب نہیں
سب عمر یوں سری تو کہو کس سوں بولنا
ہے شکر صد ہزار جو چک سوں چلیا ہے نیر
لھو کی لگے جھڑی تو کہو کس سوں بولنا
اس عشق کی دکان میں بحری اپس کے دوکھ
انصاف سوں ھرے تو کہو کس سوں بولنا

غزل منسوب بہ ولی اورنگ آبادی

جاناں جفا کرے تو کہو کس سیں بولنا
نا دوستی دھرے تو کہو کس سیں بولنا
پیتا ہے مل شراب رقیبوں سیں رات دن
گر تسب ڈرے تو کہو کس سیں بولنا

---

۱ مکتوب ڈاکٹر عبدالحق صاحب موسومہ احقر ۱۵ فروری سنہ ۱۹۵۵ع۔

یک دو گھڑی جو ہم سیں ملے تو عجب نہیں
سب عمر یوں سر(۱) کیے تو کہو کس سیں بولنا
سن کیا کہا ہے بن میں ولی کویلوں نے کوک
انصاف سیں پھرے تو کہو کس سیں بولنا

بحری رح کے کلام میں فارسی اشعار کے ترجمے بھی ملتے ہیں۔ مثلاً فارسی کا ایک شعر ہے۔

رفتم چوں سیر دریا دیدم عجب تماشا
دریا درون کشتی کشتی درون دریا

بحری — بحری میں بحر و بر ہے اور بحر و بر میں بحری
اس بات کوں عزیزاں سیوٹ یہ کئیں تو کیا کئیں

حافظ شیرازی کی غزل کا ایک مطلع ہے۔

اے ھدھد صبا بہ صبا می فرستمت

بحری—میں سلیماں نیں جو ھدھد ہات میں میرے اچھے
یو سد اس بلقیس لگ ھیہات کیوں جاگی سو کو (۳)

بحری نے شاعرانہ تعلی بھی کی ہے، اپنے کو میر حسن سجری اور انوری کا مد مقابل سمجھتے ہیں۔

چپ نہ رہ کچھ تو بول اے بحری حسن بھریا کلام جوں کہ حسن ۴
جنے ہو ریج رجھا بچن پہ بحری کے کہے کہ آج میرا انوری سن بوجھ اچھے

---

۱ "سرے" ہونا چاہیئے سہو کتابت ہے۔
۲ انتہا، آخر
۳ کو— کہو
۴ شاید حسن شوق تو نہیں ؟

نیز یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ میرے کلام میں بانکپن ہے۔

بول بانکا ہے گرچہ بحری کا پن او سیدا ! ہے اے سجن تجھ سات

بحری کا کلام ایہام (۱) اور رعایت لفظی سے متاثر ہے۔

لال تجھ لال ادھر کی لالی کوں لال بولوں تو حبیب ہوئی لال

سرو، تجھ قد سوں سرفراز ہوا نہ کہ یکسہ سرو ہر نہال نہال

بعض شعر کچھ چیستاں بنگئے ہیں، اور ڈاکٹر ابواللیث (۲) صدیقی نے ایک شعر میں لفظ سل بالفتح کو غلط طور پر بالکسر پڑھنے سے مضحکہ خیز بنا دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی شاعر نے عاشق کو سل کا مریض نہیں لکھا تھا مگر بحری نے۔ وہ شعر یہ ہے۔

سل ہے منجے جو دانت کی ہور زلف کی تری
اس سین کو سرن ہے ہور اس لام کوں سلام

سل بالفتح بمعنی خلش، چبھن (سلنا، مصدر سے) ہے۔ غواصی کہتا ہے
کہ روما روم سر والے ہو میرے تن میں سلتے تھے

ریجھنا، سوت کو کپاس کرنا جدید محاورہ ہے جو بحری نے استعمال کیا ہے۔

بحری

لٹ کوں لٹ پٹ ہو رخ پہ ریج نکو
سوت کانتے کوں پھر کپاس نکر

ولی اورنگ آبادی نے پیشانی کے تلک کی تشبیہ بڑی نزاکت سے کہی ہے:—

---

۱ ایہام گوئی از مولوی عبدالحق بابائے اردو مجموعہ تحفظات علمیہ جامعہ عثمانیہ جلد نمبر ۲

۲ علی گڈھ میگزین دسمبر سنہ ۳۹ ع تبصرہ کلیات بحری

دونوں بھواں کے میانے ٹیکا نہیں زری کا
ہے قوس کے برج میں جھلکار مشتری کا

اس سلسلہ میں بحری کی تشبیہ بھی خاص ہے۔ ڈھائی سو سال پہلے کاغذ کا سکہ چلایا ہے اگرچہ تصنع سے خالی نہیں:—

صفا ماتھے پہ سیندوری ستارا سہل مت جانو
او کاغذ لال سکے کا منجے فرمان کی جا گے

تاریخ ہند میں لال کاغذ کی سازش مشہور ہے۔

دیگر اصناف سخن

بحری نے نصرت آباد سگر کے متعلق ایک فارسی مختصر نظم کہی ہے۔ دکھنی میں بھی ۲۴ بیت کی نظم ہے بلکہ ایک فارسی شعر ''سگر،، کے متعلق ضرب المثل بنگیا ہے۔

حال سیمرغ چسانست و صدا کے بحری
او بہ کہقاف و تو در کوہ سگر میجوئی

سید وارث سر مست رحہ کے واقعہ وفات کوفارسی و دکھنی دونوں زبانوں میں نظم کیا۔

مرثیے:—ایک مرثیہ علی عادل شاہ ثانی المتخلص بہ شاہی (۱)، اور نصرتی کے قصیدہ کے طرز میں ہے جس کا ایک شعر یہ ہے۔

تن پہ نا تاب نہ کچھ جیو پہ آب اس غم سوں
بلکہ نا آب پہ کچھ تاب نہ کچھ تاب پہ آب

مختصر مثنویات قدیم اردو میں:۔بحری رحہ نے من لگن اور عروس عرفاں کے بعض مضامین کو علیحدہ بھی، مختصر نظموں میں خوب باندھا ہے:—

(۱) خود اپنا افسانۂ عشق ۵۹ بیت ، جو عمدہ تشبیہات اور کنایات سے خالی نہیں جس کا مولف کلیات بحری نے اشارہ نہیں کیا ہے ۔ اسی طرح بینوا کی کوئی صراحت نہیں کہ اس سے کون مراد ہیں (۲) در اصل یہ شاہ حسین چابک بینوارح (۲) اور شاہ باقررح کی ملاقات کا واقعہ ہے ، (نظم نمبر ۴ کلیات بحری) ۔

بحری کی غزلوں اور مثنوی من لگن کی زبان میں بہت فرق ہے ۔ آخر الذکر میں ہندی عنصر غالب ہے ۔ دکھنی شعرا ، دکھنی کے سوا ، ہندی میں بھی خوب کہتے تھے ، اور صاحب تصنیف بھی تھے ۔ فضلی(۳) اورنگ آبادی نے برہ بھبوکا ، اور پریم لوکا کہی ، شاہ میر(۴) برھانپوری نے راگ درپن ، عزلت نے راگ مالا الاپا ۔ علامہ باقر آگاہ(۵) نے لکھا ہے کہ دکھنی شعراء ایک اور خاص بحر رکض الخیل و صوت الناقوس میں برھنی اور درسنی خوب کہا کرتے تھے ۔ بحری کی ایسی کوئی برھنی وغیرہ تو دستیاب نہیں ہوئی البتہ پوربی زبان کا ایک شعر دستیاب ہوا ہے ۔

بحری (۶)

یاد کر اس جان کے تئیں جنے جان سوں جان گلاوت ہے
پھول کے پات میں باس رچے جنے پھل میں سواد چکاوت ہے

رام بابو سکسینہ نے بحری کی زبان کو عسیرالفہم لکھا ہے ۔ یہ صحیح ہے تاہم بحری کی مثنوی میں صاف اور عام فہم اشعار کی کمی نہیں ہے ۔

---

۱ شاہی کا دیوان اردو اور ناگری دونوں رسم الخط میں حیدر آباد میں چھپ گیا ہے ۔
۲ عروس عرفان قلمی ۔
۳-۴ تذکرۂ شعراء دکن جلد ۲ مولفۂ عبد الجبار خاں مطبوعہ شاہ صاحب رح نواب غازی الدین خاں (عالمگیری) کی فوجوں کے ساتھ بہت، رہے ہیں ۔
۵ رسالہ اردو انجمن ترقی اردو سنہ ۱۹۲۹ع ۔
۶ نسخہ من لگن مملوکہ ابو محمد عمر یافعی حیدر آباد ۔

مثنوی من لگن ایک تصوف کی مستقل مثنوی ہے - مگر ڈاکٹر زور حیدرآبادی (۱) اور ڈاکٹر گراہام بیلی (۲) نے اسکو ایک عشقیہ افسانہ بیان کیا ہے - مؤلف شعرالہند (۳) کی رائے ہے کہ من لگن کے بعد صوفیانہ شاعری کو اور زیادہ ترقی ہوی - شمالی ہند کے بعض صوفی شعرا، خواجہ حسن، حسن، کلیم، دانا، فرحت کا نام لیا ہے - مگر کسی دکھنی شاعر کا ذکر نہیں، اور پروفیسر اعجاز حسین صاحب نے "آئینہ معرفت" (۴) میں بعض قدیم دکھنی شعرائ کا ذکر کیا ہے - من لگن پر تنقید بھی ہے - مگر بہت سے دکھنی صوفی شعرائے متاخرین بحری نظر انداز کردیے گئے ہیں -

مثلاً سید محمد خاکی، شاہ کمال کڑپوی، شاہ صدرالدین، حسینی بیجاپوری وغیرہ اور میر شمس الدین فیض، میر افتخار علی وطن، منشی امداد علی وغیرہ کے سیکڑوں شاگرد تھے، اور ان کے مشاعروں کے گلدستے بزم رندان (۵) و شور عاشقاں (۶) برسوں شایع ہوتے رہے -

سودا کے معاصرین میں شاہ کمال کڑپوی (۷) متوفی ۱۲۲۴ھ بہت پرگو اور بڑے محقق صوفی تھے، انکے ایک شعر پر غالباً سودا کو توارد ہوا ہے وہ شعر یہ ہے -

کمال - پردۂ قید اٹھاکر دراطلاق سے دیکھ
پل میں کھلتا ہے یہ اعیاں کا طلسمات شگرف

---

۱ تاریخ ادب اردو مطبوعہ سنہ ۱۹۴۰ء ادارہ ادبیات حیدرآباد -
۲ ہسٹری آف اردو لٹریچر مؤلفۂ گراہام بیلی مطبوعہ لندن سنہ ۱۹۳۲ء ص ۳۱
۳ شعرالہند جلد دوم مؤلفۂ عبدالسلام ندوی صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ
۴ آئینہ معرفت مطبوعہ سنہ ۱۹۳۲ء
۵ بزم رندان مطبوعہ کتبخانۂ آصفیہ
۶ شور عاشقان مطبوعہ سنہ ۱۳۳۳ھ مملوکہ احقر
۷ رسالہ اردو سنہ ۱۹۳۹ء و دیوان مطبوعہ بنگلور سنہ ۱۳۳۰ھ

سودا - پردہ کو تعین کے در دل سے اٹھادے
کھلتا ہے ابھی دم میں طلسمات جہاں کا

شاہ کمال کا تو یہ قال عین حال تھا، (۱) خواجہ درد نے جب سودا
کا یہ شعر سنا تو رقت طاری ہوئی اور سودا سے کہا، کہ بے سمجھے ہوئے
ایسے شعر مت کہا کرو۔

تعداد اشعار من لگن :- مولوی سید علی اصغر بلگرامی نے من لگن کے
اشعار کی تعداد ۱۸۳۱، ظاہر، کی ہے اور ڈاکٹر
حفیظ سید اور انکی تتبع میں مولوی صغیر احمد مؤلف تنویر ادب نے ۲۷۹۰
ابیات، اور نسخہ من لگن مطبوعہ مطبع حدی مدراس سنہ ۱۳۵۳ھ میں
۱۸۳ ہے مگر پانچ بیت طباعت میں متروک ہوگئے ہیں جملہ ۱۸۳۰ ہونا
چاہئے - نسخہ من لگن کتبخانہ آصفیہ مکتوبہ سنہ ۱۱۲۷ھ میں ۱۸۲۵،
اور نسخہ ۱۱۵۱ھ آصفیہ میں ۱۸۲۶ ابیات ہیں، اور نسخہ جامعہ
عثمانیہ جو اب دستیاب ہو گیا ہے - جو سب سے قدیم سنہ ۱۱۲۱ھ کا مکتوبہ
بیان کیا جاتا ہے (۱۴۹۲) ابیات ہیں،

نسخہ مرتبہ احقر میں اشعار کی تعداد ۱۸۳۰ ہے، بلگرامی صاحب
کے مبہنہ اشعار کے لحاظ سے اس میں صرف ایک بیت کم ہے۔

نسخہ جات من لگن قلمی اور مطبوعہ اور دیگر فارسی تصنیفات کی تفصیل
ابتدائی اوراق میں درج کردیگئی ہے،

دیوان ولی کی طرح من لگن کے الفاظ اور رسم الخط اور بعض عنوانات میں
حد اختلافات ہیں، جن کی ایک طویل فہرست مرتب ہوسکتی ہے - ہم

---

(۱) رسالہ مکتبہ حیدرآباد سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء تنقید بر کلیات وطن از مولوی
عمر یافعی صاحب حیدرآبادی -

نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ بحری کی اصلی زبان واضح ہوجائے ۔ اس اعتبار سے ہماری راے میں سب سے صحیح نسخہ سنہ ۱۱۲۷ ھ کتبخانہ آصفیہ کا ہے۔

تصنیف من لگن کے زمانہ میں بحری تپ لرزہ سے سخت علیل تھے، چنانچہ فرماتے ہیں: ۔

لرزہ و تپ بصد تکلیف و تعب بربود وارد گشت
لہذا بحد نحیف و نزار گشتم کہ جز نام ہیچ
نماندہ: نماند از جسم و جانم ہیچ لیکن دم بہ رگھایم
چناں می رقصد از سازش کہ برمو شانہ می رقصد

غرض (۲) خلاصتہ السادات سید احمد جانشین حضرت چندا شاہ کی فرمایش و اصرار سے من لگن لکھی۔ الفاظ یہ ہیں۔ بہماں نا توانی کہ زہرمار بیماری زہرہ را آب کردہ و جگر را خونناب ساختہ رسالہ من لگن بزبان دکنی نوشتم الخ ۔ چنانچہ من لگن کو اس طرح سراہا ہے۔

دستور عمل ہے عاملاں کوں　　دارو ہے دکھی پڑے دلاں کوں
جب مجکوں دیا یو گیان یو گن　　تب ہار گندیا یو پھول چن چن

حال تصنیف:

ہجری تو یہی کتیک برس تھے
بارا اوپر ایک سو سہس تھے ۱۱۱۲ ھ
تب سیس اپس کیا ہے بالا
اس جگ میں یو قدرتی رسالا

(۱) عروس عرفان قلمی (آصفیہ) ۔
(۲) مؤلف آئینہ معرفت نے بھی وشارہ کیا ہے کہ من لگن گاؤں کے مکھیا کے ایماء سے لکھی تھی غلط ہے۔

تعلیم و عقاید بحری

مثنوی من لگن کا موضوع تصوف ھے ، بحری رح شاہ برھان الدین بیجاپوری رح ابن میراں جی شمس العشاق کی تعلیم سے متاثر ھیں جن کی کتب کا آپ نے عمیق مطالعہ کیا ھے - دکن کے صوفی اسکو مکتب بندہ نواز کہتے ھیں - مولانا مناظر احسن گیلانی نے ان صوفیائے مدراس کو اصلاحی گروہ (۱) سے تعبیر کیا ھے ، چنانچہ خیرآبادی اسکول کے زبردست عالم حکیم سید برکات احمد ٹونکی رح اس سلسلہ سے مستفیض ھوئے ھیں - خواجہ کمال الدین صدیقی رح (معاصر شاہ کمال کڑپوی) مصنف اساس المعرفت (۲) نے تصوف کے تین اھم مسایل ، وحدۃ الوجود ، جبرواختیار اور تجدد امثال کو بنیاد قرار دیا ھے ، اور لکھا ھے کہ جب تک دوذات ایک وجود ثابت نہ ھو کوئی مسئلہ شرعی حل نہیں ھوسکتا - بقول شیخ ابن عربی قدس سرہ عبد و رب ایسے اضداد ھیں جو جمع نہیں ھو سکتے اور نہ ان کی ماھیت بدل سکتی ھے - مولانا روم فرماتے ھیں:

جزو دیگر و نیست پیوستہ بکل ورنہ خود باطل بدے بعث رسل

اس لحاظ سے اسلامی (۳) وحدۃ الوجود دیگر مذاھب و فلاسفہ کے مقابلہ میں خاص طور پر ممیز و ممتاز ھے - اور محققین صوفیا کی تحقیق میں معقول و منقول اور کشف والہام سب ھی کچھ شامل ھے - اور ان کا قال عین حال ھے -

بقول بحری:

قال را صد مایہ باشد اے جواں

حال بس مفت است نزد عارفاں

---

(۱) رسالہ معارف مارچ سنہ ۱۹۲۹ع اعظم گڑہ حالات علامہ برکات احمد از مناظر احسن گیلانی -

۲ اساس المعرفت مطبوعہ محبوب النظایر حیدرآباد سنہ ۱۳۳۰ھ

۳ مجلہ عثمانیہ مقالہ وحدۃ الوجود از مکرمی عبدالقدوس ایم اے -

مگر علمائے دیو بند کا نکتہ خیال کچھ اور ہے ، کہتے ہیں کہ ''ایک ظنی (۱) مسئلہ کو منصوص قطعی قرار دینا بہت خطرناک ہے''

بحری اور وحدة الوجود: بحری نے مسئلہ وحدة الوجود ، اور ''عقیدہ ہرشے مظہراتم'' کو خوبی سے حل کیا ہے ۔ اور حلول و اتحاد تجزی و تبعیض کی ابتدائی اشعار میں بیخ کنی کی ہے :

اے روپ ترا رتی رتی ہے پربت بربت پتی پتی ہے
پربت میں ادک نہ کم پتی میں یکسا رہے راس ہور رتی میں
یک آب تے آبدار ہیں یو یک تاب تے تابدار ہیں یو
بوجے یو تمام موم ہے موم فرزیں ، یو شتر ، ترنگ معلوم
بن موم یو نقش ناوں سب جھوٹ بن سور یو دھوپ چھاؤں سب جھوٹ

بہر حال یہاں اس تفصیل کی گنجایش نہیں ۔

مسئلہ جبرو اختیار: اس مسئلہ میں بھی بحری نے بڑی لطیف مثالیں پیش کی ہیں ، یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اس کی نزاکت کے متعلق حضرات امام اعظم رض فرماتے ہیں فنلمتنی مسئلتہ الجبر والاختیار وغیرہ (۲) بہت سے اقوال اور احادیث ہیں ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح وغیرہ محققین نے حضرات امام جعفر صادق رض کے قول کو ترجیح دی ہے ''العبد مختارفی فعلہ ومجبور فی اختیارہ'' تفصیل کے لیے اساس المعرفت و شرح عقاید جامی ملاحظہ ہو ۔ عرض ۔

---

۱ تجدید تصوف و سلوک از مولوی عبدالباری ندوی مطبوعہ ۔
۲ اساس المعرفت مطبوعہ ۔
۳ معتقدات سینہ فی ردمذہب القدریہ ولجبریتہ مؤلفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح مخطوطہ عمر یافعی صاحب حیدرآبادی نادر نسخہ معلوم ہوتا ہے ۔
۴ شرح عقاید جامی قلمی آصفیہ مضفہ شیخ عبدالحق مخدوم ساوی ؟

قاضی بحری رحہ نے ''حقایق الاشیاء (۱) ثابتہ'' اور وضع الشے بغیر موضعہ پر کسی قدر مدلل بحث فرمائی ہے۔

تھے ذات میں جس کے ان گنت گن ۔ ہر یک کوں دیا ظہور چن چن
جس گن کوں تھے دیہ جے سزاوار ۔ و لیسیچ دے اس کوں لیائیا بہار
منگل جو مچھر کے تن میں اچتا ۔ او کس او کلول کیوں اپچتا
کیوں ہوے کھڑک سوں کارد کے کام ۔ سوزن ستی سانگ کے سر انجام

فرماتے ہیں اگر ہاتھی کو مچھر بنا دیا جاتا تو اس میں وہ کس بل مستی اور شوخی کہاں سے آتی۔ جو کام تلوار سے لیا جا سکتا ہے کیا وہ چھری سے ممکن ہے؟ غرض بحری کا عقیدہ (۳) بقول جامی یہ ہے کہ تقدیر ازلی تابع علم الہیٰ ہے اور حقایق اشیاء یعنی صور علمیہ حق قدیم ہیں۔

تجدد امثال مسئلۂ ارتقا ایک معرکتہ الارا مسئلہ ہے مولانا روم فرماتے ہیں ــ

تو ازاں روزے کہ در ہست آمدی ۔ آتشی یا خاک یا بادی بدی الخ

اس سلسلہ میں ایک شعر ''نہصد و ہفتاد قالب دیدہ ام'' بہت مشہور ہے جس کی توضیح میں بحری عروس عرفان میں فرماتے ہیں:

ازیں بیتہا بوے اسلام بمشام مسلم حقیقی می آید و تناسخ اصلا در ملت حنفی حرام، پس مشخص گردید کہ ناظم ایں کلام کمال انجام شاہد حقیقت خود را در کسوت تناسخ جلوہ دادہ و جمال کیفیت در

---

۱ تکمیل الایمان مصنفہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قلمی کتب خانہ آصفیہ
۲ اساس المعرفت مصنفہ شاہ کمال الدین صدیقی مطبوعہ حیدرآباد
۳ مجموعہ تحقیقات علمیہ جلد نمبر ۸-۱۰ (جامعہ عثمانیہ) مقالہ جات ڈاکٹر ولی الدین حیدرآبادی۔ خلق و حق وغیرہ
۴ عروس عرفان قلمی

آئینۂ جنم هندواں نمودار نمود تا دست بر هیچمداں بداں نرسد و دانش هر هیچ بآں نپرداز د مگر از هزار یکے -

ایں کالبد هاے رنگا رنگ که از آغاز دنیا تا ایں دم بر آمده و خواهد بر آمد از آں من است ، و نیز منم که در جملگی ابدان که قید نهصد و هفتاد قالب که مراد ازبے قیدیست و بسیاری چوں یک زلال به ظرف مشنوعه متجلیم و ساری و بلکه‌ایں همه ملبوسات ملون من ، من جانم و جمله چوں باسایر اعضاء یک بدن الخ

تھا آد میں آدمی مکرم — اب کیا توکھوں طلسم اعظم
کوتہ نہ سفر دراز کیتا — تو آپ سوں سرفراز کیتا
آیا ہے اتھے جو آڑ پردے — الیسیچه اننت پھاڑ پردے
گلگشت کیا هزار بن کا — پن چاه چھٹیا نه اس چمن کا
جانا ہے پھر آپنے چمن کوں — آپس کے قدیم انجمن کوں

بقول اقبال رح: سمجھتے ھیں ناداں اسے بے ثبات
ابھرتا ہے مٹ مٹ کے نقش حیات
جو هر انساں عدم سے آشنا هوتا نہیں
آنکھ سے غایب تو هوتا ہے فنا هوتا نہیں

نیز ایک تازه مثال تجدد امثال میں پیش فرمائی ہے وہ یه که هر آن ایک نیا چاند آسمان تجدد پر نمودار هوتا ہے - تجلیات الٰہی ناپیدا کنار هیں -

بھر بھر کے نہ آتے اوچ چندر — چندر سے هیں جس کے پاس بندر
هر آن نوا کرے نه باسی — آپس په لباس یو لباسی

۱ بندر یعنی بندرگاه تجلیات حق

ہر بول میں بلکہ بھیس نیارا ... یو بھیس ہے توں پرس نیارا
ہر بھیس اوپر ہے بھانت دیگر ... سو کیا کہ کبھی نہیں مکرر

''حقیقت کو تبدل نہیں اور تجلی کو تکرار نہیں،، جنوبی ہند کے[1] صوفیا کا قاعدہ کلیہ ہے۔

عالم مجموعہ تجلیات حق است، تجلی در تجلی در یک لحظہ دو ہزار بظہور می آیند ہر یکے تازہ و نو نیز نا مکرر۔ الخ

غرض بحری کی من لگن کیا ہے ایک گلشن راز ہے۔ تصوف کے اہم سے اہم مسایل کا حل اس میں موجود ہے۔ عشق، روح، دل، گیان، راگ و نغمہ، جبروت و لاہوت و ناسوت، حقیقت انا الحق، نبوت و ولایت، فلسفۂ موت، صوت سرمدی اس کے علاوہ سماجی و اخلاقی مضامین نہایت خوبی سے باندھے ہیں جو نقش کالحجر ہوتے ہیں، بخوف طوالت ہم یہاں صرف منتخب اشعار درج کرتے ہیں:-

جب تک دل میں عشق کی چنگاری نہ ہو سب اشغال و اذکار بیکار ہیں۔

اذکار ہیں جاں تلک ہور اشغال ... یک باند پتھر تلاؤ میں ڈال
یو جوں کہ اگن او گھانس کا گھر ... یو پاچ ہے بے بہا او پتھر

نغمہ

جس جیو کے تئیں نہ راگ لاگے
تس جیو بھلا جو آگ لاگے

1 خصوصاً شاہ کمال الدین کڑپوی و پیروان شاہ کمال رح و مخدوم عبدالحق ساوی (مدراس) کا رسالہ تجدد امثال قلمی آصفیہ' و مباحثہ از شاہ فتح اللہ و فتی خان دہلوی دیکھو مندرجہ رسالہ اردو سنہ ۱۹۴۲ع

ح۔ | کمال روح یہ ہے کہ سر تا پا نظر ہوجائے، ایسے شخص کی ناؤ کبھی ڈوبتی نہیں۔

اوس کا تو نہ ڈوبتا ہے ٹاپا جو ہو رہے خود نظر سراپا،

رتبۂ نور و سر |

ہے یوچ نظر سو جیو اے یار
جس کوں ہے ہزار ناوں یک ٹھار
یک وقت میں دید دنڈ دستا
یک آن میں بھید بھنڈ(۲) دستا،

حقیقت قلب |

''انسان از ناخن تا پا و از مو تا سر صورت''
''دل است، بل عین دل، درخت مخلوقات را''
''تخم اولیں و آخریں ہمیں باشد نہ شکم مادر
''بلکہ میثاق آغاز اوست و نہ مرگ بلکہ محشر انجامش''

جگ جام منے یو من ہے جوں مد من عین حقیقت محمد
من تن کے ہے محکمے کوں قاضی راضی ہے گر ان تو آن ہے راضی،

کمال اسمائی |

مشہور شعر: آن بادشاہ اعظم در بستہ بود محکم
پوشیدہ دلق آدم، ناگاہ بر در آمد''

کی اس طرح ترجمانی کی ہے

یو نفس اگر نہ چلبلاتا تا کھول کواڑ بھار آتا
رہتا منہن آپنی مڑی میں آپسکی قدیم کوٹھری میں

دلق سے مراد اسم آدم ہے نہ کہ وجود آدم بلکہ یہی تو امانت

---

۱ عروس عرفان قلمی آصفیہ۔
۲ بھنڈ بمعنی بیکار، فنا، (دلیل ساطع مہدی واصف مطبوعہ)۔

خداوندی ہے ۔ گیان کی توضیح میں تو دریا بہا دے ہیں ۔

جے گنج گپت میں تھا سو مایا
باھاں پکڑ اس کوں بھار لایا
یو سول بی گیان ، سو کشم گیان
آکار بی گیان بل اکم گیان
آدم کے انگے نہ سر دھرے او
اس گیان کوں سب سرن کرے او
نا ، سور ، نہ یو سسی ، ثریا
یو گیان ھے گیان ، گیان بھیا الخ
چنچل بی ھے گیان چک بی ھے گیان
او پوتلی ، او پلک بی ھے گیان
ھر دور میں ایک دو چہ دانے
اس گیان کوں پھوڑکر پچھانے

تنزلات ستہ :—

مطلع (۱) کوں کتیک طفل جانے ۔۔۔ مقطع (۲) کوں جوان کر پچھانے
ھستی سو اپچ یو گیان ھے گیان ۔۔۔ اس گیان سوں یو تمام گیہان
پوچھے جو منجے او بیج کیا ھے ۔۔۔ اس بیج میں تیج (۳) بیج کیا ھے
کچھ خوب کھوں دیا گر و کی ۔۔۔ سد گیان کے صف میں سرخر و کی
اس جھاڑ کوں پھول پات عالم ۔۔۔ اس جھاڑ کوں پھل سو کیا تو آدم

انیت و خودی—

یو جھاڑ بی میں یو بیج بی میں ۔۔۔ اس بیج میں ھے سو تیج بی میں
معلوم نہیں کسے یو مذکور ۔۔۔ جا پوچھ کہ جانتا ھے منصور

۱ وحدت ۔ ۲ مرتبہء انسان ۔ ۳ تیج = نور ۔

صوت سرمدی میں یہ شعر ضرب المثل ہو گیا ہے ۔

اے یار یک آوتی ہے آواز　　پن کان کہاں جو او سنے ساز

شغل منتہی—

اپنا جو ہے یاد ، یاد حق کا　　پن کاں ہے معلم اس سبق کا

بقول ع　منم آں شمس تبریزم　که عاشق گشته ام بر خود

نبوت و ولایت—

اس تن پہ نبوتی ہے آیت　　عرفاں ہے اس منے ولایت
یو ہاتھ ہے گوئیا او شمشیر　　گر او جو زبر ہے یوہے جوں زیر
یک وقت زبر بی زیر ہووے　　گر باز ہے جوں بٹیر ہووے
او ختم ہوا یو اب ہے جاری　　اس رنگ کو تو کہیں قراری

فرماتے ہیں کہ قرب قیامت میں ہر شخص صاحب معارف ہوگا—

ہر چیز اوپر کمال ہوے گا.　نقصان تو تار مال ہوے گا
ہر یک اچھے صاحب معارف　　آپس کی کمالیت سوں واقف

فلسفۂ موت—

جن مرگ کے مرم (۱) سوں ہے محرم　　مرنا نہیں جیونا ہے جم جم
یو مرگ نہیں کرم خدا کا　　ات لطف ہے خاص مصطفیٰ کا
کوئی نا بھی کھرے تو کھینچ لیجا　　محبوب سوں اس کرائے مجرا
ہے بیچ منے ندی نگوڑی　　نا ناؤ نا ٹوکرا نہ ہوڑی (۲)
اچھتا نہ یو مرگ بیچ پڑوا (۳)　　دستا یو تمام کام کڑوا

---

۱ موم (س) راز ، بھید ۔
۲ ہوڑی ، کشتی ۔
۳ پل ۔

اخلاق و سماجی تعلیم	بحری ایک نہایت روشن خیال صوفی اور رہبان اور چلہ کشی کے سخت مخالف تھے - ایک مر

نے ترک علایق کی اجازت چاہی تو کہا کہ دیکھو، چلہ دو قسم ہوتا ہے، ایک تو عورتیں چلہ میں بیٹھتی ہیں، دوسرے مردوں کی چ کشی - کیا تم اہل و عیال کو چھوڑ کر آن کو ٹکڑوں کا محتاج کر چاہتے ہو - میں اس کو نہایت نامناسب سمجھتا ہوں، میرے پاس امار و صدارت سب مبارک ہے - مگر شرط یہ ہے کہ انسان اہل و عیال می رھکر خدا کو نہ بھولے -

عام اخوت انسانی کا نکتہ :-

جے اور کوں آپ کر پچھانے
وے کیوں کریں دشمنی دوانے

جھوٹ، مردم آزاری، بدنیتی، ظلم و زیادتی کے متعلق بحری کے اشعا نہایت پر اثر اور حرز جان بنانے کے قابل ہیں -

جھوٹ	یک جھوٹ سوں دو جہاں لرزتا دھرتی سوں مل آسماں لرزتا
انصاف	انصاف او پر تلے ہے طاعت انصاف سو عین ہے عبادت انصاف ہے صاف گد گڑا ظلم انصاف کوں چھوڑنا بڑا ظلم

سرکاری عدالت سے پنچایت بہتر ہے -

ہے جیو ترا اگرچہ صافی گر کوی خلل منڈے خلاف

کچری میں نہ بادشہ کے پاڑے(۱) باڑے(۲) منے آپنے نباڑے(۳)

خود داری

ہر یک انگے مت پسار سن بات
اس نان بدل توے کے تیوں ھات

سب کھاے جو نرم پائے تجکوں
جون کاٹ کوں گھن(۴) بڑائے تجکوں،
بہوتوں کی نظر کیے ہیں نیچے
یو کاک، کباب، ہور کلیچے، (۵)

حفظ مراتب: ھے یو ادب آدمی اوپر فرض
گر نیں ھے ادب تو دابۃ الارض

کبر و غرور

ھونا ھے بڑا تو سٹ بڑای
رکھ ایک بڑے سوں آشنای،

الفاظ سازی

بحری کے کلام میں، عربی فارسی اقوال کے ترجمے اور نہ صرف عربی فارسی ترکیبیں، بلکہ فارسی ہندی خالص ہندی، ہندی اورسنسکرت اور عربی فارسی سے الفاظ کی تراش خراش کے سنیکڑوں نمونے ملتے ھیں، ' اور بحری نے قدیم زبان دکھنی کو متروک کر کے، ایک خاص ہندی اردو مخلوط زبان استعمال کی ھے۔ جو اردوئے معلیٰ، اور ولی کی آخری دور کی زبان سے مختلف ھے اور یہ ایسی زبان ھے جسکو بحری کے زمانہ کے لوگ اچھی طرح سمجھتے تھے۔

۱ لیجائے۔
۲ گھر۔
۳ تصفیہ کرے۔
۴ بڑانا ' کھا جانا۔
۵ کلچہ۔ روٹی۔

من لگن میں بہت سے اشعار اور مصرعے ایسے ہیں، جو اردوئے معلیٰ ہ ڈکر کھاتے ہیں۔

غرض بحری نے جو الفاظ اور ترکیبیں، عربی فارسی ہندی استعمال کی ہیں، اوسکے چند نمونے درج ذیل ہیں۔

عربی و فارسی :- فقیر لا موت، یوسفی، یعقوبی، ایوبی، صافی، خلافی، زلف کافوری، مدارالمہام وغیرہ - اک جھلک، شہ نہ شطرنج - بازی برد - سلطان نیمروز، اصلی فصلی، خاوند فلک، لوح محفوظ مختصر (انسان) - غیب کی اچھوتی قاب (جسم انسانی) دو دلی - دو رنگی، دو راہی -

ہندی ترکیبیں :- گیان گھر، گھر گیان، سگھڑ، سلچھن، آڑے گن، تیڑے گن، ان گنت گن، سلونا سنگار، نوی ریت، ہری راونی، کارن، مہا کارن، شاہ کارن راج کارن (شہ کار) - دور کے بالکے، من پٹن، پرت پٹن، پنڈ پٹن، پربت نمن، کوڑی کے نمن،

ہندی فارسی :- نعت نگر، نظر نگر، گت کار، جنتر کار، ناز کا پلو، پرواز کا پلو، سر انداز کا پلو - محشر نمن، سرمے نمن، نظر کا تاگا - دیکھ کا دوا - (چراغ نظر) گیان عطاری، مان منصوری - چار کی چوری - یار کی چوری - تنبول کی دھڑی - سنے کے چور، صدف کے چور، ان گندے پھولان -

خاص تشبیہات :- قدیم کوٹھری (غیب الغیب)، مڑی (عالم غیب) - کوٹھری (شکم مادر) - دالان (دنیا) مہا جان (عارف) - سوب لطیفہ (لطیفہ غیبی) -

لطیف تشبیہات :- من کے نین (بصیرت) ۔ پرم کلو لے ۔ رنگ رس ۔ مدن متی ، سور سی استری (آفتاب جیسی ماہ پارہ) ، اچپل استری (شوخ) ۔ قدرتی رسالا (الہامی کتاب) ۔ بند بند نیارا ۔ اتاولا ناگ ۔ آدمورت ، شاد مورت ۔ مانس مورت ۔ نینون نیندڑی ۔ پٹ پٹاتے لب ۔ رکت بھری تلوار (خوں آلودہ تلوار) ۔ لکڑی کے ترنگ ۔ پتھر کی مچھی ۔ ان پان ۔ دل کی ڈھلی ۔ جیو کی جمنا ۔ سنیدوری ستارا (سنید ورکا تلک) ۔ لال کاغذ کا سکہ ۔

اضداد :- مر ، امر ۔ بھوگ ، ابھوگ ۔ پنڈت ، اپنڈت ۔ دھرم ، ادھرم ۔ مول ، انمول ۔ راجہ ، پرجا ۔ روپ اپروپ ۔ من ، ان من ۔ تو کڑے ، اکھنڈ وغیرہ ۔

ترجمے ۔ پون ڈکورا (ضوب سبک) پنڈ پنج بھوتی (جسم عنصری) ۔ پنت پاجیانہ (کج روشی) ۔ دشٹ پلیٹ (باز گشت نظر) ۔ یک دایرہ دو کہانا (قاب قوسین او ادنی) ۔ جگت پال (رب العالمین) جگ اجال (نورالسموات والارض) ۔ پرنگر (پردیس) ۔ مٹھی بھر ۔ (خر وار) ۔ مٹھی بھر ۔ (خر وار) ۔ مٹھی روز ۔ (چند روز) مرجیان ۔ (فنا بقا) مرکبات مثلاً کھن لال ۔ (معدن لال) ۔ سوتی ڈھال ۔ (ور غلطان) ۔

جمع بحذف نون :- چالا (چالان) شانا ، شانان ۔ یک ، (یکاں) ۔

اسم تصغیر :- چھبیلڑا ۔ غریب سے غریبڑا ، نیند سے نیندڑی ، نڈڑا ،

خاص ہندوستانی الفاظ :- پیچھو (پیچھے) ، لتاڑنا ، لاوے ، جاوے کھاوے پیوے ، چاو چین ، اندھیارا ، دکھیا ، نگوڑے ، نگوڑی ، اتاولا ، بھیتر ، بھیترا ع : جن ہوا تیرا بھیترا ھے اسے ۔ پچھواڑا ع :

چھوڑ گھر جابسائے پچھواڑا - بھیاع ؛ یو گیان ھے گیان گیان
بھیا الخ

بحری رحمۃ دھلی تو نھیں گئے ، مگر بعض ھندوستانیوں کی صحبت ضرور رھی جس کے اشارے عروس عرفان میں موجود ھیں۔ اورنگ آباد کی زبان عالمگیر کی فوجوں کی وجہ سے متاثر ھوئی تھی تو کیا بیجاپور اور مضافات بیجاپور کی زبان اس سے متاثر نہ ھوئی تھی ؟ بحری کی زبان تو بہت متاثر معلوم ھوتی ھے اور ولی سے قبل ایسی زبان استعمال کرنے کی کوشش کی ھے۔ عربی فارسی سنسکرت الفاظ بحری کے کلام میں گھل مل گئے ھیں ، اور ثقالت جاتی رھی ھے -

رسم الخط کی خاص مثالیں :- او یعنی وہ کو صرف آ - کیوں کو کیؤ - آوے، جاوے کے لیے حرف یاے حذف مثلاً آوِ ،، جاوِ ،، گلہ لالہ کو گلال - بار کو بیر '' ھزار بیر برھم ،، - ضایر ، تو تمھیں کو تن (ہ) لکھتے ھیں بچّے کو بچے ، وغیرہ -

بعض خاص الفاظ - شتالنا = پراگندہ کرنا - شتا (ع) مگر شتو عبرانی جس کا ماخوذ بقول (Willmett) بمعنی پراگندہ کرنا - کُرت بمعنی ست جگ شاید اس سے بحری کی مراد نن بیداری ھے - کوت کڑوا ، فرھنگ میں لگن میں اس کے معنی مرد کنندہ لکھا ھے - مگر کوت بمعنی ھیڈ کانسٹبل اور کڑوا بمعنی مظبوط ، بیرحم ، سنگدل -

ایک لفظ کو کاتبوں نے '' کسپٹ بمعنی کچرا ، کثافت لکھا ھے غالباً یہ کلپت '' کلپ ترو ،، (س) بمعنی درخت ، اندر کی سرگ کے درختوں میں سے ایک ! بحری کی مراد شاید یہاں '' درخت دوی ،، سے ھے ؟ غرض بحری نے قدیم آردو میں تصوف کی یہ ایک بہترین اور جامع ومانع مثنوی تصنیف کی ھے جو آردو کی ایک '' گلشن راز ،، ھے اور یہ وہ زمانہ ھے جب کہ آر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"من لگن"

اپے روپ (۱) ترا رتی رتی ھے — پربت (۲) پربت ہتی (۳) پتی ھے
پربت مین ادک نہ کم پتی مین — یکسا (۵) رھے راس (۶) ھور رتی میں
ھور (۷) یون بی کھے نجائے تجہ کون — جو بیچ جگت کے جائے تجہ کون
ساگر تون نہ سرمہ دان مین ماگا (۸) — صندوق میں سور (۹) کیوں سماتا (۱۰)
طوفان تنک سمن کی بومین — سمدور (۱۱) یک آنک کے انجو ۱۲ میں
دریا میں صدف ھے لاک بھریا (۱۳) — (۱۴) پن کیوں بھرے سچہ صدف مین دریا
یک پال (۱۵) میں نوفلک بسے کیوں — یک گھر منے دو جھان دھسے (۱۶) کیوں
جز کل میں چھپے نہ عکس اس کا — یو بول نہ صاف بل گھنس (۱۷) کا

---

(۱) روپ (س) = صورت ۔ حسن — (۲) پربت = پہاڑ ۔
(۳) پتی پتی ۔ پتہ پتہ — (۴) ادک (لادھک س) زیادہ ۔
(۵) یکسا = ایک سا ۔ یکسان — (۶) راس = ڈھیر ۔ خرمن ۔
(۷) ھور = اور (دکنی)
(۸ تا ۱۰) ماگا ۔ سماگا = مانا ۔ سمانا (مصدر) دکنی = سمانا ۔
(۱۱) سمدور = سمندر — (۱۲) انجو = آنسو ۔
(۱۳) بھرا ھوا — (۱۴) مگر ۔
(۱۵) پال (ھ) ڈیرا — (۱۶) دھسنا = سمانا
(۱۷) گھنس = راز ۔ سرگوشی ۔

ناسب منے توں نہ تج منے سب یک سب کون نہ آن منے ھے .نصب

سب تجہ میں اگر کہے تو سچہ ھے جون جل کے مجھار (۱) کچ ھے (۲) مچ (۳)

پوچھے تو پھرا (۴) یوست بی ھے ھیچ پاڑے (۵) ترے یک پنے (٦) منے پیچ

اس دو (۷) ہیں نہ یک دسیا (۸) قراری دونو بی مری نظر فراری (۹)

نا غیر تجے توں یک ھے توں (۱۰) ھے یک بھانت (۱۱) سوں یوں یک جیوں ھے

توں کون ھے کیا سو تونچہ (۱۲) جانے نا غیر تجے نہ تجہ پچھانے

توں کیا سو او توتجہ جانتا ھے تو کون سو توں پچھانتا ھے

واحد (۱۳) کھنا تجہچ ساجے شاھد (۱۴) تجے بولنا براجے

مطلق توں علیم علم تیرا ھر دل کے بھتر دبا ھے ڈیرا

توں یک یو تمام رنگ تیرے توں جل ھے یوجل ترنگ (۱۵) تیرے

---

(۱) مجہار = بیچ (منجھدھار) ۔ (۲) کچھوا

(۳) مچھلی ۔ (۴) اوٹا کر کھنا

(۵) ڈالنا ۔ (٦) یگانگی ۔

(۷) مراد سابقہ دو اشعار جس میں کثرت در وحدت اور وحدت در کثرت کا ذکر ھے ۔

(۸) دیکھا گیا (۹) غیر قیام پذیر ۔

(۱۰) جون کا توں (الآن کما کان) (۱۱) طریقہ ۔ طور ۔

(۱۲) توھی ۔

(۱۳) واحد = یکتا ۔ یا واحدالوجود یعنی ھرشیے میں انا کھنا (۱۴) شاھد حاضروگواہ = شاھدالوجود یعنی ھرشیے میں اپنے وجود کی گواھی دیتا ھے ۔ (اصطلاح صرفیہ) ۔

(۱۵) جل ترنگ = پانی کی موجین یا ایک قسم کا باجا جس میں پیتل کے برتن میں پانی بھرکر لکڑی کے ٹکڑوں سے اس طرح بجاتے ھیں کہ سریلی آواز سے انسان مست ھو جوتا ھے ۔ غالباً یہاں مرادصوت سرمدی ھے ۔

هر نانون (۱) کے تیں نشان تو هے ‏ هر چها نوں (۲) کوں آسمان توں هے
کیتانه یو چوں نه یو چرا توں (۳) ‏ آپس کوں دیکھائیا کھرا توں
یعنی که وجود سب تجهے هے ‏ اس سب کی لگی نسب (۴) تجے هے
نا تجکوں کفیل نا تجے کف ‏ تر لوک (۵) ایر ترا تصرف
توں او جو نهیں سوں هے کوں کاڑیا ‏ پهر بس (۶) میں نهبن کے هے کوں پاڑیا
اس هے (۷) میں نهیں میں بهیدر اکهیا ‏ یاں بوج کوں بے امید راکھیا
بوجے نه بغیر تجه یو دو جا ‏ توں دیو توں برهمن توں پوجا
کیوں پاسکے اے سگھڑ سلچهن (۸) ‏ تجه تان (۹) کوں گیان کا گنی جن (۱۰)
* گوال همیں توں برم گیانی (۱۱) ‏ سیوال (۱۲) همیں توں پاک پانی
گر دل نجے دهونڈنے پر آگا ‏ تو پهیر پهر آپنے گهر آگا
یعنی نه ترا ظهور اس طور (۱۳) ‏ جو دل اچهے اور دلربا اور
آگے پچهے اوپر تلے توں ‏ هر هر جانب میں جهل جهلے (۱۴) توں
گر بهار وگر بهتر ترا تاب ‏ سب تاب ترے توں سب کوں مهتاب
گت کار (۱۵) توں سب یو گت هیں تیرے ‏ نت (۱۶) سب کے دلان کے هت هیں تیرے

---

(۱) کنایه از صورعلمیه حق ‏ (۲) عکس وظل حق ۔
(۳) نسخه ۲۷ ھ میں ''کون،، هے مگر توں صحیح ملوم هوتا هے ۔
(۴) نسبت ‏ (۵) عالم ثلاثه ، ناسوت ، ملکوت، جبروت
(۶) قید نیستی ‏ (۷) هستی و نیستی ۔
(۸) نیک چلن ۔ اچهوتی (سلکشن) ۔
(۹) راگ (صوت سرمدی) ‏ (۱۰) قوال مراد عارف ۔
(*) چرواها بیو قوف ‏ (۱۱) سمجهدار معشوق ۔
(۱۲) کائی ۔ کنجال ‏ (۱۳) مراد معیت مجهول لکیف
(۱۴) چمکنا ۔
(۱۵) هنر مند ۔ صناع ۔ ‏ (۱۶) نت = (س) نتهنی ۔ باگ ۔

پھتر کون دیا گھر کے سامان
خنجر سوں لیا سپر کے کامان

یعنی کہ ھلال بدر ھو وے
اس سپت (۱) سرگ (۲) کون صدر هووے

توں شمع ھے من کے انجمن کا
شاھد ھے بل انمجن کے من کا

توں جیو سجن ھمیں سو کیا جن (۳)
ھم جیوبی تو توں ھے جیوں

جیون توں یو جیو توں جن توں
یو جوت، یو نورتن (۴) یو کھن (۵) توں

آپس کے امانتی خز ینے
را کیا ھے توں سالکان کے سینے

اس گیان (۶) گھر کوں آب تجہ تے
تا گے کوں نظر (۷) کے تاب تجہ نے

پالے توں او سب ھے تجہ نظر میں
کویل کے بچے کوی کے بر میں

توں او جو سورج کون چرخ بخشیا
معروف (۸) کے تین توں کرخ بخشیا

عالم جو ھزار ھے اٹھارا
تجہ کھیت کرم سوں پاے چارا

بحری پڑیا ھے غیر کے غار (۹)
اے غار (۱۰) کے یار او سے ھو غمخوار

ھر بھانت (۱۱) آسے توں بھار لیانا
آپس کی لطا فتوں لبھا نا

آڑے ھیں گن او سکے بلکہ تیٹرے
رکھ سب سون چھڑا اپس کے نیٹرے (۱۲)

---

(۱) سات ۔

(۲) آسمان

(۳) یعنی جسم ۔

(۴) مراد مراتب ثلاثہ ، حق و محمد و عالم مثلاً ۔ احدیت و وحدت و واحدیت ۔ نفس مطلق، قلب مطلق ، روح مطلق و مقید ۔

(۵) کان ۔ معدن ۔

(۶) جوھر عقل

(۷) نظر = دیکھ صفت روح ۔

(۸) شیخ معروف کرخی مشہور صوفی اسلام ۔

(۹) دوئی

(۱۰) مراد حضرت صدیق اکبر رض ۔

(۱۱) بھانت = طرح

(۱۲) نیٹرے = نزدیک ۔

منجه جیؤ کون(*) جم اپس طرف رک — بل منج کون شرف دے جون شرف (۱) رک
سٹ آگ میں عشق کے نمن عود — اول تو جلا جو ہوے مسعود
پچھیں کر اپس کے نور میں حضم (۲) — غیبت (۳) کون اپس حضور (۴) میں حضم
یو سوس (۵) اپس شراب میں لے — یو آوس اپس آفتاب میں لے

—0—

دیگر در توحید

اللہ بڑا یو سانچہ ہے سانچہ — جس تے یو تھنڈک یو آنچہ ہے سانچہ*
جس تے یو تمام پھرنہارے (۶) — پھرتے ہیں مدام کیا تو تارے
جس تے یو چند رہے سیر مں جم — سورج ہے رین کے بیر (۷) میں جم
پھر (۸) پھر نہ کہ آئے اوچ چندر — چندر سے ہیں جس کے پاس بندر
جن نانون سوں ہور نشان سوں نروار (۹) — جیوان کوں دھنی جگت کوں دادار
جن جوت میں گیان کوں اپایا (۱۰) — وہ گیان ہوا جگت کوں مایا
جوہر سوں یک اس جگت کتیں تین — کاڑیا ہے دیکھو او جان پر بین (۱۱)
یک کن سوں یو کاینات کاڑیا — یک جیب سوں لک نکات کاڑیا

---

(۱) اشارہ بہ حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی قدس سرہ۔ مراد عاشق و قلندر :

* " یا منجہ کون جم "، (ن ۱۱۵۶ھ) سرج مخفف سورج (ن مسکین)۔

(۲) حضم (دکنی) ہضم — (۳) غیبت = بے شعوری ، بیخودی۔

(۴) ہوشیاری۔ غیبت و حضوری سے مراد نماز قلندر یہ (فتح العزیز شاہ عبدالعزیز رح محدث دہلوی (شرح)۔

(۵) پیاس — (۶) مراد سیارے۔

(۷) کنوان — (۸) جاندکو ہرآن فنا بقا ہے (تجلیات الٰہی)۔

(۹) پاک — (۱۰) اپایا۔ پیدا کیا۔

(۱۱) پر بن (س) صراف۔ ماہر ، * آنچ (ن مسکین)۔

سورج سوں دیا سری (۱) سسی (۲) کوں   جوں آنک سوں قدر آرسی کوں

کس فن سوں یو نو فلک کیا ھے   بن کھانب (۳) قلندری (۴) دیا ھے

کس بھید سوں جن رچیا (۵) ھے حالی (۶)   پھرنے بدل اِس ھوا کوں خالی

سنسار جو یو ھے روز بازار   مانس کوں رکھیا ھے کر خریدار

کیتا ھے جنے نہ جبو نکہ یو جن   ات پیار سوں آدمی کے اتین (۷)

آدم نہ دکھائیا ھے بانی (۸)   صورت کے محک اپر معانی (۹)

کرتن (*) کوں تلاوسن کوں ماھی   کھیلے اپی او شکار الہی

ھر سرن (۱۰) کوں برن (۱۱) آپ دیوے   ھر برن سوں سرن آپ لیوے

سورج کوں دیا خوراک اندھارا   سرپن (۱۲) کوں اسی کے بھانت بارا (۱۳)

قدرت سوں اپس کیا ھے ظاھر   یو جھاڑ، یو جانور، جواھر

جن بیت کوں بات سوں نکالے   خورشید پرات (۱۴) سوں نکالے

جن روز کوں رات میں جنایا   بل روز کوں رات میں بنایا

---

(۱) سری = نور

(۲) سسی = چاند -

(۳) کھم

(۴) قلندری (ع) پردہ والا ڈیرا -

(۵) پھیلایا -

(۶) جالی (ن۱۱۵۶ھ) -

(۷) اتین = تخلیق انسان غالباً - اتن (س) غیر مادی - کام دیو - عشق کا دیوتا = گویا انسان کا خمیر عشق سے ھے -

(۸) بانی = عیار -

(۹) معانی = مراد حقیقت قلب انسانی (*) انسان کا قلب تجلیات ربانی کا مظہر ھے -

(۱۰) سرن بالکسر روح، بالفتح بمعنی سجدہ (جائے پناہ، شکسپیر) -

(۱۱) لباس - رنگ

(۱۲) سانپ -

(۱۳) ھوا -

(۱۴) پرات = طشت، شاید پرت آسمان ؟

جن بحر سوں بہار لیائے بر کوں — بحری کے بچن سوں گلشکر کوں
یک ذات سوں سوصفت جناوے — یک پات سوں لک چمن بناوے
بخشیا ہے جنے بغیر پانی — گلشن کوں کگن کے زندگانی
دیتا ہے بھون(۱) کے بن کوں جن جل — کر بیل پون (۲) ، پکھال بادل
پنچھی کوں مچھی کے تیوں تیرانے — راکھیا ہے ہوا میں حوض خانے
چاہے تو سفال کوں کرے سور — سورج کوں سفال بھانت بے نور
چاہے تو یو کھیل سب کھنڈیگا (۳) — چاہے تو کھنڈے کوں(*) پھر منڈیگا(۴)
کے لاک یو جنس (۵) جیو کا ہے — ہر جیو پہ پیار پیو کا ہے
لیتا ہے ہریک سبب سُد(۶) اس کا — دیتا ہے ہریک کوں لابد (۷) اس کا
تھے ذات میں جس کے ان گنت گن — ہریک کوں دیا ظہور چن چن
جن گن کوں تھے دیہ جے سزاوار — ویسچ دے اس کوں لیائیا بہار
منگل(۸) جو مچھر کے تن میں اچتا — و(۹) کس(۱۰) اوکاول کیوں اپچتا
کیوں ہوئے کھڑک(۱۱) سوں کارد کے کام — سوزن ستی سانگ(۱۲) کے سرنجام*

---

(۱) بہون : بھوئن (س) زمین ، دنیا ۔
(۲) استعارہ ، ہوا کا بیل ۔
(۳) کھنڈ نا سے = توڑ دے گا ۔ فنا کردے گا (کھنڈر) ۔
(۴) منڈ نا سے = بنانا منڈان (دکھنی) یعنی عالم ۔
(۵) جاندار ، ارواح ۔ (*) "سب" (ن مسکیں) ۔
(۶) سد = خبر گیری ۔
(۷) لابد = خواهش ۔ احتیاج ، اقتضاء ذاتی (صوفیہ) ۔
(۸) منگل = ہاتھی ۔
(۹) وہ کا قدیم املا ، صرف "واو" یا "او" لکھا ہے ۔
(۱۰) توت
(۱۱) تلوار ۔
(۱۲) برچھا
(*) سر انجام کا املا "سرنجام"

نا سو ر نہ او سسی ستارا جون سور سگل (۱) پر آشکارا
او صاف تے صاف حق ھے الحق او پاک تے پاک ذات مطلق
نا کم (۲) کوں نہ کیف کوں وھاں ٹھار او کم تے ادک ھے کیف تے بھار
او کوں سو کوی بوجتا نیں او کیا سو کسی کوں سوجتا نیں
بوجے بی تو کیوں جو بوج بھاگے بل بوج کوں چھوڑ سوج بھاگے
کیوں کر کھوں نین کہ کوی تو کوئے قدرت ھے عظیم ھوئے تو ھوئے

——0——

در نعت خواجہ کاینات محمد الرسول اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام

آٹہ اے قلم اس گھڑی نہ گھر جائیں ٹک نعت نگر کا سیر کر آئیں
پن نعت کہاں کہاں یو ناداں ناداں جو نہیں تو کئیو (۳) ھے شاداں
یعنی منگے بولنے کوں یو بھید کرنے کوں قلم میں قید خورشید
کیوں چنیوٹی سات چرخ چڑجائے یا پار سمد (۴) میں سات (۵) پر جائے
اب رہ نکو معذرت کی رہ میں آنعت کے نات (۶) کی پنہ میں
آپس کے تمام گن سگل گت کثرت میں دکھاوتا ھے وحدت
ھر چیز جو وحدتی (۷) اتھا خاص کثرت سوں بندیا او آخر اخلاص
ھر حرف جو وقت (۸) آپنا پائے مکتب میں مجاز کے نکل آئے

---

(۱) تمام ۔ سب ۔
(۲) کیف کم ۔ اصطلاحات منطق = مراد مادیت ۔
(۳) کیؤ (قدیم املا کیوں) (۴) سمد = سمندر ۔
(۵) ن ۱۱۵۶ ھ میں یہ لفظ ”ساق = پنڈلی،، درج ھے ۔ اور مصرعہ یہ ھے
” یا پار سمد میں ساق = پڑجائے ،، یا شاید یہ مصرعہ اس طرح ھو
” یا پاڑ سمد میں ساق پڑ جائے ،، ؟
(۶) نات (ناتھ ” مں ،،) ۔ خداوندنعمت (۷) رتبہ غیب وحدت ،،
(۸) یعنی ھرچیز کا وقت مقرر ھے

او عین(۱) جو ابجد(۲) اسکوں فرزند(۳) سیوٹ (۴) کوں اپس دکھاوے چھند
تختی پہ شہادتی (۵) ہو اظہار اسلام کے علم (۶) کوں کیا بار(۷)
شمشیر لے شرع کا اپس ہت (۸) یکبار کیا جگت کوں دعوت
یعنی او شہنشہ انبیا کا پیارا نپٹ آپنے پیا کا
جن تاج تمام مقبلاں کوں سردار سگل جلے دلان کون
جس نور تے یو نگار سارا پکڑیا ھے وجود یو پسارا (۹)
جن جھاڑ کوں دو جگت کے برھے کو نین کے نین کوں نظر ھے
جس نام ھے نامی آد (۱۰) احمد ص بوالقاسم مصطفیٰ محمد ص
یک نور تے جس ہزار انوار یک سور تے جس کڑوڑ جھلکار
جس دوستی دو جگت جگیا ھے زنجیر ھویک سوں یک لگیا ھے
جبریل لے وحی جس اپر آئے اس بھانت نہ اور کس اپر آئے
رک مکت (۱۲) مکت (۱۱) اپس کے سرپر اقلیم اپر بقا کے قیصر
یک معجزی (۱۳) جس کی سومزا (۱۴) ھے ہریک او مزا بی معجزا ھے

---

(۱) کنایہ حقیقت محمدی ۔ (۲) حروف تہجی کنایہ کائنات
(۳) یعنی حضرت محمد ابوالارواح ہیں (۴) سیوٹ (۵) آخر ۔ انتہا ۔
(۵) مراد بعثت نبی کریم ص ۔
(۶) بعض نسخوں میں '' اسلام کے لام کوں کیا بھار ،، ھے (شرح) یعنی دین قدیم اسلام کو ظاھر کیا ۔
(۷) بار یا بھار = باھر ۔
(۸) ھات (۹) کائنات ۔
(۱۰) آد = قدیم ۔
(۱۱) مکت = (س) موتی (مکتی = نجات سرداری ؟
(۱۲) مکٹ = تاج ۔ (۱۳) معجزی ۔ (معجزی معجزا دکھنی)
(۱۴) تلمیح ھے ایک معجزہ کی طرف ، کفار نے کہا تھا ایک ایسا درخت پیدا ھو جس میں بہت سے پھل ھوں اور ھر پھل میں سو مزے ھوں ۔ (شرح)

چادر کوں چندر کے پھاڑ (۱) لیتا   پیوند پیمبری کوں دیتا
دھرتی (۲) پہ ہے اب تلک دکھاے یار   ہور وونچہ مکھی (۳) نپٹ ہے بیزار
تو کیا کہ او چھانوں سوں اتھی دور   یو فیض سوں اس اس بدن کے مہجور
ہے گرچہ یو دواسی کے نوروں   اس نور کے نامور ظہوروں
جن دین کے دن کوں جونکہ دنگر (۴)   مشہور کیا جگت میں یکسر
گئی کفر کی نس (۵) نکل جہاں سوں   تھی گرچہ کڑی ہو گمرہاں سوں
اسلام اجت (۶) کیا ہو بالا   اندکار کوں کفر کے اوجالا
میثاق تے حشر لک یہی دین   دایم رکھے حق یو دین آمین

—0—

در صفت معراج مبارک

معراج کیا اسی بدن سات   اما او بدن (۷) بدل ہے من سات
یوں پھوڑ گیا گگن * او سودھن   جوں گوڈڑی سات تہ کی سوزن
آٹ واں تے ترنگ کوں بھکیلیا (۸)   میدان میں لامکان کے ٹھیلیا (۹)
یو دیہ، یو دل، یو جیو بو جوت   کثرت کی شریک شرک کی کوت (۱۰)

---

(۱) معجزہ شق القمر   (۲) معجزہ یہ کہ زمین پر سایہ نہ پڑتا تھا
(۳) یعنی جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی (۴) دنگر: آفتاب (س)
(۵) نس: رات   (۶) اجت: آفتاب
(۷) مثالی تن- نورانی
* ”گگن سوں اودھن“، (ن مسکین) - مگر ”سودھن“ بمعنی محبوب صحیح ہے-
(۸) لیگیا
(۹) آگے بڑھایا   (۱۰) کوت: حامی

اس چار (۱) کون چھوڑ انگے دیا چل   تو تھان (۲) ہے نوری آن نرمل (۳

جس آن منے نہ اِن (۴) نہ آن تھا   نا گیان نہ گرب (۵) تھا نہ گن تو

کیتا او سجن جو ہے سجاتی (۶)   محبوب سوں آپنے نباتی (۷

اے دوست کرم کر اب کے تیرا   گر پیار ہے منجہ اپر گھنیرا (۸

لازم ہے یہی اب اس دھنی کوں   دینا درس اپنے درسنی کو

ہوتا نہیں گٹ (۹) بندیا ہوں آسا   دیدار کے بن مرا دلا

محتاج نہ اور حال کا ہوں   مشتاق ترے جمال کا ہو

پردا او جو بیچ تھا گیا پھٹ   دیدار ہوا دھنی سوں سیوٹ (۱۰

کھل صاف دسیا جو پیچ تھا پیچ   آپی سو وہی ، وہی سو آپیچ (۱۱

احمد ص کے اشارتاں پہ گیانی   معلوم کیے ہیں من رانی ،، (۱۲

ہے نانو احد نشان (۱۳) احمد ص   سرخی سوا حد ہے پان احمد

احمد ص ہور احد یو دو نہین ایک   یک چیز کے نانو دو ہین یوں دیک

آ بیچ میں مصلحت کے او میم   دوجگ کوں کرے دوئی (۱۴) کی تعلی

---

(۱) کنایہ عالم ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت

(۲) جگہ ۔ مقام   (۳) بارگاہ مقدس ، قرب ، پاک

(۴) مراد عالم محویت ، بیخبری   (۵) گرب (س) میں پن

(۶) سجاتی : دلربا   (۷) نباتی (ف) شیرین کلام ہوا

(۸) بہت   (۹) مضبوط

(۱۰) آخرکار   (۱۱) آپ ہی

(۱۲) مقولہ "من رانی قدرالحق ،، کا راز ۔

(۱۳) نشان احمد ص کنایہ مبدأ حقیقت محمدی ص ۔

(۱۴) غیریت ، یعنی امتیاز عبد و رب کی تعلیم ۔

وہ میم (۱) سمج الف احد کا اب میم ہے او الف ہے تد (۲) کا
نزدیک موحدان کے بے ضد او میم ہے یک (۳) پنے کوں مرشد
وہ میم سو علم سوچ (۴) مایا پک پھوڑ (۵) جو دوی کر دکھایا
ہے سیس پہ سالکاں کے یاراں اس میم کے منتاں ہزاراں
اس خلق کوں بندگی (۶) لگایا خلاق کی خواجگی (۷) جگایا
ورنیں تونہ تھایودم (۸) نہ یودود (۹) تھا خواب میں بیخودی (۱۰) کے مقصود
وہ چھیل (۱۱) چھبیلڑا چھپا گنج جب تھا، یو نتھا چھار ہور پنج
آپی تو اتھا پن آپ (۱۲) تے پاک اس پن (۱۳) تے نراں پاپ تے پاک
مہڑی (۱۴) تھی نہ سات کہن گگن کے نا شمع گگن کے انجمن کے
نا باغ بہار، بہہ نہ نارنج نا کھیل کھلاڑ، شہ نہ شطرنج
نا کیس، کنگی، ندی نہ نڑوا (۱۵) نا دودھ، دھی، کھرا (۱۶) نہ کڑوا

---

(۱) الف احد کا دایرہ کی شکل میں میم بنا اور احمد کہلایا (شرح)۔
(۲) تد (س) اوس وقت کا الف (۳) یگانگت کا رہنما۔
(۴) علم ہی (۵) یعنی میں ہی سے تو کا ظہور ہوا۔
(۶) ہو عبدہ (۷) ظہورا کائی۔
(۸) دم کنایہ علم اجمالی (۹) کنایہ علم تفصیلی (صور علمیہ)
(۱۰) غیب الغیب رتبہ (۱۱) چھیل چھبیلا = شوخ۔
(۱۲) کنا یہ مرتبہ وحدت، انیت (۱۳) مراد غیر بینی، =محویت در محویت۔
(۱۴) مہڑی (مڑھی) یعنی کاخ بلند (مہری = بربط)۔
(۱۵) نڑوا = پل، بعض نسخوں میں پڑوا۔
(۱۶) کھارا اور کڑوا بعض نسخوں میں۔ گھڑا نہ گھڑوا بمعنی گھڑا اور آفتابہ؟

پانی نہ پون نہ میٹ ماٹی (۱) نا آگ ، نہ دیگ نا لواٹی (۲)
نا تن کے رتن کوں جیؤ کی جوت نا پاچ (۳) نہ پوکراج (۴) نا پوت
ناہست پرک (۵) نہ نیست ناری (۶) میتے (۷) میں نہ میں نہ توں کی تاڑی
گھرگیان ، نہ دیکھ کا دِوا (۸) تھا نا اور کچھ ان کے ما سوا تھا
دکھلائے مکہ آ گھی کے جب ان آپس (۹) کے اوپر اپی ہوا جان
ہستی کوں آپس کے پائیا جد تد کا یو حقیقت محمد
جسکوں کہے کنت کنز کرتار اَحبَبتُ او مصطفیٰ ہے مختار
یو نور اسیچہ نورتے ہے یو (۱۰) سے سچ اسی انگورتے ہے
جانو او اگن یو جونکہ بھڑکا بھڑکا جو اگن کوں لائے کڑکا
کان لگ لکھوں کھول کر یو مایا ہستی میں سوں گیان اپچ کر آیا
نیں (۱۱) کوی الہ باج اللہ حاجب ہے محمد اس کوں واللہ
حاجب کہیں جس کوں لوگ اکثر نوشابہ (۱۲) صفت ولے سکندر

---

(۱) زمین ، مٹی (۲) لواٹی = کولتی لکٹی (آگ کی) ۔
(۳) زمرد ۔
(۴) پکھراج = نسخہ ۱۱۲۷—۱۱۵۶ھ میں پوسراج لکھا ہے غالباً کتابت کی غلطی ہے ۔
(۵) پرک = مرد ، مذکر کنایہ از اسماء ربوبیت و کمال ۔
(۶) نیست ناری = مراد مربوبیت ۔ (۷) کشکول ۔ صراحی
(۸) دیوا = چراغ ۔ کنایہ روح ۔
(۹) مراد شہد اللہ انہ ، لاالہ الاھو ۔ مرتبہ وحدت میں ہون کرکے جانا ۔ (اسرار توحید شاہ میر رح ۔)
(۱۰) یو سے بھی اسیچہ انگورتے ہے (ن ۱۱۵۶ھ) ۔
(۱۱) نین وہ الہ (ن ۲۷ھ) ؟ ۔
(۱۲) نوشابہ تلمیح بہ محبوبۂ سکندر ۔

در تعریف خلفائے اربعہ رض

جون دوست (۱) ہے مصطفی خدا کے — یوں یار ہے چار مصطفی کے
بوبکر کہیں جسے جو صدیق رض — دوسرے عادل عمر رض ہے تحقیق
تسرے عثمان رض سمد (۲) حیا کے — چوتھے ہیں علی رض ولی خدا کے
یوں مل کر اتھے چہار یار او — جوں حرف چہار (۳) کے چہار او
اے کفر کی کل بھرانہارے — چندر کی چدر (۴) چرانہارے
اے کفر کوں کرنہار پامال — اسلام کے لام کی آچا ڈھال
نایب ہے ترا سو پیر میرا — دو جگ میں ہے دستگیر میرا
رکھ راہ پر اوسکے مجکوں مادام — یک دل سوں نہ (۵) دو سوں جونکہ بادام
رکھ سوکھ میں دوکھ میں بھی دم — ہر دم کے اوپر یو دم مقدم
مجھ دل کوں اسی طرف پھرادے — دیوار (۶) کوں بیچ کے گرادے

در منقبت مولانا شیخ محمد (۷) باقر قدس سرہ

مولا کے محب نبی کے نایب — مانس نہیں مظہر العجایب
ساگر ہے سپور (۸) معرفت کے — بل عین ہے نور معرفت کے

---

(۱) غالباً قدیم اردو میں "ہین" کا تلفظ "ہے"۔
(۲) سمد = سمندر۔
(۳) جس طرح لفظ چہار کے چاروں حروف متحد ہین۔ اور صوفیاء کرام تعین خلفاء اربعہ کو مبادی تعینات باعتبارات اربعہ جانتے ہیں؟ سبحات مؤلفہ شاہ عبدالقادر میلا پوری رہ (مدراس)۔ شرح
(۴) چاند کی چادر کو پھاڑنے والے (معجزہ شق القمر)۔
(۵) بادام کی طرح دو دلی یعنی تذبذب۔
(۶) کنایہ شرک و غیریت کی دیوار۔

جس کا جو ہوا اتھا ارے جان | یو جسم سو جوت جیؤ جانان (۱)
پی مست مدام احمدی مد | باقر او جو شیخ ہے محمد ؐ
عرفان کے خاص موس (۲) میں ڈال | گولا (۳) کیے دو جگت کیتں گال
تھیراۓ اپس کیتیں او گولا | پھر اس کوں گلاۓ جونکہ ہولا (۴)
سمدور کیتیں سپرد کیتے | بازی وحدت کی برد کیتے
یو آب جدا یو تاب ہے اور | یو تاب یو آفتاب ہے اور
اس آب کے لوگ اب کہاں ہے | گر ہے تو یکاد (۵) سب کہاں ہے
گر قطب کھوں تو بند (۶) ہے رے | یو سیر میں جوں سمند ہے رے
یا غوث تو بند بند نیارا | او ٹوکڑے (۷) یو اکھنڈ سارا
کاں لگ لکھوں شیخ کے مراتب | ہونا اوسے یک ہزار کاتب
اس دور جو بایزید رہ ہوتے | مل شیخ سوں مستفید ہوتے
وے بولتے کھول شیخ کا شان | کیا بوجتے ہم پڑے سو پاشان (۸)
وے کیل (۹) پہ گیان کے کھڑے ہیں | کیوں پاسکیں انکوں جے پڑے (۱۰) ہیں
پورے کو پہچانتے ہیں پورے | نا ہم سے ابوج (۱۱) ہور ادھورے
تھے پیرولے نہ پیر تھے وے | پیروں (۱۲) منے اچھ فقیر تھے وے
جب فقر کمال پاوتا ہے | تب دوست اپس دکھاوتا ہے
یاں طیر کوں غیر کے نہیں سیر | یاں کیا ہے تو خیر، خیر تو خیر

---

(۱) جسم مانند نور اور جان جاناں یعنی فنا فی المحبوب ۔
(۲) موس = بوتہ زر گر ۔ (۳) ایک کرنا گلا کر (گولا کرنا) ۔
(۴) ہولا = اولا ۔ کنایہ رتبہ فناء الفناء ۔
(۵) ایک آدہ ۔ (۶) قید ۔ (۷) تکڑے ۔
(۸) پاشان = سبکسار، ادنیٰ (مسکین) ۔
(۹) مرکز ۔ (۱۰) افتادہ، خاکسار ۔
(۱۱) جاھل ۔ (۱۲) پیری (ن ۷ ۱ ۵ ، ہ) مراد ضعیفی یا پیری مریدی؟

ڈوئی فقر، کیتک فنا کے عاشق حضرت تھے جنم انا کے عاشق
ے جانتے انت (١) کون انا کے وے بوجتے پنت (٢) کون فنا کے
نجرید (٣) کمال ھے فنا پر توحید تمام ھے انا (٤) پر
لحق او ازل کے ھیں مسافر کچہ آج نہ کل کے ھیں مسافر
س سول (٥) کے سیر کوں کرے خوش یودیہ (٦) یو دل، نپٹ دھرے (٧) خوش
س دیہ کوں دیکھتے درس (٨) پائے اس دل کوں پچہانتے پرس (٩) پائے
س سول سوں جب بھئے (١٠) اداسی جا کر بھئے (١١) سو کشم کے باسی
جالے کی جکڑ جگت کے جنجال مانس کوں رکھے جوں مین (١٢) کوں جال
س جال کوں جان بوج جالے (١٣) جینا کیے فقر کے اجالے
یوں توڑ ھوئے سگل علایق معشوق کے مرتبے کوں لایق
نھی عمر کدھیں نہ پانوں کوں پھیر (١٤) گو گیچ میں جوں گوی منے شیر
نھا غیب سوں نیر غیب سوں نان یعنی تھے اس آونے (١٥) سوں انجان

---

(١) انتہا۔ (٢) راستہ۔ بھید۔
(٣) ماسوی اللہ سے الگ ھوجانا۔
(٤) مرتبۂ اناالحق کمال توحید ہے۔
(٥) عالم اجسام۔ (٦) جسم۔
(٧) مظاھر میں انیت مطلقہ کے مشاھدہ سے خوش ھوئے۔
(٨) دیدار، (من عرف سے)
(٩) وصل معشوق۔
(١٠) بھئے اداسی = (بھئیوھ) دلگیر ھوئے۔
(١١) سیر ملکوت۔ (١٢) مین = مچھلی۔
(١٣) تار علایق کو جلا دئے۔
(١٤) جنبش۔ (١٥) آنے (خوان غیب کے آنے سے)۔

یک کھاٹ نہ دھڑ (۱) نہ ماٹ (۲) یک دھڑ — تسپر نہ نمد کی لاٹ (۳) یک دھڑ
چاھے تو فلک تے کھاٹ اتر آئے — ہور دلو (۴) بجائے ماٹ اتر آئے
بستر جو بھشت پاس مانگے — رضواں دوڑے لے پائے نانگرے (۵)
تھا جس کے اپر جو صلح تھا کل — تسلیم تمام ہور توکل
اے سیس پو مقبلان کے سب تاج — سارے متوکلاں کے مہراج
بحری ھے امیدوار تیرا — جھاڑو دیے پڑا ھے دار تیرا
یو جیؤ نثار کر یو جامہ — پڑیا ھے پکڑ تیرا چامہ (۶)
سوگند ترا جو باج تیرے — کھایا نہ کس آس پاس پھیرے
تجہ بن نہ کس آشنا کوں جانے — اپنے نہ پرائے کوں پچھانے
تجہ گھر کے بن اور گھر نہ ھونا — گر گار (۷) و گر گُھر نہ ھونا
رکھ اسکوں توں آپنے کرم سوں — دنیا منے دین ھور دھرم سوں
دنیا میں ھے دو بڑے یو دولت — ھریک کے نہ ھت چڑے یو دولت
آوے نہ لھوا (۸) لڑے یو اقبال — پنڈت ھو بھت پڑے (۹) یو اقبال
رھیا ھے یو دوجنے جو بل کا — اقبال اسے بال ھے بغل کا
منجکوں تو یو نفس نات (۱۰) بھایا — جوں پانت (۱۱) منجے جنم پھرایا
یک دِیس دیا نہ دل رخن راہ — جے مل رھوں (۱۲) دل کے سات دلخواہ
دل امر کرے سو او کروں میں — فرماں پہ دل کے دل دھروں میں

---

(۱) دھڑ - ثابت، مضبوط — (۲) ماٹ - گھڑا
(۳) لاٹ - توشک — (۴) مراد برج
(۵) ننگرے — (۶) نعلین
(۷) گار ایک قسم کا پتھر — (۸) تلوار مارنا — (۹) پڑھے
(۱۰) نات (ناتھ) نتھنی موجودہ محاورہ ھے ناک میں رسی — (۱۱) پات، پتہ
(۱۲) "دل سوں دل کے ھمراہ" (ن ۶ ۵ ھ)

جاتی ہے جون جل منے شکر گھل	یوں دل منے جاون سرہ ربھل (۱)
میں مچ (۲) ہون غریب غم کے سرور	صیاد توں اے غریب پرور
یا نیر میں رکھ نکال کر سٹ	یا آگ میں ڈال جال کر سٹ
یا مجکوں چھوڑاو* کے رکھ و یا بند	ہر حال اوپر ہوں میں رضامند
پن مجکوں ایس کے پاس رکھنا	آسی کوں نکر نراس رکھنا
اے پیر پکار سن ہمارا	دیک آپنے گن نہ گن ہمارا
اس گن منے مرحمت کی ہے باس	یو گن تو کہاں گناہ کی راس
یک راہ اپر نہ میں پھنسایا	یک ریت میں میں نہ مجکوں پایا
ہر دیس جو دیکھتا ہوں اے شاہ	یک ریت نوی ہے یک (۵) جودی راہ
گر نیک ہوں یا جو بد تو تیرا	یو بھید بھریا سبد (۶) تو تیرا
نا میں ہوں نہ مجہ تے یو سبد ہے	سب توں ہے ترا توں جد ہے تد ہے (۷)
جوں آج توں آخرت بی توں ہے	گر لطف ترا جو رہنموں ہے
ہر باب مجے ہے فتح یا بی	ورنیں تو نہ خیر سب خرابی
چھنا تو یو ننگ آج تجھ کوں	یو باں (۸) گھے کی لاج تجھ کوں
قربان ہوں تجھ پہ بل بلا دور	کر سرسوں مرے سگل بلا دور
او کل (۹) کہ جہاں اپس کوں ہاروں	یا پیر اگر (۱۰) تجے پکاروں
ترلوک اپر تری امیری	در حال کرے توں دستگیری
سب چھوڑ پکڑ پڑیا ہوں کونا	اے پیر توں دستگیر ہونا

---

(۱) ''گھل،، (ن ۶ ہ)	(۲) مچھلی -
(۳) آسی - امیدوار	(۴) نراس - نا امید
(۵) جدی - جدا	(۶) سبد (ف) ٹوکرا - کلام و سخن ،
(۷) جب تب * چھڑا کر ، آزاد - بند - قید
(۸) بان - بانھ (ہ) بمعنی ہات - بازو بان گھے - ہات پکڑے کی لاج -
(۹) او کل - حالت اضطرار - یا کل سے مراد میدان حشر یا حالت نزع
(۱۰) ککر - کر کے (ن مسکین)

دکھ ہے تو درشٹ (۱) دھر دیا کی — سکھ ہے تو نظر اپس میا (۲) کی

''در مدح بادشاہ دیں پناہ اورنگ زیب غازی رح''

اب بول توں مدح بادشاہ کا — ہور اس کی کمالیت کُلہ کا
جس کی یو دو بال پن کی عادت — عالمگیری ہے ہور عبادت
یک ملک نہیں جو آن لیا نیں — یک نفل نہیں جو آن کیا نیں
ایسا نہوا کسی شہاں میں — نا بلکہ بڑے مشایخاں میں
جس ناؤں اہے ابوالمغازی — سلطان اورنگ، زیب غازی
دیندار دلیر اور دانا — یک علم نہ سب منے سیانا
کہتے جو دبیر ہے فلک کا — تدبیر کوں پیر ہے فلک کا
دیگا او جو شہ کن آئیگا تب — آپس کوں قرار طفل مکتب
اب لگ تو کسے نہ رائے پوچھیا — بن آپ نہ کس بلاے پوچھیا
جے فکر میں یعنی آپنے آئے — بے فکر اسے ظہور میں لیاے
دیکھیا جو بچار (۳) کی نہیں ٹھار — او چار کوں (۴) آپنا کیا یار
دیوے جو غنیم کے اپر چل — وُ، اللہ کے بل نہ اور کے بل
جس فتح کرے جم آبداری — نصرت تو سدا رکابداری
ذوالقرن* سے کئی وزیر جس پاس — بقراط تو کیا ہے بل بلیناس (۵)
دیکھیا نہیں حکم بن کسی دھر (۶) — باندیا ہے نبی کے شرع سوں سر
جس دل میں یو دوستی ہے پوری — وے دوست ہے دوست کے حضوری

---

(۱) درشٹ - نظر   (۲) میا - مامتا - شفقت -

(۳) فکر و تدبیر

(۴) سختی انتظام یا پسند (س) - او چار (ن مسکین) یعنی محنت و جفا کشی؟ یا چار سے مشورہ و صلاح   * سکندر ذوالقرنین

(۵) نام حکیم مصاحب سکندر   (۶) طرف

اچہ عمر نود برس کی نوخیز ‏ ‏ پاوک (۱) سے ترنگ پھیرتا تیز
یک جس کی دعا ہزار دعوات ‏ ‏ دعوات بی تس اوپر دھرے ہات
گڑ کوٹ کے کافراں کو ماریا ‏ ‏ آکاس تے دھرت پر اتار یا
بانچے (۲) سو آنن سوں باج لیتا ‏ ‏ اسلام کوں یوں رواج دیتا
چوندیس (۳) کے کفر کوں یوچغتہ (۴) ‏ ‏ پیسا ہے کھرل بن اور بٹہ (۵)
یک دیو رہیا نہ ایک دیول ‏ ‏ ہے سنگ سیاہ کشن کیول (۶)
دیول ہوے جوں کہ آب خانے ‏ ‏ بل دیو بھیئے خراب خانے
پچہیں بی ہوا نہ کوئی ایسا ‏ ‏ آگے بی تو سچ نہ ہوے ایسا
اللہ رکھے دل کوں شاد شہ کے ‏ ‏ بالا کرے بول پادشہ کے

سبب تصنیف کتاب

میں کوٹھری (۷) چھوڑ بہار آیا ‏ ‏ دالان (۸) میں اس دنی کے دھایا
جب برس چہار گئے گذر تب ‏ ‏ آسامنے مکہ دکھائے مکتب
بسملہ منجے کہے کہو ہاں ‏ ‏ میں بول اٹھیا رحیم رحماں
یعنی تھی یتی بی ذہن زیرک ‏ ‏ جو دک (۱۰) تھے جواں اور پیرک
اس عمر میں عشق جیو میں جاگ ‏ ‏ یو بیر (۱۱) لیا جو بھیڑ کوں باگ
یو آنک نہنی تھی یا بڑی تھی ‏ ‏ یک آنک اپر اڑی پڑی تھی

---

(۱) پاوک (س) آگ بجلی ‏ ‏ (۲) بچے ہوئے۔
(۳) چوندیس۔ ربع مسکوں ‏ ‏ (۴) مغل چغتائی
(۵) بٹہ۔ دستہ ‏ ‏ (۶) کیول۔ ناکارہ۔
(۷) کنایہ شکم مادر ‏ ‏ (۸) کنایہ، دنیا
(۹) بعض نسخہ میں اس طرح ع ''یعنی ب۔ ت بہ ذہن زیرک،، یا رسکے معنی یہ کہ ''ذہن اسقدر تیز تھا،،
(۱۰) دک۔ دنگ ‏ ‏ (۱۱) بیر لینا۔ گھیر لینا۔ دشمن؟

لا گیا یو دل اس الک (۱) کے لک کوں اس سرو کے ڈول ہور (۲) ڈھلک کوں
آگ عشق کی دل منے (۳) ڈھکی تھی بھر تن میں تمام تکبکی (۴) تھی
پن مجکوں سمجھ نہیں جو یو کیا یو نار یو ناز یو نگہ کیا
یو درد سو کیا یو دل جلے کیوں تن آنچہ سوں عشق کے گلے کیوں
یو عشق برا ہے یا بھلا ہے یو دیو ہے بھوت یا بلا ہے
لڑکائی تھی مجھ اپر مسلم بولوں تو یہی جو عشق کا غم
یا منجہ میں نوا ہوا ہے پیدا یا جگ میں اول تے ہے ہویدا
دکھ سوس (۵) نسک کر اس پری کا دل شوق لیا کبیسری (۶) کا
گر بیچ کبیسری نہ آتی واللہ یو آگ مجے جلاتی
چالیس برس یہی تھی مستی یو شعر یو شاہداں پرستی
ہور شعر بھی بھانت بھانت کا تھا بھو بھانت (۷) جو میگ (۸) سانت (۹) کا تھا
ہر بوند نہ یک امول (۱۰) موتی موتی نہ ہر ایک بیت جوتی
ہندی تو زبانچہ ہے ہماری کہنے نہ لگی ہمن کوں بھاری
ہور فارسی اس تے ات (۱۱) رسیلا ہر حرف میں عشق ہے نہ حیلا
ہر بول میں معرفت کی بانی سیتا کی نہ رام کی کہانی
تھا پور (۱۲) جو اک بڑا پٹارا سو بھاگ (۱۳) نگر میں کھوئے سارا

---

(۱) الک ۔ زلف (۲) خرام ناز
(۳) ڈھکی ہوئی ۔ (۴) بیقراری ۔
(۵) ضبط نہ کر سکا (۶) شاعری
(۷) بہت قسم کے
(۸) میگ ۔ (میگھ) ابرنیساں ۔ آخری شب کا راگ ۔ اگر ''مِنِک''
(ن ٥٦ ھ) بمعنی لعل درخشاں ۔
(۹) سانت ۔ (س) فرحت بخش (۱۰) انمول ۔
(۱۱) بہت ، (۱۲) بھرا ہوا ۔ (۱۳) قدیم نام حیدرآباد دکن کا

جن نذر کیا اتھا سکندر (۱) جن چرخ کوں اس دکھن کے چند
کپڑے بی کتیک جو جوڑ (۲) نیں جس تروار دھری بیال (۳) کی بس
ہور اور بی یادگار چیزاں تس پر او چرائے بے تمیزاں
ورنیں تو یو شعر نالجاتے نا پھاڑ تلاو کوں دکھاتے
اس کھوے پر آ کھے کتیک یار جے تھا سو گیا پھر آپنے ٹھار
اس پنڈ (۴) کوں نیں ہے پایداری بارے رہے کچھ تو یادگاری
وے جس میں اچھے بیان بالا سینسار کے ہات یک رسالا
بولیا کہ بڈھا ہوا ہوں بیہوش نا تن میں ترنگ جیو میں جوش
ناچک (۵) میں ہے چُک (۶) نہ ہاتھ میں ہیر (۷) اب مجکوں رکھو معاف اے میر*
بولے جو نہیں ہے طبع پر بل موزوں کوں بسیار (۸) بول مہمل
کمخواب اگر گیا اچھے خواب کر پاس (۹) بی بس یہی ہے کمخواب
موتی او جو من (۱۰) ہرن ہے صف کے وے چھوڑتوں، چوڑ (۱۱) لیا صدف کے
کوئی گھاس کئے کیتک چنے پھول دونوں بی اپس کے ٹھار مقبول
یک وقت میں گھاس پھول ہووے یک آن عبیر دھول ہوے
ہور نانوں بی من لگن ہے جانو یو من مگناں کوں دھن ہے جانو

---

(۱) سکندر عادل شاہ بیجا پور (وفات ۱۱۱۱ھ) (۲) بے مثل -
(۳) بیال کی بس - سانپ کا زہر (مراد زہراب) -
(۴) جسم -
(۵) چک (چکھ ہ) آنکھ (۶) چک - بینائی
(۷) ہیر - (س) قوت (۸) لبسار = بھول جا
* یعنی خلاصتہ المساوات سید احمد ابن سید اسمعیل رح جانشین حضرت چنداشاہ قدس سرہ' گوگی - (عروس عرفاں) قلمی -
(۹) کر پاس - کپاس - سوتی کپڑا (۱۰) محبوب

دستور عمل ہے عاملان کوں　　داروہے دکھی پڑے دلاں کوں
اے ذات تری صفت صفت سوں　　کس بھانت بن آئے بول گت سوں
یعنی ہمیں سب صفت ہے توں ذات　　کیوں ذات بن کر سکے صفت بات
اس جیو جگت کوں جوت تجھ تے　　گر پاچ (۱) وگر ہے پوت (۲) تجھ تے
یو پوت نہ کاچ کر دکھانا　　بل پیار سوں پاچ کر دکھانا
ہر تن کوں تلاش جوں ہے من کی　　یوں من کوں لگن دے من لگن کی
ہر تن میں دے جئیو تیوں اسے جا　　ہر جئیو میں جونکہ جوت ماوا (۳)

در شکایت روزگار

اے بھائی یو بارویں صدی ہے　　نیکی کو دبا بدی بدی (۴) ہے
ہے آج تو قحط سال ست کا　　جھٹکیا (۵) ہے دھرم سوں دل جگت کا
مکھڑے پہ جگت کے ناک تیوں ست　　اس ناک کوں نت سو کیا دیانت
اس دور منے جو ہے کمی کا　　دبلا ہے دیانت (۷) آدمی کا
انصاف گیا ہے صاف جگ تے　　ہور عدل کی وونچہ لاف جگ تے
دھرتی پہ ادھرم (۸) ادک ہوا ہے　　امرت کے بجائے بک (۹) ہوا ہے
یک جیو پہ درد دین کا نیں　　یک تن پہ اثر یقین کا نیں
ہے ئک (۱۰) جو سچا ہزار جھوٹے　　یک (۱۱) دھڑ تو ہے بےشمار پھوٹے

---

(۱) زمرد۔　　(۲) کانچ کے موتی
(۳) ماوا بمعنی گھر، ایک نسخہ میں ''مایا،، بمعنی سرمایہ و ذخیرہ لکھا ہے
(۴) بدی بدی ہے۔ نشو نما پائی ہے۔　　(۵) دور ہو گیا ہے
(۶) نت۔ ناک کی بالی (زیور)　　(۷) دیانت (س) دینداری
(۸) اھرم۔ ظلم، بے ایمانی　　(۹) بک۔ زہر۔
(۱۰) یک (ئک قدیم املا ھمزہ سے)　　(۱۱) ثابت

اس دور منے کنام (۱) نامی چو لا (۲) کرے دور (۳) کی غلامی
چھپ نانوں بی ٹیک ٹھانوں پکڑیا دیکھا جو کنانوں (۴) نانوں پکڑیا
نا کر (۵) کی ہے آرزو نہ فر کی صاحب لیے نیستی نفر کی
نا جائی کوں مائی کا بھروسا نا بھان (۶) کوں بھائی کا بھروسا
نا شرم کی خو ہے یک نین میں نا دھرم کی بو ہے یک بدن میں
دشمن بی دسیا نہیں کہیں گھٹ (۷) ہور دوست تو دشمنی کی لٹ پٹ (۸)
دلبر میں جو تھی اکڑ اکڑ گئی بیدل سوں پریت ہور پکڑ گئی
نا ایک کوں دوسرا قبولے گرچہ اوسے دوسرا قبولے
پورب کی طرف اگر چلے پیر تو جائے مرید اٹھ دکن دھیر (۱۰)
سینسار میں ہے جو سرد ہور گرم سو پیر پہ سب دسے پرا کرم (۱۱)
یعنی رہے جگ کے جہنج (۱۲) میں جھوم آن یوں جو اچھے تو ان تو معلوم
مل چار یکس (۱۳) قبول جانے عین القصات کر پچھانے
کوتے ہیں رد اسکوں دوسرے چار بحری توں رکھ ان سوں اُن سوں انکار
اب یوچ بھلا جو بھیج لاحول رکھ راست اپس کے فعل ہور قول
اچھ یاد ہیں آپ نے خدا کی اپس کے قدیم آشنا کی

---

(۱) کم ظرف۔ گمنام۔ (۲) کرتہ۔ پیراہن
(۳) دور۔ مراد دامن، (۴) کنانوں۔ گمان۔
(۵) کر و فر (۶) بہن
(۷) مضبوط۔ قوی۔ دانا دشمن (۸) سرگرداں
(۹) مراد اغماض (۱۰) طرف
(۱۱) پرا کرم (س) قدرت، قبضۂ قدرت۔ (نزا کت ؟ ن مسکین)
(۱۲) جہنج۔ جھنجٹ ؟ جھنجھنا (ہ) جھنج۔ طوفان باد و باراں (جھنج بمعنی خواہشات (ن۔ م)

پن راستی اوٹھ جگت سوں بھاگی | آگی (۱) تو کہاں سوں ہے سو جاگی (۲)
اس ہول (۳) میں توں ہوا ہے پیدا | اس ڈول (۴) میں توں ہوا ہویدا
جے کام ترے جو پیش آگا | بن باپ کبہیں نہ پیش جاگا
کے مرغ موے ہیں سوس ناسک | بنواس (۵) کے پاپ پن کے پاتک (۲)
اب جیونے تے بھلا ہے (۸) مرنا | بہتر ہے (۹) جو بے اجل گذرنا
بہتر جو یو تن کی ٹھاٹ ٹٹ جائے | جانو کہ مٹی کے ماٹ پھٹ جائے
اس کھال (۱۰) کوں ڈال جیو جانا | سٹ دیہ پہ ڈھول دل بسانا
اے خاک توں جل کے بیچ گل جا | اے جل توں اگن کے بیچ جل جا
اے آگ توں بھاگ جونکہ بارا | اے باؤ لے جوں اگن کنارا
اے کھول اکاس (۱۱) آپنا کاس (۱۲) | اس (۱۳) پانچ کے کاڑ دل سوں (۱۴) وسواس
اے نفس تو نقش آپنا چھل | تختی سوں او کیا تو یو مرا دل
اے جیئو جھٹک توں تن سوں میرے | اے گیان (۱۵) اٹک نہ من سوں میرے

(۱-۲) آویگی جاویگی۔ (۳) فتنہ و فساد
(۴) طور و طریقہ (۵) نہ سھکر
(۶) جنگل۔ آوارگی (۷) پاتک (س) پاپی گنہ گار۔
ظلم و زیادتی صدمہ؟ مثلاً تغدری ایک خوبصورت پرندہ اپنے گھونسلے میں بہ سبب ظلم ظالم مرجاتا ہے (حدیث مشکوٰۃ عن ابو ہریرہ، شرح)
(۸) موت اختیاری (۹) اصل زندگی ریا کاری سے اجتناب اور نیت کی درستی ہے (شرح) ورنہ بیکار ہے۔
(۱۰) جسم
(۱۱) اکاس = آسمان۔ اگاس (ن۔سکین) بمعنی قوت مراد مجموعہ عناصر
(۱۲) ظرف کاس (کاسنا سے) چھوڑنا۔ (۱۳) پانچ سے مراد عناصر خمسہ
(۱۴) یعنی ناسوت سے گزر جا (۱۵) یعنی اے ادنت وانیت تو مرتبہ دل میں مقید نہ رہ بلکہ ترقی کر کے نور محمدی کھلا (شرح)۔

,,در وعظ و نصیحت،،

اے ڈوہ (۱) میں اس ہوس کے ڈوبے کانٹے ہیں ہوا کے پگ میں چوبے
بیٹھا ہے ہوس ہتی پہ جوں ڈھال دیتا ہے چل اپنے چت (۲) کی دنبال
بیڑا (۳) بس اب اسکوں ٹھان پر لیا تیڑا ہے اسے ٹھیکان (۴) پر لیا
لے گیان (۵) کڑا جو آئے اڑ پر انصاف اندو (۶) سوں رکھ جکڑ کر
کچھ خوب نہیں یو بے لگامی لے کچھ بی تو پختگی نہ خامی
ھاں خیر کوں چاہ چھوڑ دے شر یو خیر یو شر ہے تاکہ محشر
گن تجہ میں جو ہے (۷) کنشٹ کھوٹے تو جان یہی ترے چھوٹے (۸)
رک نیٹ (۹) اول اپس کی نیت آپس کی سنبھال آدمیت
اس جیب کوں جھوٹ سوں نگہ رک جامے کے نمن کر اسکوں تہ رک
مت کھول اگر جو کھولنا ہے تب کھول جو سانچہ بولنا ہے
یک جھوٹ سوں دو جہاں لرزتا دھرتی سوں ملی آسماں لرزتا
لعنت کی اٹھے سو سچ ہے اے پاک (۱۰) اس گائے (۱۱) تے گوسفندلگ ھاک (۱۲)
رہ دل میں ندے توں اس حسد کوں جوں حشر گرا حسد کے سد کوں
کینے کوں نرک اپس کے سینے ہور کبر بی و ونچہ جوں کمینے

---

(۱) آب عمیق (۲) خواھش دل کے تابع۔

(۳) جانوروں پر سوار ھوکر یا ھاتھ میں لیکر گشت کرانا

(۴) ٹھکانہ ۔ مراد اصطبل (۵) عرفان کے آنکس سے

(۶) زنجیر کنایہ زنجیر شریعت (۷) کنشٹ ۔ خراب

(۸) تسمہ جو شکاری پرندہ کے پیر میں باندھتے ھیں

(۹) نیٹ ۔ درست (۱۰) اے پاک انسان

(۱۱) گاوزمین تا برج حمل (۱۲) شور و فغاں ۔ (ھانک)

غیبت نکو سن مرے بیاں تے (۱) | غیبت کوں برا رکھے زنا تے
کس دے نکو جیوں کہ کافراں دوس (۲) | ہونا ھے اگر تجے جو فردوس
گر کوی ترے سوں رنج پا گا | تو ہات میں ھے سو گنج جا گا
او گنج سو کیا تو معرفت ھے | یا اور تری صفا صفت ھے
ھے دل میں سدا جو آس جس کی | یو آس ھے آس پاس جس کی
اس کوں نہ خدا ھے نا نبی ھے | مردار ملول مطلبی ھے
پڑھ رہ نہ پکڑ سرا کسی کا | نہ آس نہ آسرا کسی کا
پڑ رہ پکڑ ئیک (۳) بے خلل ٹھانوں | پربت (۴) نمن ئیک ٹھانوں گڑپانوں
پربت جو ہوئے ہیں جائے بندی (۵) | تو پائے ہیں یہ بلا بلندی
گرتن پہ بلا ہزار آوے | ناتن کے وطن سوں بھار آوے (۶)
مت بول کسے برا جوں بھانڈاں | مت کس کو سراپ (۷) دے جوں رنڈاں
اوٹا نہ اپس کے دل کوں جوں دود | سٹ دوست اپر جو و ھے موجود
ھے جیو ترا اگرچہ صافی | گر کوئی خلل منڈے خلافی
کچری (۸) میں نہ پادشہ کے پاڑے | باڑے (۹) منے آپنے نباڑے (۱۰)
کوئی رد کرو (*) یا قبول خوش اچھہ | اس پر نہ خوش اس اپر ترش اچھ
یو دو جنن (۱۱) کے چت (۱۲) چبے ہیں | تیر یا نہ یک ان میں سب ڈوبے ہیں

---

(۱) بیاں تے ؟ بناتی (ن مسکین شاہ) یعنی مجھ سے نسبت رکھنے والے (اے پسر من) ۔ التماس ۔ (۲) دوس = گالی ۔
(۳) ئیک بالھمزہ = ایک ۔ (قدیم آردو) ۔
(۴) بقول ع : مثال کوہ تمکین بیٹھ جا سنگ گراں ہوکر
(۵) ایک جگہ قایم (۶) جاوے (ن مسکیں)
(۷) سراپ ۔ بددعا ۔ کوسا (۸) کچھری
(۹) گھر ، (۱۰) تصفیہ ، سمجھوتا کردے
(*) عدم حب جاہ صدیقین کی علامت ھے ھر حالت میں خوش رہ ۔ (شرح)
(۱۱) جبکے (۱۲) دل

ہر وقت بُدن(۱) کے بود میں اچھہ ہر آن سُدھن(۲) کے سود میں اچھ
ایسے میں یکاد گیانی آوے سدگیان کی کیل (۳) کوں لگاوے
کر جہد جو یو فنا بقا ہوے حق حق یو تمام تعلقا ہوے
باقی کی صفت بی سچ ہے باقی باقیچ ہوا صفت کوں ساقی
ہر جئیو کون معرفت کی مدسوں یک جام دیا متے (۴) ہیں تدسوں
یوسول(۵)یوسوکشم(۶) سگل جیو (۷) یو جیو اننت (۸) جانتا پیو
کل جیو کوں یک پیا ہے پشتی گہ اس کی دیا ہے گہ درشتی
ہونا جو ہے یک یو چور (۹) سگلے یو موس میں معرفت کے پگلے
وحدت کی گلی (۱۰) کے لوگ سارے یو بیت سنے سو سدھ بسارے
یوموس بی یک محل (۱۱) میں گل جائے شاھد (۱۲) او جو ہے سنانکل آئے

---

(۱) بُدن - بودن - ہستی، یعنی دنیا - ''ہر وقت مدن کے بوج مہں اچھ،،
(ن ۱۲۶۵ھ آصفیہ) مدن یعنی محبوب - ہر وقت بدُن کے جود میں اچھ
(ن ۱۱۲۷ھ آصفیہ) بمعنی - بدُن بمعنی ہستی مراد دنیا کو فائدہ
پہنچانے میں مصروف رہ -
(۲) مخفف سودھن بمعنی معشوق
(۳) کیل - کنجی -
(۴) مست ہیں -
(۵) عالم اجسام (۶) عالم ملکوت
(۷) سگل جیئو یعنی یہ سب کچھ صورت روح ہے - (۸) لا محدود
(۹) جوڑ سگلے = تمام ارواح - اگر چور ہو تو ''ذرات،،
(۱۰) دلی (ن ۱۱۵۶ھ)
(۱۱) مراد مقام کلیت ارواح و مظہرانیت مطلقہ (شرح)
(۱۲) زر شاھد

شاهد سو او نور ہے نرنجن ہر بہانت تعلقات بھنجن (۱)
جم جیو کے جانور کے رکھ پاس دن رین جگا پرت کی (۲) پتواس
اس جیو کوں جاگنے میں ہے لاب (۳) ور نین تو کیا خراب یو خواب
یو من جو ہے دوست کا نشیمن ہے رات کے جاگنے سوں روشن
حافظ (۴) تو کہاں تو دیکھ دیوان اس نس (۵) میں ہے فیض کیا سو پہچان
اس نس منے ہے نگاہ غیبی کھلتی ہے اپی ہو راہ غیبی
ہونا ہے بڑا تو سٹ بڑائی رکھ ایک بڑے سوں آشنائی
سب کھائے جو نرم پائے تجکوں جوں کاشٹ (۶) کوں گھن بڑائے (۷) تجکو
اے دوست نہ دل پہ دھر بڑائی چھل سٹ اسے دل تے جوں بڑائی (۸)
جن اپنی بڑائی پر نہ بھولے رب اسکی بڑائی کوں قبولے
وہ ایک بڑا یو سب نھنے ہیں سب اس کے بنائے یو بنے ہیں
جس دل میں اوکنا (۹) جو ناندے (۱۰) کیوں گیان، گھر اس گلی میں باندے

---

(۱) توڑنے والا۔

(۲) پتواس = پتے۔ یا پتواس تپسیا، بمعنی عشق کی پرستش کر یا طوطی عشق کو محبت کی نرم غذا کھلا۔

(۳) فایدہ

(۴) ایک مرتبہ خواجہ عبدالحکیم داروغہ توپخانہ قلعہ سگر کے پاس دعوت تھی وہاں اچت رایا نامی ایک بیڈر امیر نے بحری کو خواجہ حافظ رح کی غزل سنائی۔ بحری نے بعض اسرار و غوامض بیان کیے اور امتحاناً راحہ سے مطالب پوچھے (عروس عرفاں)

(۵) رات۔ (۶) کاشٹ (کاشٹھ، س) لکڑی

(۷) بڑانا (دکنی) برباد کرنا (۸) بڑھئی،

(۹) کنا۔ باریک ریتی، اوگنا (اوگن) بدخصلتی۔ نا اہلی۔ انانیت

(۱۰) شروع ہونا۔

گر کوئی فلک اپر اڑے گا　　یا صف میں ملک کے جا چڑیگا
ہے اوس میں اوگناں توں جان　　دھرتی کے تلے ہے بلکہ شیطان
اللہ کے بچن نبی کئے ارت (۱)　　تس ارت اپر بندھے ہیں یک برت (۲)
اس ارت اپر ہے سوبڑا ہے　　ور نین تو چراغ تیوں بڑا ہے (۳)
باطل کوں کیئے ہیں بیخبر حق　　باطل باطل ہے حق سو بر حق
اچھ شرح محمدی پہ قایم　　یو گھر ہے بڑا رہ اس میں دایم
بندا ہو اچھ اس نماز کے بند　　بدعت سوں نکر اپس کوں پیوند
روزے رمضان کے نہ یک راز　　بن حق نہ کسی اپر اچھے باز
ہر بھانت بچن اپر اڑا دھول　　اللہ کے کلام سوں ہو مشغول
یک بھاو (۴) سوں ہاں ادب کر اس کا　　جے امر اچھے سوسب کر اس کا
جوں دال جن اس ادب میں دب جائے　　جوں قاف قبول کا او سب(*) جائے
ہے یو ادب آدمی اپر فرض　　گرنیں ہے ادب تو ''دابتہ الارض،،
گر ہے جو تجھے ادب کی درکار　　انصاف کوں ہاں کر آپنا یار
انصاف کوں جن جو سٹ دیا ہے　　ان ظلم اپس پہ گھٹ کیا ہے
جوں (۵) نیر کو (۶) نرملی کرے صاف　　یو دیہ (۷) کوں آدمی کے انصاف

---

(۱) ارت کرنا ۔ معنی بیان کرنا　　(۲) دستور (شرح) ۔
(۳) بڑا چراغ جس کے بجھ جانے کا اندیشہ ہو ۔ یا بڑا ہوا چراغ یعنی بجھا ہوا ۔
(۴) طریقہ، انداز،　　(۵) پانی ۔
(۶) نرملی = زرد رنگ کا بیج قرص نما، جسکو گھسکر ڈالنے سے پانی صاف ہوجاتا ہے ۔ ''Strychnos Potatorum،،
(۷) جسم
(*) ''جوں قاف قبول کا نکل آئے،، ن ٦۵ ھ (غلط) سُب (دکھنی)

اِن صاف ہوا کدھیں نہ آن صاف کن صاف ہوا نہیں (۱) بن انصاف
اس تن کے تمِر (۲) کے تئیں دور انصاف کے آفتاب کا نور
انصاف نبی کو ہے قبیلا انصاف ولی کوں ہے وسیلا
انصاف ہے صاف گد گڑا (۳) ظلم انصاف کوں چھوڑنا بڑا ظلم
یو ظلم فنا، بقا ہے انصاف ہر باٹ کوں بدرقا ہے انصاف
انصاف اپر تلے ہے طاعت انصاف سو عین ہے عبادت
کیا ظلم کیا اپس پر اے لال جو چھوڑ اپس کے لال کی چال
اس نان کے تیں ہوا ہے اٹ پٹ سب عمر اسی رپٹ(۴) میں گئی گھٹ
اس کوں نکرے قبول شاہاں جن نان کوں لے دیا ہے ناھاں(۵)
اس نان بدل تجھے نہ پروا تیڑا تو کھان سوں اور کڑوا
گرنان کنڈل میں سانپ (۶) کے ہے یا دست دلیر باگ (۷) کے ہے
جا آن سوں نکال نان لے گا یا ان کوں اپس پران (۸) دیگا
پکڑیا ہے جسے یو نان نگری (۹) تس کوں او ہے دور (۱۰) تیوں یو بکری

---

(۱) ” بغیر انصاف ،، (ن ۱۱۵۶ھ) -

(۲) تمر (س - ترمری) اندھیرا ، بعض نسخوں میں یہ لفظ عمر لکھا ہے جو غلط ہے

(۳) گدلا

(۴) رپٹ (ھ) سخت محنت ، بعض نسخوں میں رھٹ بمعنی چرخ آبی مراد عادت یا رٹ کا قدیم املا بمعنی تکرار

(۵) ناھاں - عزت و ناموس (ن ۵۶ھ)

(۶) ” نا گ ،، (ن ۱۱۵۶ھ) (۷) شیر

(۸) جان

(۹) بعض نسخہ میں مکری بمعنی مچھلی ؟ یا مکر و فریب

(۱۰) گردش ڈور - ڈوری ن ۶۵ھ

کرتاں ہے نیر میں تو در حال — سٹتا ہے اڑی تو جوں کہ کوڑ یال (۱)

یا آگ میں ہے تو سدستی (۲) ہو — پڑتا ہے پتنگ یا پتی ہو

یا ہے جو ہوا میں اڑ کے جاتا — گویا کہ ہما ہوا لبساتا

یا کیچ (۳) میں ہے گھوے کی گت لے — اس کیچ میں پھیرتا گمت (۴) لے

نا روز نہ رات کوں کرے (۵) توں — جو چینوٹی ڈھونڈتا پھرے توں

بھی کچھ تو نہیں ہوا ہے اے جان — اس پیٹ لیئے یتا پریشان

ہر ایک انگے مت پسار من بات — اس نان بدل توے کے تیوں ہات

لازم لے اس اپر قناعت — واجب ہے سچ خدا کی طاعت

ہے تجہ تے ادک اسے تری چینت (۶) — اس چینت کرں توڑ ڈال جوں بھینت (۷)

خشکے (۸) تے بوتھونپڑا (۹) ہے خوشتر — کنکیاں نہ پلاؤ ہے، مزعفر

کنکیاں کو سمجھ کر آپنے خویش — کنکیاں (۱۰) دے خطاب درویش

درویش دکھن کے تئیں کیے سر (۱۱) — کنکیاں (۱۲) کے اتفاق اوپر

میتھی جو نہیں تو گھونکرو ہے — ہر ساگ کوں گھونکرو گرو ہے

روٹی ہے جوار کی جو نیں کاک — کیوں کاک بدل ہوا ہے غمناک

بھوتوں کی نظر کیئے ہیں نیچی — بو کاک، کباب ہور کلُیجی (۱۳)

---

(۱) کوڑیال بمعنی آبی جانور، کبوتر، یا ایک قسم کا سانپ

(۲) سدستی - (سدھم س) ہوش کھونا

(۳) کیچڑ — (۴) کیچڑ کا کیڑا "Bait"

(۵) آرام کرے — (۶) چینت - فکر (چنتا)

(۷) بھینت (س) دیوار

(۸) پکے ہوے چانول — (۹) باجرہ یا جوار کا دلیہ تھوٹرا - ن ۶۵ھ

(۱۰) مراد گن گیان — (۱۱) طے کیے۔

(۱۲) تبلیغ اسلام کی خاطر کنکیوں پر قناعت کی

(۱۳) کلیجے (ن مسکیں شاہ) بمعنی کلچہ (نان گندم) (ن ۱۲۶۵ھ)۔

حکایت از حضرت سربی قدس سرہٗ

حضرت کھے میں کیا فقیری جب فقر کیا یو دستگیری
میری بی عمر ات سرس (۱) ھے دو چار کم ایک سو برس ھے
اس عمر کوں فقر کے کیا پیش درویش کیا منجہ ایک درویش
حاصل ہوے حق کے فضل سنگات سو سال کے فقر میں یو دوبات
سو کیا کہ یو ان (۲) جو آگل (۳) آیا کپڑا بی جو آپ ہو چل آیا
خوشحال یو کھائیا او اوڑیا دل اور طرف نہ مکہ مڑوڑ یا (۴)
یعنی نہ کیا کیا تو برباد کنگیاں کے اُپر پلاؤ کوں یاد
کھادی کے آپر نہ صاف سیلا یوں دوست ہوا یو دل ھٹیلا
اے یار یو دو (۵) تو چور ھے اے یو چور تو او گھنور (۶) ھے اے
اس دو سوں بہت سنبال اپسے اس دو کے نہ بس میں ڈال اپسے
جھٹکے تو بھلا یو (۷) پیٹ یو پِیٹ گر گیاں کی نیٹ (۸) پر رھے نیٹ
نا دل کرے ٹوک (۹) ٹوک جوں گل کرتار اپر کرے توکّل
نا دوست نہ یار آشنا پر ھے رزق ترا ترے خدا پر
ہونا ھے جو دوست دھرم کا ھو ہونا جو شریک شرم کا ھو
ہونا تو عزیز بس ھے عرفاں جس بیج تے یو سگل گلستاں
لیائے نہ بدل (۱۰) تجھ اور گت (۱۱) کے معلوم کہ محض معرفت کے
یو سیس (۱۲) جگت کے کل گتاں کوں یو تاج سگل سعادتاں کوں

---

(۱) زیادہ (۲) ان ۔ غذا
(۳) سامنے (۴) چیں بجبیں ہونا
(۵) مراد ۔ کھانا ، کپڑا (۶) گھنور ۔ سخت ؟ شاید گھن سے ۔ مکروہ
(۷) شاید اس سے مراد تو ند چھٹ جائے اور پِیٹ کبڑی ھو جائے ریاضت سے ۔
(۸) سیدھا راستہ (۹) پارہ پارہ (۱۰) متبادل عرفان
(۱۱) سوائے ھنر معرفت ۔
(۱۲) یعنی معرفت تمام فنون میں افضل ھے ۔

''در طلب حق''

بہتر جو پرت پیا سوں جوڑے گئے دیس بہت رہے سو تھوڑے
وہ پیو ہے جیئو آپنے کا جیوں ہے بل (۱) آپنے پنے کا
وہ پیو جو یو اجل (۲) یو اندکار یک نور سوں آپنے کیا بار
وہ پیو جو پالتا ہے گل کون کانٹے کوں کرم کرے جو گل کوں
جے من جو پیاسوں موکھ موڑیا پر پنچ لیا پیا کوں چھوڑیا
اس من نہ کہوں اومن نہ من(۳) ہے اس من کہوں جس جو من میہن ہے
اس دوست تے دوستی رکھ اے من جس دوست کوں دوست دوست دشمن
اول تجے اوج (۴) میں سنوارے سلطان کی فوج میں اتارے
دے چھوڑ اپس شہی کے شانا (۵) پکڑیا ہے توں پنت پاجبانا
اپی ہو اپس کی زندگانی پتلی کیتا ہے جوں کہ پانی
دن گئے سو تو گئے لے اب تبی (۶) ہوش دے چاہ (۷) کوں آپنے پھرا جوش
یعنی توں اپس پچھان بارے تو کون ہے کیا سو جان بارے
رکھتا نہیں گر جو توں ہے بھیدی رحمت سوں خدا کے نا امیدی
یو آج جکچہ جو مرتبا ہے گئی رات نہ آوتی صبا ہے
اچہ آج ہر ایک حال خوش حال ہر ٹھار (۸) ترش جو یاں ترش حال
ہونا ہے جو کچھ تو او یہاں ہے یو کچھ ہے یہاں نہ ہر کہاں ہے
اس کچہ میں ترا ہے سر بسر سود اس کچہ میں ہے جونکہ دود مقصود
یو عمر ترا ہے یک مٹھی روز سو روز بی بھاگتے ہیں جوں یوز(۹)
یک عمر ہزار ہے غنیمت یک عمر ہے بے شمار قیمت

---

(۱) بلکہ (۲) اجل - اجالا
(۳) تن (ن ۲ ۷ ھ) جو غلط ہے؟ (۴) مراتب روحانی عطا کرے۔
(۵) شان و شوکت -
(۶) اب بھی - (۷) اپنے عشق کو تیز کردے۔
(۸) ترش رو ہر وقت ناخوش رہتا ہے (۹) چیتے کی رفتار سے -

ایسے کوں توں خوار زار جانیا   بے قدر بِلا وقر پچھانیا ،
تجہ پاس یو موتی اے معظم   دانے سوں جوار کے دسیا (۲) کم
یا کیں سوں سمیٹ لیائیا ہے   یا باٹ پڑے سو پائیا ہے
یا باپ طرف سوں کچھ وراثت   یا ما کی رخن (۳) سوں آئی ہے ہت
یا مول لیا ہے دے کچیک دام   یا کام اپر دیا کن (۴) انعام
یا کوئی کنامی (۵) آ ترے گھر   نا کے (۶) تو سٹیا ہے سر کے اوپر
یو عمر کہیں ہے توں کہیں ہے   اس عمر کی قدر تجہ نہیں ہے
یو عمر یو توں یو رپ اپو رپ (۷)   یک بات (۸) کھرے تو سب اپو رپ
مرنے سوں نہ توں سمج جو یو گئی   انعام دیا ہے تجہ ھوالحئی
بالک تو نہیں بڈھا ہوا ہے   پر بیخبری میں کیوں موا ہے
مت کال پہ ڈال آج بل اب   رکہ رب سوں سینہ جوں کنول اب
رکہ راست اپس کوں تیر نمنے (۹)   ھشیار ھو اس وزیر نمنے

حکایت

سلطان سوں یک وزیر ھو سیر   بولیا دے رضا (۱۰) منجے نکر دیر
کھٹ پٹ میں عبث یو عمر گھٹ گئی   ھور (۱۱) پنڈ کی پیرہن بی پھٹ گئی
نا نور نین نہ تاؤ تن میں   یک باؤ ھے بی بدن بدن میں
اب دوستی اس دنی کی بس ھے   دل دین سوں باندنا ھوس ھے
یعنی کہ یکاد کنج بلکا نوں (۱۲)   یک بھاؤ سوں بندگی میں گل جانوں

---

(۱) مراد عمر کا بیش قیمت موتی   (۲) دکھائی دیا
(۳) طرف   (۴) کسی نے
(۵) گمنام ، احمق   (۶) بغیر کہے
(۷) روپ و اپروپ ۔ مراد خلق آدم علیٰ صورتہ ،
(۸) معرفت ھو تو سب نادر ھے   (۹) تیر کی طرح ۔
(۱۰) رخصت   (۱۱) جسم   (۱۲) بلکانا ۔ سنبھالنا ۔

پیا سے کوں اچھے جو نیر پیارا   یوں شاہ کوں تھا وزیر پیارا
ہر بھانت ہر ایک بل بھانے   دنیا نہ اپس سوں پھانک (۱) جانے
دکھ جیو میں ظاھرا ہو برھم   بولیا کہ بھلا ھے جا توں جم جم
پن پادشہت منے ھمارے   پیدا جو کیا سو ڈال (۲) بارے
دستور دراصل تھا سیانا   کیا یک یو دیا جواب دانا
اے شاہ ترا دیا پھرا لے (۳)   ھور و ونچہ (۴) مرا دیا پھرادے
سلطان یو سن پکار (۵) تانا   جوں گھور کے (۶) تار جھڑ جھڑانا
مبھوت ھوا جو میں لیا کیا   یو منجکوں غریبڑا دبا کیا
بولیا او جو میں دیا ھوں ظاھر   سو درج کیتک بھریا جواھر
یو مال یو ملک بست (۷) باسن   یو پالکی نالکی (۸) سکا سن (۹)

یو باغ ھے یو سرا سہیلیاں
گھٹ (۱۰) ماس مٹھیاں (۱۱) جوں (۱۲) گڑکیاں بھیلیاں

لب جن کے شکر ھے نیشکر قد   بل بات کرے نبات کوں رد
مکھ پھول سیاہ زلف سنبل   چوکال (۱۳) ھے کال (۱۴) جن کے کامل

---

(۱) جدائی   (۲) واپس کردے
(۳) یعنی دیا لیا واپس لے لے۔
(۴) اسی طرح میں نے تجھکو جو دیا ھے واپس کردے۔
(۵) ایسا پکار کر کہا ۔ محاورہ دکھنی ، (ن مسکین)
(۶) گھور کے تار ۔ تار کھرج ۔ موٹے آواز کا تار (ن مسکین)
(۷) مال ، اسباب
(۸) نالکی ۔ میانہ
(۹) سکا-ن یا ایک قسم کی سواری ۔ تخت
(۱۰) نوجوان   (۱۱) شیریں لب
(۱۲) گڑ کی بھیلیاں   (۱۳) چو کال ۔چمکدار
(۱۴) سانپ کالا ۔

گھوڑے هیں کیتک جوجل پہ چل جائیں تروار جو بیجلی سی جھلکائیں
هاتی هیں کیتک پہاڑ ایسے یوں توں بی دیا سو کاڑ ایسے
بولیا او وزیر اے شہنشاه یک عرض هے سن توں عدل کی راه
جس عمر کوں توں جو جانتا هے هور اس کی بہا پچھانتا هے
سو عمر دیا ترے عمل کوں کمخاب دیا زبوں کمل کوں
رکھ آپنی التفات غایت کر عمر مرا منجے عنایت
هور توں بی دیا سو سب ترے پیش کرتا هوں جو میں هوں حال درویش
اس بات میں شه بچار کیتا ان عمر تو منجه پہ بار (۱) کیتا
تس عمر کیتیں کہاں سے لیانا موجود کر اس کوں کیوں دکھانا
بہتر جو کچھ اب طلب نه کرنا آپس کے دیئے سوں در گزرنا

"در رعایت درویشی بیخویشی که خاصهٔ رسول کریم است"

اے خاص خدا کے خاص هو اچه سٹ خاص (۲) پنا خلاص هو اچه
چو کھنڈ (۳) اگر تجے هے چیلا توں جان اپس کے تئیں اکیلا
درویش هو دل کوں صاف رکھ صاف سیمرغ (۴) کوں هو سینه کے قاف
درویش کوں کچھ بی حال هووے نا کاؤ (۵) سوں کچه کہال هووے

---

(۱) زائد ۔ فاضل

(۲) یعنی خاص هونے کے تخیل سے بھی آزاد هوجا ۔ کیونکه قطبیت و غوثیت کی خواهش بھی معشوق حقیقی کے مقابله میں هیچ هے ۔ طالب المولیٰ مذکر، طالب العقبیٰ مؤنث ۔

(۳) چو کھنڈ ۔ ربع مسکوں (چوکھوٹ، شرح)

(۴) مراد معروف الاسم اور معدوم الجسم (فنا) "ع سیمرغ کبوں هووے سینه کوه قاف" (ن مسکین)

(۵) کاؤ ۔ گیرو، (بھگوا لباس) ۔ طین احمر و مشق (ع) کنا تلبس المشق فی الاحرام (حدیث جابر رض) ۔

یو کاؤ نہیں جو رنگ ھے لال   دکان میں بیچتے ھیں بقال
اے کاو کے کنت (۱) رنگ کے راؤ   جس کا وکہیں سوچار (۲) ھے بھاؤ
اول تو یہی جو جھوٹ جھٹکے   اس جھوٹ کے جائے توٹ (۳) ٹکے
سیوی (۴) نہ کہ جھوٹ موٹ یو سچہ   سچہ مچہ رھے جل میں سچہ کے جوں مچہ
سانچا ھے تو جاں سب ھے اسکا   سب کیوں نہ اچھے کہ رب ھے اسکا
دسرا جو ھے جیئو جنت (۵) جاں لگ   دھرتی تے پکڑ کر آسماں لگ
دیوے نہ انن کوں دست سوں دوس (۶)   ھور جیب سوں جیئو بیچ رکہ روس (۷)
تسرا یو تعلقات توڑے   جوں ڈال خزاں کے پات توڑے
آزادی اپر اپس رھے شاد   آزاد پنے سوں بلکہ آزاد
چوتھا رھے دھیان میں دھنی کے   اس غیر تے نرمل اس غنی کے
گر کوئی کہے جو مختصر کہہ   خروار کوں لیا مٹھی میں بھر کہہ
دے اسکوں یہی جواب اے یار   درکار اگر تجھے ھے کرتار
کس دوس ندے دروغ مت بول   درویش کوں بس یو دو صفت بول
اس دو میں ھے دو جگت کی خوبی   بہج (۸) بھاؤ کی ھور بھگت (۹) کی خوبی
اس دو کوں ھے دو کنیز کونین   اس دو کوں ھے دو غلام دارین
جاں لگ جوسگن (۱۰) ھے سب اسی میں   سب دارو اسیچ نربسی (۱۱) میں

---

(۱) شیدائی ۔ صاحب ۔ محبوب (س)
(۲) بھگوالباس اوسکو زیب دیتا ھے جو جھوٹ، ایذا رسانی، ترک علایق کرتے اور محو جمال الٰہی رھتے ھیں (شرح)
(۳) پرزے پرزے
(۴) سیوی ۔ سیوا ؟ (سینا پرونا، ن مسکین)
(۵) جیو جنت ۔ ذی روح ، (۶) رنج ، تکلیف ۔ الزام ۔
(۷) روس : غصہ ۔ کینہ
(۸) بھج ۔ بازو ۔ بھاؤ : دوستی ۔ دوستی کا ھاتھ
(۹) بھگت ۔ سچائی (۱۰) سگن ۔ خوبی ، شگون نیک
(۱۱) نربسی ۔ (س) تریاق ۔ جدوار ، د ۔ س

حکایت

کہتے جو فقیر یک کنول من (۱) بیٹھے اتھے جمعیت لے جل (۲) کن
مچھلیاں کوں گر آوکے تو آتیاں یا جاو تو آئے باٹ جاتیاں
یک دوست یو دیکھ ہوگیا دنگ پوچھیا کہ یو کیا ریاضتی رنگ
یا ورد ...وں ہے و یا ولایت یا ہوئے کسی اور سوں ہدایت
جو جل میں کے جانور یو سارے مامور ہے امر کے تمارے
بولے نہ یو اس تے ہے نہ اس تے یو بات بنے نہ اور کس تے
اس جھوٹ کی جن پڑے نہ نیڑے (۳) ہورجنس (۴) کوں جیئو کے نہ چھیڑے
جن پر یو دوگن (۵) جو بار ہووے سینسار کے جیئو یار ہووے
گر آگ میں یو تو جل ہے بارے مارو جو اڑی (۶) کہے تو مارے
گر سانپ و گر بچھو ہے جاں کا درویش کوں زلف دلبراں کا

''در فضیلت انسان،،

جن اس جو چتر (۷) کوں ہے چتارا (۸) کشتی کوں کلام کے ہے تارا
اس نار (۹) کوں کرنہار سنگار اس تار کوں چھیڑ تان کوں بھار
اس ملک کوں من لگن کے والی (۱۰) اس باغ کوں احمقی (۱۱) کے مالی
بڑ بڑ کرے جم جنوں کے سات جوں باوسوں جھاڑ کے سُکے پات
سوکیا کہ یو خلقت آج کل کا یو آدمی (۱۲) ابتدا، ازل کا

---

(۱) شگفتہ دل (۲) دریا کناوے
(۳) قریب۔ (۴) جانداروں کو پاس نہ پھٹکنے دے۔
(۵) جس میں یہ دو صفت ہوں وہ ہر دل عزیز ہے
(۶) اڑی مارنا۔ پانی میں کودنا تیراک کا
(۷۔۸) نقش و نقاش (۹) عورت۔ آگ،
(۱۰) یعنی مصنف من لگن۔ اپنے کو انکسار سے ایسا کہا ہے (عروس عرفاں)
(۱۱) کنایہ دیوانگی، ظلوماً جھولا (۱۲) مراد میثاق تن۔

مشیاق کے لا مکاں کے میانے — ہے جیو سو اسکوں کون جانے
جس پر جو ہوا ہے امر کن کا — پی مست ہوا ہے خمر کن کا
تھتے از الازل سو یوچ — ہے آد (۱) اناد (۲) حال سو یوچ
و نور نرال (۳) احمدی گن — مانس (۴) مورت اس کی روشن
س پنت کوں جن جو جانتا ہے — روح القدس اس پچھانتا ہے
جس دیس (۵) جو پھٹ ہوئے ہیں روحاں — مشیاق سو یو ہے اے عزیزاں
جس پر جو ہوا الست نازل — جس پر سوں ہوئے ہیں کل منازل (۶)
یو جگ ہے جدید، آدمی آد — اس گھر کوں یو آدمی ہے بنیاد
س آدمی بیچ کیا کمی ہے — سد گیان کی سورت (*) آدمی ہے
تھا آد میں آدمی مکرم — اب کیا تو کہو طلسم اعظم
یعنی کہ کمال (۷) کے گھر آیا — مقصود کمال پرور آیا
جس کا جو ہے جیو جگت تے اول (۸) — تن جگ کے پچھیں ہوا مکمل
جس جیو کے ہور جسد کے میانے — سنپڑیا ہے جگت سو کون جانے
یک آدمی دو جگت کوں مقصود — دو جگ ہے یک آدمی میں موجود
کیا غم ہے اگر کیتک کہیں غین (۹) — عارف کے حساب عین (۱۰) ہے عین

---

(۱) قدیم - ابد (۲) ازل (۳) خالص

(۴) محمد صلعم، آدم روحی، ابوالارواح قبل آدم ص موجود تھے (شرح) (۵) لا

(۶) منازل سے مراد عالم ارواح و مثال و اجسام و مرتبہ انسان

(۷) روح کا کمال عالم اجسام میں ہے

(۸) اول مخلوق روح اعظم ہے - (*) صورت کا قدیم املا سورت)

(۹) غین مراد، غیریت

(۱۰) عین یعنی آدمی عین آدم ہے نہ غیر آدم اسی طرح غیریت و عینیت مابین عبد و رب ثابت ہے - "ہوعین الاشیاء فی الظہور لا فی ذوا تہا (ابن عربی)

کو ته نه سفر (۱) دراز کیتا — تو اپ سے سرفراز کیتا
آیا ہے یو لا مکاں تے میثاق — اس بعد مثال (۲) کوں کر چاق
جب واں تے اٹھیا شہادت آیا — پیتا کے کمر میں چلبلایا
اس بعد رحم میں رخت تانیا — ماتا کوں رحیم کر پچھانیا
اس بعد کچیک بل جو پایا — سر مار اپی ہو بہار آیا
اس سول (۳) کے خوش سرا منے آو — پر (۴) پنچ کے راہ پر رکھیا پاؤ
اس بال پنے کون جب کیا طے — لڑکای پڑی بدن کی درپے
کر آرسی اس جگت کوں فانی — دکھلای جمال نو جوانی
آیا بھی اتھے جو آڑ پردے — ایسیچ اننت (۶) پہاڑ پردے
یو عین جمال (۷) ہے جلالی — یو خاص جلال ہے جمالی
اس وقت درس (۸) ہوا میر — اس آن (۹) پرس نکالیا پر

---

(۱) سفر دراز - آخری مرتبہ شہادت تک
(۲) نغمہ ۱۱۲۷ھ میں ''میثاق،، لکھا ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے؟
(۳) ناسوت (۴) جہان مصائب -
(۵) مراتب ارتقاء - بقول مولانا روم رح جماد و نبات و حیوان اس سلسلہ میں بحری نے شمس تبریز رح یا قمر سمرقندی کے مشہور شعر

همچو سبزه بارها روئیده ام — هفتصد هفتاد قالب دیده ام

کی تشریح میں بڑے نازک اسرار و معارف بیان کیے ہیں (دیکھو عروس عرفاں قلمی آصفیہ) -
(۶) بے نہایت
(۷) بقول صاحب انسان کامل تجلی صوری و معنوی یعنی انسان جلالی و جمالی کا جامع ہے نیز '' اگر خواهی که جمال معاینه کنی چشم بکشاد این نگار خانهٔ عالم ملاحظه کن و اگر اراده داری که جلال مشاهده نمائی چشم بر بند و بنگر و اگر خواهی که هر دو یکجابه بینی بخود ناظرشو که جامع جلال و جمال همیں توئی ،، خوب! (عروس عرفاں)
(۸) درشن (۹) پرس - فایدہ (منافع ہاتھ لگے)

وہ نور ہوا قدیم حاصل سورج سوں سسی بھیا (۱) مقابل
اس وقت میں اے مراد ساری اے ہوش کے یار ہوشیاری
اس بعد ادھیڑ پن پر آوے اس بعد یو بڈ پنا بساوے
اس بعد یو کھال عنصری ڈال سینسار پہ سکشمی (۲) کرے چال
اس بعد جہاں میں جیئو کے دھائے اس بعد اپس کی اصل (۳) پر آئے
یوں روز کرے تمام اپنا اس (۴) دھات درست کام اپنا
اس تن میں ہے لک یو سیر ہونا اس آد، (۵) ہوا کی طیر ہونا
اس بند میں باوجود تن کے کرتا رہے سیر سات کھن کے
نکیا ہے جب آپنے وطن تے بلبل کے مثال اس چمن تے
گلگشت کیا ہزار بن کا پن چاہ چھٹا نہ اس چمن کا
جانا ہے پھر آپنے چمن کوں آپس کی اس آد انجمن کوں
بالفعل نظر اپس پہ کو دیکھ کے بھانت کے برن کی گذر دیکھ
بالا، بوڈھا ادھیڑ ترنا (۶) یک برن اسیچ میں سوں مرنا
ہر آن نوا کرے نہ باسی اپس پہ لباس یو لباسی
یک بات تے دوسرے میں جاوے یک اور لباس کر کلاوے (۷)
ہر بولی میں بلکہ بھیس نیارا یو بھیس ہے توں پریس (۸) نیارا
ہر بھیس (۹) اپر ہے بھانت دیگر سو کیا کہ نہیں کہیں مکرر
اسرار ہے آدمی کے اونچے سو جاں کتیک نکھول مونچے (۱۰)

---

(۱) بھیا - ہوا (" یہاں " ن ۲۷ھ جو غلط ہے)
(۲) عالم ملکوت (۳) لاہوت (طایر لاہوتی)
(۴) اسطرح (۵) قدیم -
(۶). ترنا - بانع - جوان، (۷) کھلاوے
(۸) پیارا - خدا (پرمیشر ہ) (۹) ہر آن نئی تجلی ہے - تکرار سے مبرا ہے
(۱۰) سربستہ - بند -

اس آدمی سوں کسے خبر نیں خوش باغ سوں آس خبر کے ہرنیں (۱)
ما باپ کھے یو پوت اپس کا یو روپ لیا اپس کے رس (۲) کا
دادا کھے پوترا یو میرا ہے اس سوں پکڑ (۳) میرا گھنیرا (۴)
نانا کھے یو میرا نواسا پرمیس پرے (۵) جم اس کی آسا
چاچا کھے یو میرا بھتیجا بل بھائی ہے بھائی گا نتیجا
خالا کھے بھانجا یو اپنا جوں مائی منجھ اس لیے تڑپنا
پوچھے تو منجے یو ہے نہ ان کا بھی اور کتیک، کہوں نہ کن کا
اصلا یو نہ ما نہ باپ کا ہے بلکہ یو اپے نہ آپ کا ہے
غیبی ہے یو غیب کا لطیفہ جوں اور نجا نور ہے جیفہ
جوں اور نہ خاک کا گھڑ یا (۶) جان اپروپ (۷) اپر ستی پڑ یا جان
آیا نہ کہیں سوں جان ہے تاں ہے یک دشٹ (۸) پلیٹ درمیان ہے
آغاز نہ دھرت اسی نہ کھم (۹) بوج مشیاق نہ مائی کا شکم بوج
انجام کھے تو اے برادر نا مرگ (۱۰) اسے ہوسکے نہ محشر
امرتے ہے یو نہ امرتے جان نا امر (۱۱) کے مست خمرتے جان

---

(۱) پھل (۲) نطفہ

(۳) پکڑ و گرفت محبت (۴) بہت

(۵) پرے ۔ پورا کرے ۔ پرن (ن ۔ مسکین)

(۶) گھڑیا ۔ گڑھا ہوا ۔ بنا ہوا

(۷) اپروپ ۔ آپ روپ ۔ اپنی صورت پر، خلق آدم علیٰ صورتہ ،

(۸) دشٹ ۔ نظر ۔ پلیٹ ۔ پھیر (نظر کا پھیر) یعنی روح

و خول و خروج اور حلول و اتحاد سے منزہ ہے ۔

(۹) کھم ۔ آسمان (۱۰) روح مجرد کو نہ موت ہے نہ حشر

(۱۱) یعنی روح قدسی قدیم ہے امر کن کا بھی اوس پر اطلاق نہیں ،

یعنی نہ یو شمس نا قمر ہے اللہ کے امر سوں اَمَر ہے (۱)
یو حال کمال کاملاں کا یو چال ہے چلبلے دلاں کا
کیا خوب خلیل او خدا کے باھر دیے بھید کوں بقا کے
آخر کھے میں ہوں بلکہ سابق ظاھر باطن ایسی مطابق
آخر کوں ہے نحن لاآخرون (۲) یار سابق کوں ہے سابقوں نگہدار
اب ہے سو ہے آدتے (۳) احدتے ثابت ہوے آد کے سبد (۴) نے
سید کی سبد (۵) سند ہے ھمنا ایسے بی سند جو سَد (۶) ہے ھمنا
یہ کیا جو او شمع اچھے قراری پر تو کوں نہوے پابداری
دریا کوں ہور اسکی کف کوں وارث انساں ہے دو طرف (۷) کوں وارث
جے عرش ہے معتبر سو یو ہے محفوظ ہے مختصر سو یو ہے
اول بی (۸) یہی ہے بلکہ آخر باطن بی یہی ہے بلکہ ظاھر
جے آج سو کال تھا نہ کچھ اور تھا کال سو آج ہے وھی طور

---

(۱) نہ امر ہے نا مامور امر کن کا ہے (امر۔ لافانی)

(۲) نحن الآخرون السابقون (قرآن) یعنی انسان صورت نور محمدی ہے۔

(۳) یعنی قدم آدم از عالم احدیت؟ مراتب حق احدیت و وحدت و واحدیت قدیم نہیں ۔ ان مراتب میں وجود آدم کی افضلیت ثابت ہے من حیث العلم والعین ۔ اور علم میں کاینات بیجعل جاعل وبے خلق خالق ہے (اساس المعرفت قلبی)

(۴) سبد (س) سخن (کلام اللہ) امر کن کس پر موجود پر یا عدم پر؟

(۵) حدیث شریف (۶) دیوار کنایہ حجت قطعی

(۷) مراد برزخ

(۸) تغیرات جزئیہ وابسہ سے ننا اصلی و مدامی لازم نہیں آتی بقول صاحب انسان کامل "قیامت، برزخ، دنیا وجود واحد ہے" (شرح من لگن نیلوری)

میثاق میں جے انھا سو اب ہے — اب ہے سو توں جان جب ہے تب ہے
اب ہے سو یہچ حشر میانے — یو باٹ نہ ہر بٹاؤ جانے
سو موس (۱) یو یک قدیم سونا — لک باٹ یو یک بٹاؤ جونا (۲)
یو جیو یو جسم ہے عجایب — دل کیا تو طلسم ہے عجایب
دل کیا تو دھنی کی آد مورت (۳) — مانس ہے قدیم دل کی صورت
دل کیا تو ہے گیان اے سجن جان — کچھ بول نکو ہو سنکر انجان
ھیرا پرکھے لھوا (۴) پچھانے — مانس کوں ولے سمج نجانے
جانے تو یہی جو ہے یو خاکی — خاکی میں اچھے کھاں سوں پاکی
یک آب منی رکت ہے (۵) دوجا — بن دھوے درست نیں ہے پوجا
یو تو نجس او پلید ہے پن — اس دو سوں ہے آدمی کی آتین (۶)
جنتا ہے پلید سچ پلیدی — یو باٹ ہے راست بات سیدی
کیوں اسکوں سہائے کیقبادی — جز نیستی اور نامرادی
شادی تو کھاں ہے غم کے میانے — موجود ہے دو عدم (۷) کے میانے
مرتا گلتا فنا ہوجاتا — بن عجز نہ بھی کچھ سہاتا
کھتے جن اپس کوں یوں جو جانیا — ان پینج (۸) کوں آپنے پچھانیا
یوں پاوتے (۹) پائیا شرف کون — بل کھول (۱۰) تمام من عرف کوں

---

(۱) سیکڑوں موس ہیں مگر سونا ایک ہی ہے (وحدت الوجود)
(۲) جونا ۔ قدیم ۔ بٹاؤ مسافر ۔ مگر ن ۲۷ ھ میں "جانا،، (جاننا مصدر سے)
(۳) لطیفۂ قلب ، حق کی صورت ہے (۴) لوھا ۔
(۵) خون (۶) آتین ۔ نشو نما ۔
(۷) بین العدم عدم
(۸) ایک نسخے میں پنج بمعنی پانچ ۔ حواس خمسہ ظاھری و باطنی ۔
(۹) پاوتی ۔ پوتھی ۔ قیمت ۔ نصیب ؟
(۱۰) دقایق خالص ن (۶۵ ھ)

میری سمج ان اپس گنوایا او جاں پنا او جس (۱) گنوایا
مانس نہیں گھونس یا گھوا (۲) ھے ماٹی میں چکڑ میں پڑ موا ھے
وے آپ سے ڈبائیا او بدمست کھاندیاں پہ اس کے آپنے دست
دے ڈال جو حق دیا ھے ڈانبا (۳) سمجیا ھے سنا اپس کوں تانبا
اصلا میں یو خنگ (۴) ھے نہ خر ھے نامی نواب نا نفر ھے
فرمان ھے نامور نہ نامہ پگڑی ھے نہ پانوں کا چمامہ (۵)
جن آپ سے جانتا ھے ناپاک، سو پاک پہ کیوں چلائے ادراک
جس دل میں بغیر بھاگنا نیں سو صف میں غزا کے جاگنا (۷) نیں
جن اپسے پلید لید جانے عنبر کوں یو لید کیوں پچھانے
اے لید منے پڑی سومانک (۸) توں لید نہ لال نک (۹) تے تاسک
اس لید سوں کر اپس کوں نروال ھے لید سوں لید، لال سو لال
نا لید نہ لال توں نہ جھلکار سب بیچ ترے توں سب تے ھے بہار
نا جیئو نہ جسم توں نہ مایا اس سب تے ترا بلند پایا
گر اور بی ھے نجیب نامی سیوک (۱۰) ھیں ترے توں سب کوں سامی
یو سور یوسس یو روز، یو رات مظہر ھے ترے تو مظہر ذات
ھر یک کوں ھے نانوں، نانوں سوں تجہ دنیا تو لگی ھے پانوں سوں تجہ
یو بید پراں اے سگھڑ من سب من سوں ترے ھوئے ھیں اتین (۱۱)

---

(۱) قوت (۲) کیچڑ کا کیڑا ۔
(۳) ڈانبا ۔ مرتبہ (۴) گھوڑا
(۵) جوتا ۔
(٦) ,, بن عجز نہ بھی کچھ اس سہاتا ،، (ن مسکین)
(۷) جگہ نہیں ۔ (۸) موتی
(۹) نکھ سکھ ۔ سر تاپا (۱۰) غلام
(۱۱) نشو نما پانا ۔

پیروں کے تیری منجے ھے پرمان (۱) نیں غیر کوں تجھ تیرے اپر، مان (۲)
کیا کن میں ڈوبیا ھے جونکہ کونیں نسبت سوں گذر جو ھے تجے نین
بوڈھا نہ توں بال ھوکر اچھ رے توں نور نرال ھوکر اچھ رے
شہ باش کہ شاہ اپسکوں کیتا سب سر توں کلاہ اپسکوں کیتا
توں بلکہ کلاہ کا ھے موتی موتی سوں تیرے کلاہ جوتی

حکایت

حضرت کے گھر ایک دن گمت (۳) تھا ان پان (۴) بڑی بہت انگنت تھا
ھور کیف بی تھا کچیک مجازی ھر کوئی ھے تیز جونکہ تازی
ھر یار ھوا ھے لول (۵) ھور لال (۶) کھن لال (۷) کے تیئوں ھے بزم خوش حال
او بزم نہ بن ھے نو بھاری او لال نہ پھول ھے اناری
کیتے ھیں دراز اپس کے جیباں مرغول تے (۸) جوں کہ عندلیباں
پن سیر میں ھے سلوک کے شاد نکسیا (۹) نہ یکن (۱۰) سوں وحدی داد
دو چار میں نفس کے ھیں آچار (۱۱) دو چار میں دل کے ھے ساچار (۱۲)
دو چار کوں روح سوں رفاقت دو چار میں نور کی نزاکت
حضرت تھے اپس کے حال کے مست جوں اور نہ قیل و قال کے مست
مدھوش جو تھے سو ھوش پر آئے جگ جگ سوں انن کے جوش پر آئے

---

(۱) پرمان - سوگند
(۲) عزت وقعت
(۳) تقریب - محلس
(۴) اکل و شرب
(۵) لول - حریص "سور"، (ن مسکین) لولا - معذور
(۶) گنگ - مبہوت - سرخرو
(۷) معدن لعل
(۸) مرغولنا - چہچہانا
(۹) نکلا
(۱۰) ایک
(۱۱) آچار - چال چلن
(۱۲) ساچار - قصہ - کیفیت

بولے ۔ کے عزیز ہور (۱) ہو اب　　یو مت (۲) ہے کچھ اور مت کھواب
بجے نفس کے ذکر اب تلک تھے　　ہور دل کے بی اب جو شب تلک تھے
جس روح کی اب تلک تھی تکرار　　ہور نور کے جے نسب سوں نروار
اس چار کوں لے اپس کے بل میں　　جوں بال بل آپنے بغل میں
یہ نِپٹ (۳) سمور (۴) بات بولے　　نیکے (۵) نیکے نکات بولے
کھتا ہے جو کھل نمن کنول کے　　اسرار ابد کے ہور ازل کے
یہ کون اہے سوہاں کہو ہاں　　یو دیو ہے وو ہے یا تو شیطاں
بحری یو اشارتاں ہیں عالی　　بوجے سو او لوگ لاابالی
نیارے ہیں نہ ان کوں جان جن (۶) میں　　جوں پھول رہے نراں بن میں

"در بیان عرفاں"

ہستی او جو ہے تت (۷) اس خدا کا　　تس جان حقیقت اس خدا کا
ہستی ہے خدا کوں جان یو تت　　جوں جھاڑ کوں بیج ہے حقیقت
اس ہست سوں سر آچا یو عرفاں　　موجود کیا تمام منڈاں
بھیتر سوں دیا ہے بھار سب ڈھو (۸)　　ہستی کے نلی کے تیں بتی ہو
جب ہست سوں بھاراں رکھیا پانوں　　تب ہست کوں ہست کر رکھیا ناٹوں

---

(۱) "چپ رہو" (شرح من لگن و ن ۔ مسکین)
(۲) مت ۔ مذہب
(۳) نپٹ ۔ سیدھی ۔ نیٹ ۔ (نیٹم) طویل، دراز بہت سی ۔
(۴) سمور ۔ نادر نکات ۔ نرم و نازک سمور کے بال کی طرح ۔ سب ۔ روبرو (ن ۶۵ ھ)
(۵) اچھے اچھے
(۶) عام مخلوق سے　　(۷) تت ۔ (س) ماہیت
(۸) ڈھونا سے

اورنیں تو نہ ہست (۱) نا کھنیارا (۲) سب نیست تھے جوں مٹھی میں بارا (ھوا)
معروف (۳) نوا ھے بلکہ عارف (۴) عرفاں کوں صاحب معارف (۵)
کہتے ھیں قدیم یو نوا (۶) نیں گر کوئی کہے نوا روا نیں
عارف جو اپس عَلم آچایا معروف ھوا وجود پایا
کہتے ھیں عرب اگرچہ عرفان پن ھند کے لوگ بولتے گیان
یک گیان کوں چھوڑ کر گھنیرا کیتا سو او کون پیر میرا
اے گیان کے کھان کے رتن ھو اس گیان رتن کے تیں جتن ھو
ساتو سمدور تیر دیکھا جن گیان گلی کوں پھیر دیکھا
یو گیان گپت یو گیان پرگٹ کیتا ھے یو گیان ھر گھٹے گھٹ
گر گیان کوں (۷) نے کھوں رواہ ھے ھر چھیک (۸) سوں یک نوا نونہ (۹) ھے
یک گیان سوں گت (۱۰) ھزار اظہار یک نے سوں ھے لک نوا نمودار
اول جو بھیتر (۱۱) سوں آییا بھار کیتا ھے عبودیت (۱۲) پر اقرار
سو نور محمدی ص ھے جانو کیا نور یو گیان کر پچھانو
جے گنج گپت میں تھا جو مایا باھاں (۱۳) پکڑ اس کوں بھار لیایا

---

(۱) ھست ۔ ھاتھی (مسکیں)
(۲) کھنبارا (گھنباوا) ۔ ھاتھی کاٹھاں ۔۔ فیلخانہ ۔
(۳) مراد تھی معلومہ
(۴) مراد بنیش مبداع کل
(۵) اھل عرفاں اسلئے کہ طارف و معروف کی پہچان عروفاں سے ھے
(۶) نیا
(۷) بانسری
(۸) چھیک ۔ سوراخ
(۹) نئی
(۱۰) ھنر
(۱۱) گنج مخفی ، مرتبہ غیب الغیب
(۱۲) خود مرتبہ نور محمدی میں ظھور کیا
(۱۳) باھیں ۔ بازو ، ھات ۔

یو سول (۱) بی گیان سو کشم (۲) گیان　　آ کار (۳) بی گیان بل آگمَ (۴) گیان

جسکوں جو کہیں صفات ذاتی　　یا اور صفات ہیں صفاتی

اس سب میں بھریا ہے گیان اے جان　　اس گیان میں وہ سجان (۵) اے جان

ہستی او جو ہے نرال نیارا　　سو گیان ہے گیند (۶) کا کھنیارا

ہے پانچ جو جس حساب میرے　　سو گیان کے گوہراں گھنیرے

ہر یک منے نور گیان کا ہے　　جر جام میں جوت بھان کا ہے

یو نین (۷) اگرچہ دوست تر ہے　　بن گیان تو گار کے پھتر ہے

معلوم ہوا کہ نین بی گیان　　سب حرف بی گیان عین بی گیان

یو گیان ہوا فلک کوں مقصود　　یو گیان ہوا ملک کوں مسجود

آدم کے انگے نہ سر دھرے او　　اس گیان کوں سب سرن (۸) کرے او

آدم (۹) ہے حقیقی آج یو گیان　　سلطان کوں دل کے تاج یو گیان

خاقان میں ہے نہ خان میں ہے　　جے گرب (۱۰) جو آج گیان میں ہے

اس پنڈ پٹن کوں پادشہ ان　　اس جیئو کے سیس پر کُلہ آن

یک جیئو نہ اس کوں باس (۱۱) بوجھو　　ترلوگ اس لباس بوجھو

جن گیان کے تیں پچھان دیکھیا　　گیہاں کوں تمام گیان دیکھیا

یو سات دھرت یو نوگگن گیان　　پنج بھوت کے پانچ یو رتن گیان

---

(۱) جسم۔　　(۲) تن شالی ملکوتی

(۳) آ کار۔ عالم صورت۔ اجسام،

(۴) عالم نور (اگم۔ س) عارف الوجود

(۵) سجان۔ محبوب　　(۶) گیند۔ ہ۔ ہاتھی

(۷) آنکھیں

(۸) سرن۔ سجدہ (مسکین شاہ)؟ پناہ۔ آسرا۔

(۹) آدمی مظہر عرفاں ہے۔

(۱۰) گرب۔ انانیت، فخرو ناز　　(۱۱) مقام (مسکیں)

یو جھاڑ پھاڑ پیک (۱) پانی — سب گیان پچھانتے ہیں گیانی
زیبا اچھو یا تو زشت یو گیان — دوزخ اچھو یا بہشت یو گیان
ناسور نہ یو سسی ثریا — یو گیان ہے گیان گیان بھیا
یو بید پران سیا (۲) ستر گیان — ابرا (۳) اچھو بھرتی آستر (۴) گیان
اس گیان کوں گیان ہِیں (۵) رجھاوے (۶) — اس گیان کوں گیان ہیں (۷) کہجاوے (۸)
یو گیان الست یا بلا ہے — جے (جو) گیان پر گیان مبتلا ہے
چنچل بی ہے گیان چک بی ہے گیان — وہ پوتلی وہ پلک بی ہے گیان
او چھند اچھو او چھب، او چالا — ہر گھر میں ہے گیان کا اجالا
عاشق جو اپس فدا کیا ہے — سر دیو نے (۹) ابتدا کیا ہے
او بچھڑے پیاپ (۱۰) بلبلانے — ہے گیان ظہور ہر بہانے
یو بھوگ (۱۱) بی گیان ابھوگ (۱۲) بی گیان — یو جپ (۱۳) بی تو گیان جوگ بی گیان
یو گیان گرو یو گیان ہے سیک (۱۴) — یو گیان ہے تیج (۱۵) بلکہ تاریک

---

(۱) پیک - زراعت - فصل میگ (ن مسکین) برسات
(۲) شاستر — (۳) ابر (ف) اوپر کا کپڑا
(۴) استر — (۵) ہی کا املا "ہیں"
(۶) آرزو — (۷) کہجانا - (س) شرمندہ کرنا
(۸) ہِیں - ہی (قدیم دکھنی صوتیات)
(۹) دینے
(۱۰) پ - پہ (پیو پر) بعض نسخوں میں ع او بچھڑے بیاب بلبلانے (بیاب - بے آب) اور "بچھڑے سات بلبلانے" (ن مسکین) یعنی مہجوروں کے ساتھ
(۱۱) بھوگ - آرام، عیش — (۱۲) ابھوگ - ناداری
(۱۲) پرستش — (۱۴) چیلا - مرید
(۱۵) روشنی

راجا ہے تو پٹ (۱) اپر یہی گیان پرجا ہے تو کھٹ (۲) اپر یہی گیان
یو گیان گنوار یو گیان گیانی یو گیان بنج (۳) یو گیان بانی (۴)
ہیں دود کے بالکے جو سارے سو جھولتے گیان کے گنوارے (۵)
یو گیان ہے مد یو گیان (۶) ماتا یو گیان ہِیں (۷) گیان میں سماتا
اس گیان کوں گیان اپیچ بھجتا (۸) اس گیان سوں گیان ہیں اپچتا
پیتا بی تو گیان پوت بی گیان یو بیج کپاس سوت بی گیان
یو گیان بڑا یو گیان چھوٹا یو گیان گھڑا یو گیان لوٹا
یو گیان طبق یو گیان سر پوش یو گیان ہے یاد ہور فواموش
یو گیان ہے گھاس گیان ہے گل یو گیان ہے بن بہار بلبل
نرگس ہے گل پری ہے لالا یا بیل (۹) جو باس (۱۰) کوں ہے بالا (۱۱)
فارغ ہو کتیک مطلباں سوں حضرت کھے آپنے زباں سوں
اس گیان کے باب میں کہ یو گیان زرّے تے یکڑ بھریا ہے تا بھان (۱۲)
یو گیان بہتر یو گیان باہر اس گیان کوں یو منڈن (۱۳) مظاہر
گر جن ہے بشر ہے جانور ہے پانی، پاوک (۱۴)، پون، پھتر، ہے
انکی حرکات ہور حکایات یک بھانت نہ بلکہ بے نہایات

---

(۱) تخت (۲) کھاٹ - پلنگ
(۳) بیوپار
(۴) بانی - آواز (س) سرسوتی - بقال (مسکین)
(۵) گہوارے (۶) مست (۷) ہی
(۸) بھجتا - پرستش کرتا - تعریف کرتا
(۹) بیل - خوشبو دار پھول کی بیل (۱۰) باس - بو
(۱۱) بالا - خوشبودار گھانس - بلند (د - س)
(۱۲) آفتاب (۱۳) منڈن - کاینات
(۱۴) بجلی

سب گیان ہیں گیان کے گھڑے (۱) ہیں　　ادھار (۲) سوں گیان کے کھڑے ہیں
بالفعل اگر پھتر آپر کوئی　　بیٹھے تو پھتر کے تیں خبر ہوئے
یعنی منجہ اوپر یک آدمی زاد　　بیٹھا ہے اگر دوکھی و گر شاد
بی بوج کے تیں یو لوک (۳) بی بوج　　پھتر کہیں پن پھتر کوں ہے سوج
اے دوست توں اب نہ دیک چو پھیر　　ہو گیان سوں گیان کا گلوگیر
گیانی ہو توں گیان کوں پکڑ خوب　　گیانی ہے محب تو گیان محبوب
اس گیان سوں اچہ پرت لگا کر　　بل جان اسے جیو کا سگا کر
سب گیان اپس کے گیان پر جان　　سب گیان کوں ایک گیان کر مان
ہر چیز کوں گیان سوں سمجنا　　ہور گیان کوں گیان سونچہ بھجنا
اس گیان کی کیا کہے جو صورت　　گیانی کوں دکھاونا ضرورت
کان لگ کروں گیان کی کرانی (۴)　　اس گیان کوں جانتا سو جانی
گیانی منے جب جو گیان آوے　　ویران کر اسے اپس بساوے
اے عشق توں کاں گیا شتاب آ　　ات گرم ہو جوں کہ آفتاب آ

سٹ جال یو مہملات میرا　　یو بھید یو بھن (۵) یو بات میرا
جوں چاند مرا ہو آج مہمان　　کتاں کے نمن گلا میرا گیان
رہتے ہیں پیاسوں پھانک (۶) یاراں　　لیا بیچ میر گیان یو گنواراں
یو گیان ہے گیان تے نپٹ پاک　　ادراک کوں جان ہے سیس پر راک (۷)
ادراک در اصل ہے ادھورا　　آپس کہے کیا ہوا جو پورا

---

(۱) گڑھے ہوئے　　(۲) سہارے - بھروسہ
(۳) دنیا
(۴) گرانی (ن مسکیں رح) - حکایت (کرانا - سے؟ دوکانداری - منشی گیری) انشاء پردازی — (ہ) (اصغر) -
(۵) بھن - فن و ہنر　　(۶) جدا
(۷) راکھ

گر کوئی جو کیف کچھ ادک کھاے   یا گھاو جو سیس کے اپر پائے
یا سن (۱) چڑے کچھ سریر سنپات (۲)   تو چھوڑ چلے سریر (۳) کا سات
اس گیان سوں آج ہے منجے کام   جن گیان کوں گیان کر رکھیا نام
بو گیان ہے ہر طرف سوں سادا   یو گیان ہے گیان سوں الادا (۴)
یہ گیان نہیں جو ہے ہمن پر   بالفعل تمام تربھون پر
یہ گیان نہیں جو یو سناراں (۵)   دکھلاوتے صنعتاں ہزاراں
لکڑی کے کون (۶) پھرائے دل (۷) میں   پھتر کی مچھی ترائے جل میں
یہ گیان نہیں جو یہ چتارے (۸)   لکھتے ہیں سرک سورج ستارے
گر فی المثل انکی تیں پھرانگے   او چاند او سور پھر (۹) پھرانگے
یہ گیان گنی نہ گاونا (۱۰) ہے   نا سم (۱۱) نہ بسم بجاونا ہے
نا نانچہ (۱۲) دیکھاونا نہ دیسی (۱۳)   لیانا نہ اننت بھیس بھیسی (۱۴)
یہ گیان نہ خط نہ بو عبارت   پڑھا نا سدھار بید بھارت (۱۵)
یہ گیان نہ ہر سجان (۱۶) پر ہے   یہ گیان گواہ گیان پر ہے

---

(۱) سن چڑے - لرزہ ، (جن وارد ہو مسکین)
(۲) سرسام ، تشنج ،
(۳) سریر - جسم ، مزاج (خبط ہوجائے)
(۴) علحدہ
(۵) زرگر ("ستاران"، - ستار - بڑھئی - (ن مسکین) کنایہ صوفیان خام
(۶) کون - (گون) - گینڈ؟ "لکڑی کے ترنگ"، یعنی گھوڑے (ن مسکین)
(۷) دل - مجمع کثیر   (۸) نقاش - مصور
(۹) با بار آئینگے   (۱۰) گانا
(۱۱) سم لبسم - تال   (۱۲) ناچ
(۱۳) دیسی - ایک راگ - (توڑی)   (۱۴) بھرو پیا
(۱۵) جنگ نامہ - رزمیہ نظم   (۱۶) سجان - ہوشیار

یہ گیان سدھن(۱) کی گیان کی چھانوں — نا پنڈ پرت پران کی چھانوں
جے گیان جو گیان کوں پچھانے — سو گیان اپس کوں گیان جانے
اس گیان کوں جیئو جان جن (۲) کا — یو گیان نہ تن ہے من مہن کا
جس ذات کوں تم جو بود جانو — یو گیان اسی وجود جانو
جے سور ہے گیان کے لگن کا — سو سور خباردن (۳) ہے جن کا
ہر دور میں ایک دوچ (۴) دانے(۵) — اس گیان کوں پھوڑ کر پچھانے
ورنیں تو ہر ایک کوں کہاں ہے — بھر گیان سوں گرچہ دو جہاں ہے
اے گن تے نرال گیان تے پاک — اس پنڈتے (۶) ہور پران(۷) تے پاک
جے گیان ترا ہے آد بنیاد — تس گیان کی دوستی میرا داد(۸)
دنیا منجے یعنی گیان دنیا — سد گیان کی منجہ پچھان دنیا
اس راز کوں منج پہ باز کرنا — غفلت کوں مرے نہاز کرنا

''حکایت سوال مرید از پیر''

سامی(۹) سوں اپس کے کچھ نرک شک — یک آو(۱۰) کیا سوال سیوک
ہے حکم جو چینوٹی ہے کالی — ہور نس بی ہے ہور پھتر بی جالی
اس نس میں سیاہ سنگ اپرال — اس سنگ سیاہ رنگ اپرال
وہ چینوٹی ہے نپٹ جو چھوٹی — جب چال چلی اپس انوٹی (۱۱)
تس چال کے دُھن تمام یک بار — سنتا ہے اپس کے کان کرتار

---

(۱) سدھن - دھنوان - دولتمند - محبوب
(۲) خلقت — (۳) خبار دھن - ذات مطلق آفتاب ،
(۴) دوھی — (۵) عقلمند
(۶) جسم — (۷) جان
(۸) ''یاد،، صحیح ہے (ن مسکین شاہ)
(۹) سوامی - گرو - پیر — (۱۰) آکر -
(۱۱) انوکھی

نا چال کوں چینوٹی کے ھے نِاد کرتار تو کان تے ھے آزاد
دکھاتا ھوں توں پیر سر پہ ھوتے اس چنیت (۱) کی چہ (۲) بچی میں غوطہ
تب (۳) چینوٹی منجہ پوجائےگی جک (۴) جب منج پہ کھلی یہ دشٹ (۵) کوتک (۶)
سامی کھے یو اکھت (۷) ساچار (۸) کہنا تو نہیں و لیک ناچار
کہتا ھوں تجے جو یو خبر ھے اللہ علیم ھے سو ہر شے
اس پر سوں کچیک کہوں سوھاں سن ھاتی کے تو پانوں کوں نہیں دھن
گھانٹیاں بی ایسی لیے بند آویں جو لوگ سن اس کوں بھاگ جاویں
ورنیں تو یک کتیک قبیلے دے پانوں کے تل اپس کے پیلے (۱۰)
گر او دھن نپانی بیگی (۱۱) پن اسکوں تو آوتی اچھیگر
یاتوں بی بہت ھلوں چلی (۱۲) جائے دُھن (۱۳) پانوں کی تجھ نہ دوسرا پائے

(۱) چنیت - چنتا - فکر
(۲) جھبچی (ن ۲۰۷ھ)؟ چہ بچے - بمعنی حوض (ن مسکین رح)
(۳) بعض اختلافات - تب جیئوتی منجہ پو جائےگی چگ،، یعنی مرنے کے بعد اسرار روشن ھونگے (ن مسکین) یا تب چینوٹی منجہ پو جائےگی چگ - بعد مرنے کے چیونٹیاں کھا جائیں گی۔
(۴) جک بمعنی جانور جو خزانہ کے ساتھ دفن ھو جاتا ھے (شرح)
(۵) نظر
(۶) کوتک - کرشمہ (س) باریک - کویک - کوئی ایک کا مخفف
(۷) اکھت - راز
(۸) کیفیت - خبر (۹) گھنٹیاں
(۱۰) روند ڈالے (۱۱) جلدی
(۱۲) چلیا جائے (ن ۱۱۰۷ھ) (۱۳) آواز

پن تجھ کوں تو آیگی یو سچ ہے ہے سہل تجھ اور کوں کڑچ (۱) ہے
یوں چینوٹی کے قدم کی آواز سچ اور کے کان سوں رہے باز
پن اس کے تو کاں ہے خبردار ہر یک کے خبر پہ حق ہے سردار
ہر دل منے ہے او ایک دانا اس بات کوں بھوت نا بدانا (۲)
ہر شے، میں علیم حق تعالیٰ عالم نہ یو علم کا اجالا
عالم کے الف سوں علم کا لام دھرتا ہے الف سوں لام تیوں کام
ہے علم علیم کا یو عالم اس علم کوں ہے علم (۳) سو آدم
یو بات نبولنے کی ہے یار اب ترک بھلا کرے جو تکرار

در کیفیت سوجودات

کیا کچھ ہے اننت (۴) لا تعیں جس تے ہوئے یہ بلا تعین
یک بھانت یو اور دوسرا اور ہر یک میں کچھ اور اور ہی طور
ہر چیز میں گر یک اور ہے چھند زنجیر نمن ہے پنکڑی (۵) بند
یو یک میں یو یک ہے جان اے جان جوں آنک میں ناک ناک مین کان
یو رات گڑد (۶) یو دیس یو دھوپ یک سود کے سیر یہ بلا روپ
لا (۷) من کے نین کوں عشق انجن تو دیکھ جناردن (۸) ہے یا جن (۹)
یک دیس تو بھار آ اپس تی تب دیکھ کہ کیوں دسے یو بستی
ہوتیاں ہیں ارادتاں جو یک ھت تو ہوے اسی کی یک ارادت
سب گیان ملے تو گیان اس کا سب گیان کوں یک پچھان اس کا

---

(۱) کڑی ھی ہے یعنی سخت (۲) واشی نہ کرنا
(۳) شہرۂ آفاق ۔ (۴) بے انتہا
(۵) پنکڑی۔ پن کڑی = زنجیر کی کڑی ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہے
(پن = مگر) ۔
(۶) گرڈ ۔ گرد آلود (۷) لگا
(۸) آفتاب تاباں (۹) جسم ۔ مٹی کا پتلا

سب ہوینگے قدرتاں جو یک ٹھار — تو ہوے اسی کی قدرت اے یار
اس بھید کوں بوجتا ہے بینا — سو کیا کہ ہے جل سوں بھر خزینا
اس یک تے آڑے یو سب فوارے — یک سار نہیں ہے گرچہ سارے
یک آب تے آبدار ہیں یو — یک تاب تے تابدار ہیں یو
یو دیوٹی (۱) یو چراغ چولا (۲) — یک آگ قبول، اے قبولا
جوں بن میں ہزار برگ یک آب — اس یک تے ہے یوں ہزار سیراب
او نیر نمن یو موج مانند — سنپڑیا ہے یو موج نانوں(۳) کے بند
ورنیں تو نہ موج بیر ہے رے — یاں راہنما سو پیر ہے رہے
یک شخص اپس سریر (۴) دیکھیا — لے یانوں تے تاکہ سیر (۵) دیکھیا
پن موکہ (۶) اپس نہ دس کر آیا — سینا (۷) اس دکھ سوں بھر کر آیا
یو فکر اپس اپر لیا آن — القصد یک آرسی کیا آن
دیکھ آپنے موکہ کوں ہوا شاد — کیتا سب اپس کے دکھ کوں برباد
لیکن یک اپس کے مکہ کوں دو دیکھ — دک(۸) دل اوپر اس دوی سوات ایکھ
اس آرسی کوں لے دھرت (۹) پرمار — سمجیا جوہوا دوئی سوں نروار(۱۰)
اور آرسی پھٹ ہزار ہو ٹوک (۱۱) — ہرٹوک میں دسکر آئیا موک (۱۲)
یو ایک سوں دو ہے دوسوں دو لاک — اپچار(۱۳) جگت کی جان اے پاک
اس تیں سوں کچھ نہیں جدا ہے — قدرت ہے علیم، ہور، خدا ہے

---

(۱) دیوٹی - مشعل (مسکین)
(۲) چولھا
(۳) نام کی قید
(۴) جسم
(۵) سر
(۶) مکھ - منہ
(۷) سینہ
(۸) دکھ
(۹) زمین پر ٹپکا
(۱۰) پاک
(۱۱) ٹکڑے
(۱۲) مکھ - مکھڑا
(۱۳) اپچار- حکمت

ست جال اپس نظر ستی کاڑ
کیٹ(۱) قدرت کوں علم کے بھا

ہور علم کوں ہات میں خدا کے
یعنی کہ دے ذات میں خدا کے

کچھ اور نہ اوچ ہے وہی گھٹ
پہلیں (۲) پچھین گپٹ ہے پرگٹ

سینسار نہ یو ہے گیان کا گنج
سینسار نہ موم کا ہے شطرنج

اس موم سوں عام کوں خبر نیں
اس روم پہ شام کوں گذر نیں

جانے یو روش یو ریت رہ سچ
یو پیل ، پیادہ پادشہ سچ

کچھ اور نہیں یہی ہے
اما او جو خاص منتہی ہے

بوجے یو تمام موم ہے موم
فرزین یو شتر ، ترنگ معلوم

بن موم یہ نقش نانوں سب جھوٹ
بن سور یو دھوپ چھانوں سب جھوٹ

یو نانون تمام موم کے جان
یو نقش بی موم کیچ پہچان

یو نقش جو سامنے ہے ظاہر
خود موم نہ موم کے مظاہر

اس موم کوں موم نانوں اصلی
باقی جو ہے بے شمار فصلی

ہے اس کے سوا سگل صفاتی
اللہ بی یوں ہے اسم ذاتی

اب سن توں منازلات کا بھید
اس پر سوں پچھان ذات کا بھید

یو سول ، یو سوکشم یو کارن (۳)
مہکارن (۴) کوں توں چاروں گن

مہکارن اگر کمال اچتا
کارن پہ خیال نا اپجتا

دوجے میں جو نیج پائے جاتا
تو تیسرے مرتبے نہ آتا

تسرے میں تمام تھا اگر کام
چوتھے کے نہ چاہتے سرنجام (۵)

چوتھا بی تمامیت نہ دھرتا
تو(۶) پانچویں گھر منے اترتا (۷)

---

(۱) کیٹ (س) جھاڑ۔ ایک قسم کا جھاڑ

(۲) اول و آخر ظاہر و باطن

(۳) کارن ۔ عالم جبروت

(۴) مہکارن ۔ عالم لاہوت

(۵) سر انجام

(۶) تو۔ تب ۔ (قدیم دکھنی)

(۷) یعنی نازل ہوتا

سپن چاروں (۱) تھا تمام مطلب — تب اسکی اپر ہوا (۲) مرتب
مطلع (۳) کوں کتیک طفل جانے — مقطع (۴) کوں جوان کر پچھانے
اچھے دیکھ میں آئے دست میں آئے — گر سول اسے کہوں کہے جائے
جوں سول ادک نہ کچھ کم — ایساچ گپت ہے سوچ سکشم
کارن سو او کیا تو ہے اندھارا — سب اچھ نہ دسے سو او ہے ٹھارا
دیکھے جو جن اس اندھارے اوپر — مہکارن اسے سمج نہ دیگر
اس سول کوں سول کر نجانو — بل سول کوں مول کر پچھانو
کارن اچھو یا او ماھکارن — پن سول ہے شہنشاہ کارن
او گرچہ مراتبان ہے محضر (۶) — سِکّا (۷) ہے یو سول اے سخن ور
بالک پنے بڈپنے کے مابین — جیوں ہے جوں جوان پن عین
یوں بیچ ابد کے ہور ازل کے — یو سول ہے سب کوں مول بلکے
یو سول نہ اوچ ماھکارن — آیا ہے بدن پکڑ یہاں بن
آیا نہ یو بلکہ جاں ہے تاں ہے — گیانی کوں قبول یو گتاں ہے
کہتے کہ جیا جگت میں اٹکیا — ہور وونچہ موا جگت سوں جھٹکیا
یعنی یو فلک یو دھرت چھوڑے — یو بھوگ (۹) بلاس (۱۰) برت (۱۱) چھوڑے

---

(۱) مراد منزل ناسوت (۲) پورا ہوا
(۳) کنایہ الوہیت طفل = مبتدی (۴) یعنی حقیقت ناسوت منتہی
(۵) مقام۔ راست (۶) محضر = حضرات خمسہ۔ مراتب غیب
(۷) بجائے سکہ یا مہر کے ہے جسمیں جملہ مراتب پوشیدہ ہیں " جبروت در ملکوت بین ملکوت در ناسوت بین "
(۸) مول = اصل، مراد عارف (ن مسکیں) ہر کہ اینجا یافت الخ
(۹) بھوگ = عیش و آرام (۱۰) بلاس (س) = خوشی
(۱۱) برت = خوراک

میرے تو حساب چھوڑنا نیں یو چھوڑ کر اور، لوڑنا (۱) نیں
یو دیہ ترا جو ہے دس آتا سو شہر آپس کے تیں کلا تا (۲)
یک شہر سو کیا کہ بوج بھیا اس دیہ میں دو جگت سمیا
توں جاں ہے وہاں یو سب ہے موجود ہر سر کوں ہے تجہ قدم سوں مقصود
جوں بہار یو دیہ یوں بھتر ہے اس دیہ کوں ہر نگر میں گھر ہے
اے یار یو پنڈ (۳) پنچ (۴) بھوتی یک قاب ہے غیب کی اچھوتی
یک چیز نہ اس منے ضروری نو کھنڈ کے نعمتاں سوں پوری
جو پنڈ ہے جیئو باج پر کم (۵) یوں جیئوں کوں پنڈ بن وقر کم
یو جوں کہ سنا او کوڑ(٦) کے سار تھالی کوں سنے کی کوڑ آدھار
یو سول ہے ساورا(۷) اچہ اے بھو(۸) آخوند کی بندگی میں جو تو
یو سول ہے ساورا بہت ڈر رہ اپنے دھنی کے ڈر کوں کر گھر
جا پیو کے کودنا اچھلنا آساوری (۹) میں سنبال چلنا
واجب ہے ترے پہ یاں عبادت لازم ہے عبودیت کی عادت
علت کوں اپس کے جالنا ہے ملت کوں اپس سنبالنا (۱۰) ہے
اٹہ یاں تے جوسو کشم کوں جاگے (۱۱) تب آنپے پیو (۱۲) کی کون پا گے
اس جھاڑ(۱۳) کوں جایگی جھٹک جب تب بیج کوں پایگی سو کیا رب

---

(۱) پکڑنا (۲) کہلاتا
(۳) جسم (۴) پانچ عناصر پچیس گن
(۵) پرکم = محتاج (جسم محتاج روح ہے)
(٦) کوڑ : ناقص ۔ کھوٹ (۷) ساورا ۔ خانہ شوہر
(۸) بھؤ : بیوی ۔ دلھن (۹) سسرال
(۱۰) ن ۱۱۵٦ ھ (سنبھالنا ن ۱۱۲۷ ھ ؟)
(۱۱) جائینگے ، پائینگے (۱۲) پیو کی ۔ میکا
(۱۳) جاڑ یا چار (ن ۲۷ ھ)

اس جھاڑ کوں یک تو ہویگا بیج   اس بیج میں بیج ہے سو وہ بینج

وہ جھاڑ یو جگ جو دیکھہ میں آئے   لکھنے منے آئے لیکھہ (۱) میں آئے

وہ بیج سو نور احمدی حق   وہ بیج میں بیج نور مطلق

جس بولتے نور احدیت کا   جاں کام نہ خون نا دیت (۲) کا

ہستی سوں اپیچ یو گیان ہے ہاں   اس گیان سوں یو تمام گیہاں

پوچھے جو منجے آ (۳) بیج کیا ہے   اس بیج میں بیج (۴) بینج کیا ہے

کچھ خوب کہوں دیا گرو کی   سد گیان کی صف میں سرخرو کی

پن جھاڑ کے باب کچھ نپوچھو   یا خوب خراب کچھ نپوچھو

یا بھاگ نگرتے یا (۵) بدرتے   معلوم نہیں یو ہے کدھر تے

یک یعنی طلسم ہے یو دنیا   یو کب سو بنیا ہے کون بُنیا (۶)

یو کون سو کون جانتا ہے   یو کیا ہے سو کن (۷) پچھانتا ہے

یو جھاڑ نہ جھاڑ بیج کا ست   ہے بلکہ یو بیج کا حقیقت

اس جھاڑ کوں پھول پات عالم   اس جھاڑ کوں پھل سو کیا تو آدم

پھر پھل میں او آد (۸) بیج آیا   پن پھل میں گھٹ (۹) آپ سے چھپایا

پھل پھوڑ یکاد (۱۰) بیج ابھار   ہستی کوں کرے ایس کے اظہار

بولے کہ یو جھاڑ جسم میرا   اس سب میں مرا پچھان پھیرا

یو پیڑ یو ڈال پات ہور پھول   ہے سب یو مرے مکان مقبول

یو جھاڑ بی میں یو بیج بی میں   اس بیج میں ہے سو بیج بی میں

---

(۱) لیکھہ : لکھت - کتابت   (۲) دیت - خونبہا

(۳) آ - او، وہ

(۴) تیج نیج - روشنی و کمال (ن مسکین)

(۵) بدر - بیدر ضلع (دکن)   (۶) بنیا - بنیاد رکھنے والا - بانی

(۷) کون   (۸) یعنی نور وحدت قدیم

(۹) مخفی (گپت ن مسکین)   (۱۰) ایک آدھ

معلوم نہیں کسے یو مذکور جا بوچ کہ جانا ہے منصور
ہر گل نہ دھرے یو باس ہر گھاس عطار کے عطر میں ہے یو باس
غافل ہے ولیک آدمی زاد آپسکوں دے ہیں توچ (۱) برباد
دھنڈینچ یو لوگ جانتے ہیں دھنڈتے کوں نہیں پچھانتے ہیں
ہے کچھ پن انن کوں بوجیا کچھ اس پوستی تیں جو سوجیا کچھ

حکایت

یک پوستی (۲) گھر بھٹیارنی کے آیا دیکھیا تو گن ہے نیکے (۳)
دکان بی خوب نان بی خوب ندرا (۴) کی بھنجن (۵) کوں ٹھان بی خوب
ایسے منے ئیک (۶) شاطر آیا او نان او ٹھان خاطر آیا
کچھ مول لے کھا غرض او دو یار بازو سوں رکھ اپنی اپنی دستار
سوتے پچھیں پوستی (۷) اٹھیا جاگ اس پوست کی دوستی (۸) اوٹھیا جاگ
دو طاس (۹) نس اچتے چھان ماریا یک طاس گیا جو ہوش ہاریا
تھا دنگ سمج ہوا نہیں واں ہور اس پہ دیوا (۱۰) نتھا کہیں واں
اپنا دستار چھوڑ اس کا سر پر تو رکھیا پہ وہ پرس (۱۱) کا
ڈر دھوپ کوں روز بوں پن (۱۲) تے کیتا کوں (۱۳) اس ستی وطن تے

---

(۱) تب ہی (۲) پوستی ۔ افیونی
(۳) اچھی خصلت و کردار (۴) ندرا : نیند
(۵) خوراک، مٹانے۔ دور کرنے (۶) ایک کا قدیم املا
(۷) افیونی (۸) دوست نے (ن مسکین)
(۹) ” پاس ،، (شرح) دو پھر رات (۱۰) دیوا۔ چراغ
(۱۱) پرس۔ پرایا۔ (۱۲) بے ڈھنگے پن سے
(۱۳) گون ۔ لباس ، طرز (مسکین)

کچھ بات چلیا جو چرخ کا بھوپ(۱)   سٹ صبح اپر چڑیا پڑی دھوپ

ہر چیز کی چھانوں دھرت اوپر   آپس کی قدیم برت (۲) اوپر

دینے لگی بہار ہو، اسی دم   اس سول (۳) کے تن سوں جونکہ مکشم

دیکھن منے پوستی کے جب آنی   پگڑی کے آپر کی پر کے پرچھائی

برہم ہو بھٹیارنی پہ یکبار   بولیا کہ او نابکار مردار

شاطر کوں اٹھا کہ باٹ (۴) لیانی   ہور منجہ کوں وہیں تھپک سلائی

در بیان وجود ملکوتی وغیرہ

اے دوست او تن جو سکشمی ہے   کچھ بول جو جیئو میں جمی ہے

اس تن میں او تن جو تار میں دھن   یا آگ میں جیب (۵) جیو رکہ من

اس تن کوں پن دکھائے پورا   لیا بہار سپن (۶) پون (۷) نکورا

میثاق کے دن انہا وہی تن   یو تن ہے اب اس کی تیں نشیمن

نا موت کوں اس ستی مروت   نا نیند کوں اس اپر ہے قوت

میلا ہے یو تن او صاف سمجو   اس تن کوں یو تن غلاف سمجھو

او دیہ (۸) قدیم یونوی ہے   یو دیہ ضعیف او قوی ہے

یو جلد ہمن او جونکہ قرآن   او مغز یو پوست تیوں نگہبان

یو دیہ نہ دیہ بلکہ یک کھال   اس دیہ (۹) کہ ہے جو جیو جس نال (۱۰)

---

(۱) بھوپ - بادشاہ   (۲) برت - طریقہ - حسب معمول،

(۳) جس طرح یہ جسم، تن مثالی کا عکس ہے

(۴) رخصت کردیا   (۵) زبانہ آتش۔ لو (دل کے کان سے سن

(۶) خواب   (۷) ہوا کا جھونکا - حرکت

(۸) جسم ناقابل خرق و التیام

(۹) دیہ - مراد یہاں جسم مثالی ہے

(۱۰) نال - سبب یعنی جسم اور روح کے درمیان تن مثالی برزخ ہے

یو روح اگن کی سار (۱) پکڑی — اس تن کو جو ہے بجائے لکڑی
یو دیہ نہ کھن نہ لال جانو — لکڑی کے اپر کی چھال جانو
ویران ہو بھلا یو دیہ جانا — اس دیہ (۲) کوں قول دے بسانا
اس دیہ پہ رات دن رکھے ہوش — یو دیہ (۳) کرے نپٹ فراموش
کر بندگی اور بھج (۴)سب اس تے — تب لگ جو لئی او تن درستی (۵)
سب سج (۶) ہے اگر تجے جو بھج ہے — اس بھج تے ہر ایک کام سج ہے
یعنی یو بھتر (۷) دھسے او بھار آئے — سیراب ہ.و جونکہ نو بھار آئے
کردیکہ اپس کے گیان کوں گھٹ — پرگٹ کوں گپٹ ، گپٹ کوں پرگٹ
اس دیہ (۸) سوں جن بندیا اچھے دل — دسنا اوسے جئیو بھوت مشکل
یوں جئیو (۹) کوں جن رھیا ہے جپ کر — نا دیہ دسے اسے مقرر
سچ جئیو سوں جن جو ساند (۱۰) بیٹھے — دل جئیو سوں سخت باند بیٹھے
اس کوں نہ دسے کچھ اور اے دوست — کل مغز دسے نہ بیج میں پوست
اس سول کے بیچ اور کارن (۱۱) — برزخ سو یو (۱۲) سو کشم ہے ہاں کن

---

(۱) مانند
(۲) روح کی پرورش کرنا — (۳) تن خاکی
(۴) یاد ، ذکر — (۵) مراد صحت روحانی
(۶) زیبا — (۷) جسم ظاہری فراموش ہوجائے
(۸) جسم عنصری سے جس نے دل باندھا
(۹) جس کی نظر میں رات دن روح ہو اس کو جسم ناسوتی کا خیال نہ رھے گا۔
(۱۰) تعلق پیدا کرے (روح سے)
(۱۱) روح (جبروت)
(۱۲) یعنی تن مثالی برزخ ہے۔

جے کچھ جو وہاں تے اٹھ یہاں آئے ۔ سکشم کے جز نہ آونے پائے
برزخ سو او کیا کسے کہیں بول ۔ بولیا نہیں گرچہ کوئی ہم جول
مابین (۱) کھڑے کے ہور پڑے کے ۔ لے بیٹ کوں دھرت سوں جڑے کے
بیسک (۲) کوں توں بوج برزخ اے دل ۔ مقصود مثال میں ہے حاصل
اس دو کوں یو یک ہے یونچہ درکار ۔ جوں یک کوں او دو ہے ہاں خبردار
پڑنے کوں جو ہوے دل کھڑے کا ۔ کر وونچہ کھڑا پڑے پڑے گا
یا سیس پھٹے و یا ٹٹے ہات ۔ گر بیٹھ پڑے سُکھی رہے ذات
ہور وونچہ پڑیا بی باج بیسک ۔ اٹھ کر نہ کڑا (۳) رہے بلا شک
دستی جو ہے کھال (۴) سوچ ہے سول ۔ اس یک کے سوا سگل (۵) ہے معقول
یو گیان یو گن یو گت ہے غیبی ۔ قدسی ، نبوی نکت (۶) ہے غیبی
پوچھے تو پھرا (۷) یو تن بی ہے غیب ۔ یو بار بہار بن بھی ہے غیب
نا غیب جدا نہ یو شہادت ۔ کر چھوڑ اپس کی عام عادت
دیکھے تو دسے و گرنہ روشن ۔ روشن کرے رب ہر ایک کا من
اس سول سوں سوکشم جدا نیں ۔ بن سول کے سوکشم کون جا نیں
پرگٹ یو ہے جوں کہ او گپت ہے ۔ دسنے میں تو دو ، پن ایک گت ہے

---

(۱) برزخ کی مثال " کھڑے ہوئے اور لیٹے ہوئے کے درمیان بیٹھا ہوا"۔ جس طرح کھڑے ہوئے شخص کو بیٹھ کر لیٹنا اور لیٹے ہوئے شخص کو بیٹھ کر اٹھنا ضروری ہے۔ اسی طرح ناسوت اور عالم ارواح کے درمیان ملکوت لازمی ہے۔

(۲) بیٹھک ۔ نشست

(۳) کھڑا رہے۔

(۴) کھال مراد عالم اجسام

(۵) تمام معقول، اور لطیف ہے

(۶) نکتے

(۷) مکرر سوال کرے

(۸) یعنی از روئے حقیقت کے غیبی ہے صرف مراتب کا فرق ہے۔

یعنی او جگت ہے اس جگت سا | یو اور او ہے نہ اور گت (۱) سا
دریا ہے، دھرت ہے ڈونگراں (۲) ہے | آکاس، اچت ہے، اختراں ہے
گلشن ہے گلاں ہے گل فروشاں | بلبل ہے خراب ہور خروشاں
وحدت کی ہے چھانوں او جگت جان | ہور وحدیت (۳) کی بو ہے پہچان
اس دو منے یک یو دم ہے دیوار | توں خوب پچھان دیکھ اے یار
جس سوکشمی سریر (۴) ہات آئے | تب اس کی بقا اپر برات آئے
صورت کوں فنا کے چھوڑ دیتا | مورت سوں بقا کے جوڑ لیتا
سلطان وہی ہے ہر طرف میں | ہے سلک اسے اولیا کے صف میں
ہر غیر تے بیرتے ہے نیارا | ہر سیر میں طیر میں ہے سارا

حکایت

تھا یک عرب (۵)، عرب میں عارف | جس پر جو کھلے تھے یو معارف
تس دیکھنے تیں کتیک یاراں | آئے کہ جوں بن (۶) اوپر بہاراں
دیکھے تو او بن سکا ہے بالکل | او شمع ہوا ہے باؤ (۷) کھا گل
اس دار اپر دنی کے سٹ خاک | پکڑیا ہے جگت کوں جیئو کے پاک
طنبور کوں تن کے توڑ دھایا | جنتر کوں لے جیئو کے بجایا
کر یاد اسے ہور اس کی یاری | یاراں کیے بے حساب زاری
جا گور پر اس کے دکھ سوں سارے | بھوکے سُتے کچھ نہ کھا بچارے
یاراں منے یک جو ات سچا تھا | تس پاس یک اونٹ کا بچا تھا

---

(۱) گت ۔ طرح ۔ طریقہ (۲) پہاڑ
(۳) پرتو واحدیت ہے (عالم اجسام) (۴) تخت ملکوتی
(۵) حاتم طائی کی سخاوت و مہانداری کی ایک حکایت ہے جو غالباً سلم الادب یا درایت الادب (عربی نصاب) میں میری نظر سے گزری تھی ۔
(۶) جنگل (۷) ہوا سے شمع گل ہوگئی ۔

بہرام کوں گور کے جو تھا خاص — اس بہوت بھوکیاں سوں بہوت اخلاص
آیا نرہ آپنے کفن میں — اس اونٹ سوار کے سپن (۱) میں
بولیا جو تم آئے منجھ ملن کوں — نا منجہ کوں ملے نہ آخر ان (۲) کوں
یو دوکھ تو منجے بڑا ہوا ہے — یو درد بڑا کھڑا ہوا ہے
بوتا (۳) او تیرا جو ہے سو پاووں — کر ذبح آنن کے تیں کھلاووں
فرزند ہے یک مرا سو اس پاس — منجھ ملک کے اونٹ ہے کتیک راس
یک اس میں سوں پیش کش کرے گا — واللہ نہ تجھ سوں غش (۴) کرے گا
آن آن (۵) دیا یو دوڑ (۶) لیتا — بسمل بی اسے اپیچ کیتا
بولیا کہ اسے پکاؤ ہور کھاؤ — از بہر خدا (۷) گناہ میں مت بھاؤ
اظہار کیا ادک نہ کچھ کم — اس پوت کے جا سپن اوسی دم
آیا وُ جو خواب میں اتھا یار — اس خواب کے خوابگاہ تے بہار
دیکھیا تو او خواب (۸) ہے مقابل — وہ اونٹ ہوا ہے پاک بسمل
بولیا کہ یو کیا عظیم قدرت — جیتیاں (۹) کی کرے موا ضیافت
القصہ او سب کے تیں آچایا — وہ گوشت پکائے کر کھلایا
کھا پی اپس اشتہا کی مقدار — سیراب ہو سو رہے او سب بار
گئی نس اپس آفتاب آیا — ترلوک کے مکھ پہ تاب آیا
اس فکر کے بیچ تھا او فرزند — بر حکم اپس کے باپ کی پند

---

(۱) خواب (۲) طعام - ضیافت

(۳) بوتا - اونٹ کا بچہ (۴) غش - دریغ-افسوس (مسکین)

(۵) آن = ملک - مراد اونٹ (۶) دوڑ کر لیا -

(۷) کھوئے = مراد غفلت - نسخہ مسکین شاہ میں - کھوئے - مراد غفلت -

(۸) یعنی خواب کو سچا پایا (۹) زندوں کی

اتے صدق سوں آسلام کیتا بوتے (۱) کے دھنی کوں فام کیتا
کرمعذرت اس سوں بھوت جوں خویش اچھا جو یک اونٹ لیا کیا پیش
آن اونٹ لیا ولیک پوچھیا کچھ خوب سوال ایک پوچھیا
اے یار منجے توں کیوں پچھانیا جو اونٹ میر بچہ پاس آنیا (۲)
بولیا او جو منجہ سوں باپ بولیا یو گانٹ (۳) اپی ہو منج پہ کھو لیا
سو کیا کہ تیریچ طرز کا ایک لیا سامنے منجہ کھڑے کیا نیک
بولیا کہ جن اس طریق کا ہے یو اونٹ حق اسی رفیق کا ہے
اس کھوج اپر سوں ڈھونڈ کاڑیا تس پر یو مقدمہ نباڑیا

———

"در بیان سہ گوہر تابدار وغیرہ یعنی گیان، درشٹ ومیں پن"

———

کسبی (۴) ہے کتیک جگت میں تن کوں ہے کام یہی جونس (۵) کوں دن کوں
بستی تے لے خاک کھود ساری یک حوض کنے کریں ڈھگاری
لے ھات میں یک طبق، وُسب خاک پانی سوں ملا دھلا سٹیں پاک
رھتے ھیں کتیک سنے (۶) کے چورے کتیک ھیں کتھل پتل ادھورے
دیتے ھیں کتھل، پتل کے تیں ڈال لیتے ھیں سنے کی چور (۷) خوش حال
کرسوس میں سٹ ملا، وُ (۸) یک ذات بازار دکھائیں تیوں اسی دھات (۹)
کتیک ھیں خدا کے دوست دانے یو پنڈ کوں (۱۰) پرتھمی (۱۱) پچھانے

---

(۱) اونٹ کے بچہ کے مالک کو پہچانا (۲) لایا
(۳) عقدہ کشائی کی
(۴) کسبی - کسب کرنے والے، مرتاض
(۵) دن رات
(۶) سونے کے ریزے
(۷) پرکھ کر سونے کے ریزے چن لیتے ھیں
(۸) وہ کا املا صرف و بالضم سے (دکھنی)
(۹) اس طرح
(۱۰) بجائے کوں کے یو (ن مسکن) (۱۱) پرتھمی - مٹی

اس تن تے جو ہے یو خاک تودا جوں تیر (۱) لئے تمام سودا
یک تین (۲) سنے کے ہت لگے چور باقی تو ہیں بہوتیرے بلا دور
اول تو درشٹ دوسرا گیان تسرا تو او میں پنا ہے پہچان
بعضے کہیں مول(۳) میں پنے کوں کرتے ہیں قبول میں پنے کوں
یو گیان ہور او درشٹ آس تے پکڑے ہیں وجود اس پرس تے (۴)
او ہے تو یو سب ہے نیں تو سب جھوٹ طالب مطلوب ہور طلب جھوٹ
وحدت کے مراتباں کوں سیوٹ(۵) ہے یوچ ، اسیچ گھٹ کیے گھٹ
بعضے کہیں یو درشٹ (۶) دارا جس تے جو یو سلطنت ہے سارا
یو گیان یو میں پنا سب اس تی اوس یک تے یو دو لیے درستی
دریا جو سیاہ نور کا ہے سو یو تو سخن حضور(۷) کا ہے
بعضے کہیں گیان (۸) سب کوں مایا او اصل ہے یو سب اس کی چھایا
بن گیان کے سور (۹) سب اندھارا اس سور سوں یو ظہور سارا
نابود(۱۰) کے تئیں کیا سو بود (۱۱) آن کہتے ہیں حقیقتی وجود آن

---

(۱) تیر - نظر باریک (مخفف تیر ماتم بمعنی تجسس و تفحص ن مسکین)
(۲) یعنی ، نظر ، گیان (بصیرت) اور انیت
(۳) بعض کے نزدیک مول یغی انیت (خودی) اصل ہے اور نظر و گیان اسکی فرع ہے -
(۴) معشوق
(۵) انجام کار
(۶) نظر کو بادشاہ یعنی مقدم جانتے ہیں-
(۷) حضور سرور کاینات صلعم کی حدیث
(۸) بعض گیان یعنی عرفان کو مقدم سمجھتے ہیں - (شرح من لگن)-
(۹) بغیر آفتاب عرفان
(۱۰) عدم (۱۱) وجود بخشا

یک دایرہ(۱) توڑ دو کہانا (۲) آ بیچ منے کیا یو سیانا
کہتے ہیں نظر کوں حس(۳) مطلق یو گیان ہوا ہے اس سوں مشتق
لیکن کہوں میں کہ وہ بی یو گیان یو سچ ہے تمام بادشہ گیان
اس تین (۴) کے تئیں نبوج توں تین یو تین ہے جوں کہ تار دھن بین
عارف کی نظر یو تین ہے ایک بھو بھانت (۵) سرود بین ہے ایک
اس گیان طرف سوں میں پنا ہے ورنیں تو یو میں پنا فنا ہے
اس گیان میں جب تلک پلٹ(۶) ہے تب لگ پلٹ اس بدن پہ گھٹ ہے
جب گیان (۷) کوں سٹ کر او پلٹ جائے تب مکت (۸) عجب جو مکہ نہ دکھلائے؟
جس پر جو کھلے ہیں یو عجوبے نا آگ میں جلے نہ جل میں ڈوبے
نا مرگ کی کھڑک اس کوں کاٹے جاوے اسے دیکھ بل چکاٹے (۹)
کر گیان کوں آپنے توں پورا از بہر خدا نہ رکھ ادھورا
جب گیان اپس کی کات (۱۰) دیکھے شہ آپ سوں سب کوں مات دیکھے

---

(۱) مراد دایرہ ہویت

(۲) احکام حقی ولوازم خلقی یا وحدت ، منشاء احدیت و واحدیت ہے (شرح)۔
یا گیان نے مجموعہ کانیات کے دایرہ کو توڑ کر دو نسبتیں پیدا کر دیں ۔

(۳) ن ۲۷ھ میں "جس معلق،، لکھا ہے ۔ مراد ہستی مطلق بلا اعتبار جہت ۔ جو گیان کا ماخذ ہے یا نظر حس مطلق ہے ۔

(۴) مراد ، گیان ۔ انیت ۔ نظر ۔

(۵) بہت قسم کے راگ

(۶) بازگشت و تجلی و خودی (مسکین)

(۷) مراد فانی بخود باقی بحق ۔

(۸) سرداری (تعجب ہے کہ کاملیت کیوں نہ حاصل ہوگی ؟)

(۹) شرمندہ ہوجائے

(۱۰) کات = ہنر، کاملیت

معذور والے ادب ھے درکار ھرکار آپر ادب ھے درکار

حکایت

یک دوست تھے دوست کے خبردار صاحب خبر انکے بیچ سردار
روں روں(۱) منے نور نور جس کے جوں روں منے نور پور جس کے
ھر کوی انن کے تیئن بلاوین سفرہ پر اپس کے بیسلاوین (۲)
گرھات اول دھلائے تو کھائین ورنیں توبھی کہیں ھور اٹھ جائین
یو لوگ دراصل ھیں دوائے مین کون ھوں کیا سو کیا پچھانے
پوشاک میں پنج بھوت کے جان کیانیں دیے اس لئے ادر(۳) مان
جس بولتے ھین جو نور مطلق سو میں ھوں نہ میں ھوں(۴) آج الحق

,, دربیان تنزل ذات و دانش و بینش و صاحب بینش و وصل گوید ,,

تھا گیھو (۵) جو چھپ چھار پردے یک بھانت سوں بیشمار پردے
سو دود (۶) دھی ھے چھاج مسکا اس چار (۷) میں سیر اس پرس کا
چاھا جو اپسکوں بھار کاڑوں آپس کے بھار بھار پاڑوں
آ بھار کچھ ئیک چین دیکھوں آپس کوں اپس کے نین دیکھوں

(۱) بعض اختلافات ,, رو روتے نور نور جس کے ,, دوسرے مصرعہ میں
,,نور نور ,, جس کے ۔ اور ن مسکین رہ میں دوسرا مصرعہ ,,نوروں ستی
ظھور جس کے ,, (ن ۱۱۵۶ ھ)
(۲) بٹھلاویں ۔ (۳) ادرمان (س) توقیر ، تعظیم
(۴) آج ,, کا لفظ ن ۱۱۲۷ ھ میں متروک ھے ۔ (تصیح از نسخہ مسکین رہ)
(۵) گھی ، کنایہ از ذات مطلق
(۶) مراد مراتب ذات احدیت و وحدت و احدیت ،
(۷) ارواح، مثال ، شھادت اور رتبہ انسان (یعنی تنزلات ستہ پر بحث کی ھے)

ہ دود جو تھا ات آگھی سوں کیتا بدل اسکے تیں دھی سوں
پھر پھوڑ ھی کے تیں کیا چھاچ یو چھاچ ھے ست اس دھی کا چ
کاڑیا ھے اور او رنگ اس کا وہ چھاچ بلو (۱) لطیف مسکا
مسکا سو ھے سول چھاچ سکشم یو دو ھے اپس کے جسم سوں جم
یو دو (۲) بدنی او دو ھے (۳) گیانی نامی (۴) ھے او دو یو دو نشانی
اس دو (۵) کے بجز او دو نہ سپڑے اس دو کوں ایسیچ دو سوں انپڑے
یو تین (۶) سوں تن ھے جیو سوں سول جیون (۷) آسے آدمی ھے (۸) مقبول
وہ گیہو (۹) جو رود مین اتھادب پردیاں میں چھار جب اتھاتب
کیوں دیکھے اگر اپس (۱۰) جو لوڑے پردے ھیں یوبیچ میں نگوڑے
ھے تین دھی میں چھاچ مین دو مسکے میں ھے یک گر اس منے او
دیکھے جو اپس تو کچھ عجب نیں یو صاف یک آرسی ھے سب مس (۱۱)
مسکا سو ھے عین گیہو اے پار کرنا اسے گیہو کھد کیتے بار
اس بھانت مراتباں کوں کر سیر وہ گیہو خود آیا ھے نا غیر
مسکا سو ھے (۱۲) سول گیہو (۱۳) سوحق اچھ سب میں محیط سب تے مطلق

---

(۱) بلونا سے ۔ مسکہ نکالنا
(۲) یعنی تن مثالی اور جسمانی شکل و صورت رکھتے ھیں ۔
(۳) ذھنی و عقلی
(۴) جبروت ولاھوت کو فقط نام ھے ۔ یعنی غیر محسوس ھیں اور ناسوت و ملکوت کو نشان و آثار ھیں ۔
(۵) ناسوت و ملکوت سے جبروت ولاھوت کی یافت ممکن ھے ،
(۶) یعنی نور ، روح اور مثال ھے ۔ (۷) جان
(۸) ن ۱۱۵۶ھ میں ''معقول،، (۹) گھی
(۱۰) جستجو کرے (۱۱) ''نس،، (ن مسکین رھ)؟!
(۱۲) ناسوت (۱۳) وجود

وہ دود سو کیا احد ہے جانو دسرا دھی احدیت پچھان
تسرا وہ جو چھاچ ہے سو وحدت مسکا سو یہی ہے واحدیت
اے یار یو ترپٹی(۱) عجب ہے اس تین(۲) میں تین لوک(۳) سب ہے
اول تو یو جسم دوسرا جیو (۴) تسرا(۵) او جو اس تمام کوں پیو
گھٹنے بڈنے کوں جے سزاوار اس جان توں جسم ہے کر اے یار
جے نا گھٹے بلکہ جم ادکہ ہوئے سو جیو(۶) کے دمبدم ادکہ ہوئے
نا کم نہ ادک اچھے جو یک حال وہ پیو سو کوں جے جگت پال(۷)
ہر کار منے ہے نور اوس کا ہر یار منے ظہور اوس کا
جوں ماٹ(۸) کوں یک ہزار روزن تس بیچ کئی چراغ روشن
ہر(۹) چھیک سوں جوت بہار آوے ہر جوت اپس جدا کلاوے(۱۰)
یک چھیک بڑا ہے یک نہنا ہے ہر یک میں ہزار یک ثنا ہے
یک جوت او سب میں پور دستا چھینکاں ستی چور چور دستا
ورنیں تو اکھنڈ ہے الگ (۱۱) ہے اس لگ(۱۲) پہ، الگ کرن واں سلک(۱۳) ہے
اس جوت میں جن اپس جلاوے کامل انسان اپس کلاوے
یہ چھیک کی جوت گیان کر جان وہ کیا تو چراغ(۱۴) گیان کا گیان

---

(۱) ارواح ، مثال ، اجسام (۲) مراد ترپٹی

(۳) تین لوک یعنی سورگ لوک (دیوتاؤں کی دنیا - مرتیہ لوک - یہ دنیا۔ پاتال لوک (زیر زمین) -

(۴) مراد روح حیوانی (۵) مراد حقیقت انسانی

(۶) روح حیوانی (۷) پروردگار

(۸) گھڑا مٹی کا (۹) سوراخ

(۱۰) کھلائے (۱۱) مطلق

(۱۲) قربت مطلق (۱۳) ملاپ - رسائی - انسلاک

(۱۴) نور چراغ - انیت (مقید) - گیان - انیت مطلق ہے -

یو گیان نوا ہے نا (۱) پرانا ہونا نہ ادک نہ کم ہوجانا
جس سات صفت کہیں جو ذاتی اس سات کے باج سب صفاتی
اس سات کی چھانوں ہر منے ہے ہر خشک منے ہے تر منے ہے
اس سات (۲) کے سات گیان ہے جان اس صفت میں ہی گیان کوں آج ہی مان
ہر یک میں ہے گیان یوں سپورن (۳) جوں بیچ میں پوریاں کے پورن (۴)
جس کان میں نیں ہے گیان جوتی گویا کہ صدف ہے باج (۵) موتی
میزان میں گیان کے نہ تولے تب لگ یو پچھان کر نہ بولے
یوں بین کی دھن وہ بانسری کی یو طبل کے ناد او تری کی
جس نین میں گیان کا گذر نیں گویا کہ شراب ہے اثر نیں
یا ہے تو شراب بن پیالا یا باغ میں باج رنگ لالا
جس کان میں نیں ہے گیان پرکاس (۶) سو کان نہ کھان ہے بن الماس
تنہا یو (۷) مجاز کوئی کچھ دھریں گے بن گیان اسے ارت (۸) کیوں کریں گے
اس لال سوں ہور کبود پیلے واقف ہوئے گیان کے وسیلے
اس تیں (۹) اپر تے سب کوں جانو اس سب (۱۰) میں ہے گیان کر پچھانو

---

(۱) او ن ۱۱۲۷ ھ - مگر ''نا،، (ن مسکین) صحیح معلوم ہوتا ہے - یعنی عرفان نہ حادث ہے نہ قدیم بلکہ تابع ذات قدیم ہے -

(۲) اس سات کے ساتھ ہے گیان - اس صفت میں ہی گیان کوں جان پہچان (ن ۱۱۵۶ ھ)

(۳) سپورن (سمپورن (س) پورا - معمور

(۴) پورن - میوہ وغیرہ جو پوریوں میں بھرا جاتا ہے

(۵) ''گیان موتی،، (ن ۱۱۵۶ ھ) (۶) روشنی

(۷) ''گر نین انگے،، (ن ۵۶ ھ)

(۸) ارت کرنا - معنی سمجھانا

(۹) مراد سماعت، بصارت، علم

(۱۰) یعنی دوسری چار صفات منجملہ سبعہ صفات ذاتی

بو گیان درشٹ میں (۱) ہے معمور   جانو کہ درشٹ گیان میں ہو

جوں لام الف ہے یک سوں یک مل   یوں گیان درشٹ سوں ہے شامل

یا دود میں گیہو یا شکر ہے   یا آب سوں خشک خاک تر ہے

اس دو کوں نہ یعنی دو کیا جائے   اس دو میں نہ دوپنا (۲) دیا جائے

جوں آگ منے پون بھریا ہے   یوں گیان درشٹ کوں چڑیا ہے

جن اگ سوں پون درشٹ سوں گیان   کاڑے اسے میں کہوں مہا (۳) جان

اب کیا کہوں بہوت تجھ ولی کوں   جا دیکھ چراغ (۴) کی گلی کوں

جیتا اسے باد سوں چھپا گا   پن اس سوں نہ اضطراب جا گا

یو گیان درشٹ میں ہے جب لگ   نا تھیر (۵) رہے درشٹ تب لگ

جب گیان درشٹ سوں نکل جائے   یا نیں تو درشٹ بیچ گل جائے

تب ہوئے درشٹ نور نروار   اس بینج کوں بولتے نرا کار

یاں بینج کے بن نہ اور کچھ ہے   کر ہوش اچھو ہوشمند ہچ ہے

توں بوج اگر بہتر و گر بھار   اس بینج کے بن سگل ہے آکار

وہ بینج سو کیا درشٹ ہے ہاں   انتر (۷) جسے بولتے بزرگاں

لیکن او درشٹ پاوگا کیوں   یا اور کے تیں دکھائے گا کیوں

صورت پہ مہن کے یا تو مرشد   دھنڈ کاڑنے وہ درشٹ کر…

یعنی اسے من کے نین سوں دیکھ   دن رین اسی چاو چین سوں دیکھ

دکھائے اسے پیوے اوسے دیکھ   بل گودڑی سیوتے اسے دیکھ

---

(۱) نظر

(۲) یعنی انیت نظر میں اور نظر گیان میں مثل لفظ ''لا،، کے شامل ہے
(جمال و جلال)

(۳) مہاجان - عارف باللہ   (۴) چراغ گلی- مٹی کا چراغ

(۵) تھیر - سکون   (۶) ہچ- دیوانہ ، مدھوش

(۷) انتر - (س) سِر ، روح الروح (شرح)

دیکھے کہ جو دیکتا ہوا گھٹ   دستے کوں نظر سوں کاڑکر سٹ
اب کیا کرے دیکھتے کوں دیکھے   دلدار کے پیکتی (۱) کوں دیکھے
کے دن پچھیں دیکھتے کوں کاڑے   مقصود کوں دیکھ پر نباڑے (۲)
یو دیکھ سو کیا اپار (۳) دریا   ہر جنس کے گوہراں سوں بھریا
بعضے کہیں دیکھ باج آفت   اس دیکھ کوں عالم لطافت
یو راز نہ رام کا کتھا ہے   یو رمز نہ جسم کا جتھا (۴) ہے
کن چڑ سکے یو بلند ایواں   یو چرخ یو ارجمند کیواں
اس پنت کوں پانوں پیر سوں یک   یک دل ستی دستگیر سوں یک
ہاں لے یو گُھر گرو کے گھر تے   گُر (۵) گڑ تے مٹھا ہے بل شکر تے
اللہ سو گل نبی ہے شکر   توں جان گرو کوں گل شکر کر
منجہ پاس نہ سیک او گرو ہے   جن پاس گرو کے سرخرو ہے
جن مست ہے درد، در بر (۶) آپی   سرمست ہے سینہ (۷) کا شرابی
جس دل میں اچھے پرم کلولی (۸)   تس ہات سوں گر جو کھائے گولی (۹)
یو کیف (۱۰) کرے یو کیف کیا سیف   جو سب کوں کٹے سجن کے بن حیف

---

(۱) پیکتی - محبوب، کرشمہ، کھیل، (ناظر و منظور ایک نظر آئے)
(۲) نباڑے - کفایت کرے یعنی منظور کو نظر پر ترجیح دے۔
(۳) اپار - بحر ناپیدا کنار   (۴) جتھا - جھتا - (ن مسکین) "مجھیلا"؟
(۵) گرو - مرشد
(۶) در بر عاشق - یعنی عاشق دربر و زاہد بردر، دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔
(۷) سینت - (سینتہ) عشق خالص - اگر یہ لفظ سیئک مخفف (سیکم) بمعنی کمال محبت؟
(۸) امنگ - چھل   (۹) گولی - عشق و محبت
(۱۰) عشق کی کیفیت و مستی سوائے معشوق کے سب سے قطع کردیتی ہے۔

یو کیف گلائے گیان (۱) کے تئیں   ات صاف کرے پران (۲) کے تئیں
یو کیف ھے الفتاں کوں انجن   یو سیف ھے کلفتاں بھنجن
جس کی جو نظر چھجا (۳) چڑی ھے   جوں چھاوں نہ دھرت پر پڑی ھے
رھتی ھیں مدام اسی محل میں   کچھ ان جو بکے (۴) اپس کے بل میں
وہ بول نہ بیچ میں تے جانو   اترے (۵) ھیں آپرتے کر پچھانو
ؤ بول نہ بول (۶) بلک نا بات   گر یوں جو نہیں تو بات کی بات
عارف جو کہے سو او بجا ھے   جاھل کوں نہ عارفاں میں جا ھے
بھوگی (۷) ھے سو جوڑ ھت کھڑے ھیں   روگی (۸) تو ریا منے پڑے ھیں
ھے فرق پڑے کی ھور کھڑے کے   اس گیان گن اپر چڑے کے
ھر کوی کسے نہ پوچھ یک پنت   پکڑیا ھے پن ان نپائیا انت
اول کے بزرگ حد (۹) بندے ھیں   ذوالقرن کے سار سد (۱۰) بندے ھیں
اس سد کوں سنبال جن چلیگا   اس حد سوں اگر نہ ڈلملیگا
تو خیر (۱۱) اسی عزیز کا ھے   بد راہ نہ بے تمیز کا ھے
گر کوئی کہے جو باج سینسار   میں یار کے وصل کا ھوا یار

---

(۱) مراد سقوط شعور

(۲) پران ۔ جان ، روح کو مجلّا کرتی ھے ۔

(۳) مراد بلند نظر ۔

(۴) بکے ۔ کہے (قلندر ھر چہ گوید دیدہ گوید) ۔

(۵) یہ عالمِ بالا کی باتیں ھیں ۔

(۶) بول ۔ مراد معمولی بات یا ایلوہ ۔ کڑوی

(۷) عاشق

(۸) بد خصلت مراد زاھد ۔

(۹) حفظ مراتب

(۱۰) سد سکندری ۔   (۱۱) توقیر کا (دکھنی املا)

هووے تو عجب نہیں و لیکن نین باج مجاز(۱) کے یو ممکن
اصلا(۲) میں ہوا حقیقت اے یار کسوت میں مجاز کے نمودار
بل عین وجود بہار آیا موجود کر آپ سے دیکھایا
تنہا یو مجاز اگر جو اچتا تو مجہ یو کہاں نا اپچتا
جس وصل کہیں سو اوہے والا ہر مکہ(۳) سُہے نہ یو نوالا
یو حرف لکھیا ہوں یک سبب تے ورنیں تو او پاک پاک سب تے
بحری توں تو بولتا ہے یو بھید پن ناد سے شپرک کوں خورشید
گر شپرک آجو شر(۴) منڈیگا خورشید کے نفی پر کھنڈیگا (۵)
توں کچھ نکہ اس سوں متفق(۶) ہو نا کرتو اسے نہ آپ دق ہو
یعنی او جدھر چلے اودھر چل گر بہار تو بہار گھر تو گھر چل
دیکھیاں کوں آدیکھیا(۷)سوں کیاجنگ کھایاں کی بھوکیاں کی کیوں پڑے سنگ(۸
دانا نہ دبنگ(۹) سات لڑسی (۱۰) پھردانہ(۱۱)پھترسوں جا جھگڑسی
شکر نہ شرنگ(۱۲) سوں ملا گھول فرحت کوں نہ فکر سوں ملا تول

---

(۱) یعنی دیدار منزیہ بلا تشبیہ (مظاہر کاینات) نا ممکن ہے۔
(۲) اصل میں (۳) مراد ''حلوا خوردن را روئے باید،،
(۴) یعنی فعل مچائیگا (۵) آمادہ ہوگا
(۶) شپرک سے (مراد زاہد خشک سے) متفق ہو جا یعنی خاموشی بہتر ہے۔
(۷) ادیکھیان ۔ نابینا
(۸) سنگ ۔ ساتھ دینا ، مگر ن ۷۴ھ میں رنگ لکھا ہے ؟
(۹) احمق ۔ شریرالنفس ؟ (۱۰) لڑیگا۔
(۱۱) دانہ ۔ دانہ دار اناج ۔ مگر یہ لفظ پھروا بمعنی ظرف گلی لکھا ہے (ن مسکین)
(۱۲) شرنگ ۔ اندراین

یو روح یو تن ہے یک طلسمات کھلنا نہیں ہر کسی پہ یو بات
جس پر جو کھلا ہے سو تو کامل رہتا ہے چھپ جو دیہ میں دل
جوں گھوڑ (۱) نہ او ہے داغ اپس میں جوں باغ ہے باغ باغ اپس میں

حکایت

لالے کے نمن یکن کے دل داغ لے (۲) دن سوں انھا جو دیکھنا باغ
دھر باغ کہ دل میں اشتیاقی بلبل تے ادک اتھا فراقی
ایسے منے یک عزیز آیا یک باغ کے تیں اوسے لجایا
بولیا کہ یہی ہے باغ ہاں یک رخصت ہے تجے جہاں تہاں دیک
او مرد اتھا کمال کودن نا گھوڑ پچھانتا نہ گلشن
بولیا کہ یو کالوے (۳) ہیں جل کے او جھاڑ ہیں پھول کے یو پھل کے
او آنب، انگور انار یو بیر یو رینوتی سینوتی ہے چوپھیر
جس باغ کہیں سو او کدھر ہے کہ دے جو کچیک تجے خبر ہے
او باغ دکھانہار (۴) ہو رنگ بولیا کہ توں چھوڑ باغ کا سنگ
یک گھوڑ کے پے (۵) میں البتہ (۶) ہو پڑ گھوڑ پہ حیض کا لتا (۷) ہو

"در بیان روح مطلق و معرفت اسرار حق"

اس روح تے ہے جگت کوں رونق بہرام (۸) سو اویو جوں خورنق (۹)
اس پنڈ (۱۰) پٹن کوں روح راجا پٹ اسکوں نظر نہ دوسرا جا

---

(۱) کچرا۔ (۲) کئی دن سے
(۳) نہریں (۴) دکھانیوالا
(۵) درپے (۶) البتہ
(۷) کپڑا (۸) بہرام گور = نام بادشاہ مشہور
(۹) خورنق = قصر بہرام گور جسکا بانی نعمان بن منذر تھا۔
(۱۰) شہر جسم (۱۱) پٹ = تخت

جس کوں نہ کسی طرف سوں دھوکے (۱) سو بیٹڈ (۲) نظر کے جم جھروکے
دیکھے جو ادھر تو سوں (۳) بن ہے اس روخ (۴) تو او سو کشم چمن ہے
بعضے جو ہیں بیچ (۵) کے نظر باز یوں بولتے ہیں اپس کے انداز
اس رہ سوں نظر کے آئیا بھار آکار (۶) کے بھوکنے (۷) نراکار (۸)
اصلا یو نظر اہے نرنجن کیا لاوتی (۹) اسکوں پھر پھر انجن
اسکا تو نہ ڈوبتا ہے ٹاپا (۱۰) جن ہور ہے خود نظر سراپا
گیانی ہے سو اس نظر میں ناندے (۱۱) جوں کول (۱۲) گنوار گھر میں باندے
ہاں دیکھ سیہ تے تاسپیدی دیدے میں اگر جو توں ہے بھیدی
تکڑے جو ہے تن کے تین سو ساٹ استوت (۱۳) کرے نظر کے جوں بھاٹ

---

(۱) دھوکہ ، خطرہ (۲) بیٹھ = بیٹھہ (قدیم دکنی)
(۳) علم ناسوت (۴) رخ (قدیم دکھنی)
(۵) ملکوت کے (۶) آکار = عالم مثال
(۷) بھوکن = لذت ؟
(۸) نراکار = ذات مطلق ، تنزیہ آکار سے سزارکار کو نزا کی مشق یعنی عین الیقین سے حق الیقین تک پہنچا (مسکین)
(۹) لاتی ، فایدہ پہنچاتی
(۱۰) ٹاپا = کشتی - ٹوکرا بمنزلہ چھوٹی کشتی
(۱۱) مداوست کرے
(۱۲) کول = لاٹھی - ن مسکین میں ''کوڑ،، لکھا ہے - کوڑ مغز نادان اور بجائے باندے کے ''ناندے،، درج ہے یعنی گنوار کی طرح زندگی گزارے شاید مراد یہ کہ گنوار کے لٹھ کی طرح اپنے مقصد سے گریز نہ کرے ؟
(۱۳) استوت = تعریف

نا یک نہیں کوئی سب ہیں پایک (۱)   گر ہے تو یہی نظر ہے نایک

جے ہے سو نظر نگر میں سودا   نا پائے پھرے جو شہر چود

ہوں چک میں نظر ، نظر میں چک (۲) ہے   جوں اگ میں پون پون میں اگ ،

بخشیا ہے ٹھکان اے سیاہی (۳)   جوں آب حیات کوں الہی

یو پوتلی عین ہے سویدا   جو دل میں سیہ نقط ہے پید

ہور غیب میں ممتنع (۴) ہے مسکن   اندکار ، (۵) گڑد ہے او نشیمن

گر (۶) آنک اچھوناک اچھو و گر کان   گوپیاں (۷) ہیں ان کوں او ہے جوں کان (۸

ہر ہر گوپی سوں رنگ (۹) راتا   ہر گھر منے جوں دیوا سہاتا

اے دوست نظر تکال تن تے   اس شمع کوں تن کے انجمن تے

کرسب تے اپر کے کھن (۱۰) کوں روشن   جان موم نہ آگ کا ہے اتین (۱۱

بن آپ نکوئی یار آسے ہے   بالا قلع پہ ٹھار او سے ہے

خطرہ جو کسی طرف سوں چل آئے   اس شمع پہ جوں پتنگ جل جائے

ہے بوج نظر (۱۲) سو جیئو اے یار   جس کوں ہے ہزار نانو لک ٹھار

یو جیئو تیرا تحہ آئینا (۱۳) ہے   سب اس منے تجھ معائینا ہے

اس چک کے اپر تے جیو کوں بوج   اس جیو آپر تے ، پیو کوں بوج

---

(۱) پیادہ   (۲) حیرت (ن مسکین) ؟

(۳) بحر ظلمات ،   (۴) ممتنع الوجود یعنی روح

(۵) گڑد ، اندکار - سخت اندھیرا   (۶) مراد حواس خمسہ

(۷) گوپی = بالی یا سہیلی ، معشوق

(۸) کان = گوش = یا کنھیا جی - سری کشن

(۹) رنگ راتا = رنگ رلیاں - عیش

(۱۰) مراد لا مکاں   (۱۱) نشونما

(۱۲) روح کی صفت نظر ہے   (۱۳) آئینہ یا مرتبہ لا رب و لا عبد

دیکھیا ہے جمال جیئو کا جن
پیکھیا (۱) ہے کمال پیو کا تن *

جن جسم کوں جوت (۲) روح کوں رب
جانے سو او رب کوں ہے مقرب

یو بیت ہے یک کتاب کوں جیئو (۳)
جون جوت ہے آفتاب کوں جیئو

بن ہم نہ کہیں ہو جسم ہے نور
مجذوب اگر کہے تو معذور

یک وقت میں دید (۴) دنڈ دستا
یک آن میں بھید بھنڈ (۵) دستا

جس بھید کہیں سو او ہے بالا
جانے وہی ایک حق تعالیٰ

جن جیئو جنتر (۶) کوں ہے جنترکار
اے جیئو توں جان اسی کوں سرکار (۷)

ہر جئیو جنتر ہے ساز سارا
بن سب کوں ہے یک بجانہارا

بجتا ہے ہزار چھند چھب میں
بن (۸) سور ہے یک سپور (۹) سب میں

یک جئیو کوں جن اپس کے بوجے
سب جیئو (۱۰) جہاں کے تس کوں سوجے

یک جئیو ہے یو نہ دو ہے نا تین
اے گیان کے کھان گیان (۱۱) سو چین

---

(۱) شریک ہونا ' یعنی قرب نوافل ، بی یسمع و بی یبصرالخ

* جن - تن - ضمایر - جو - وہ -

(۲) جوت = تجلی ، ظہور ،

(۳) مغز - خلاصہ ،

(۴) نظر ، بیکار ،

(۵) بھنڈ = نیست و معدوم (د - س) تجزیہ ہ - گول ڈلا (ج - ل) عاشق کے حضوری کے درد سے مست ہے (ن مسکین میں بجائے بھنڈ کے اکھنڈ بمعنی سالم لکھا ہے)

(۶) جنتر = آلہ ساز (س) جنتر کار = بجانیوالا ،

(۷) سرکار مراد جان جاناں

(۸) یعنی سر ، یا سورج ،

(۹) سپور = پورا - سالم -

(۱۰) حقیقت کاینات

(۱۱) علم و دانش سے معلوم کر

گر کوی ترا جو تن تلا سے (۱) یا چینوٹی لڑ نسنگ (۲) نہا سے (۳)
اس سو کہہ کوں دو کہہ کوں ہے جن دِک (۴)
تس جان مدار یعنی مدرک
مت گیان کوں دے گمان کی ھات (۵) دیکھ اپنے یقیں سوں یو ابیات

"حکایت"

مل جیئو سوں یک جوان پوچھیا ناجان نہ بلکہ جان پوچھیا
اے جیئو تو کوں ہے سو منجہ کہہ کر مول (۶) سوں آپنے منجہ آگہ
ناسول سوں سوکشم سون ہے کام ہے مول سون تجہ میرا سر انجام
تب جیئو دیا جواب نیکا یک مان (۷) پکڑ نکچہ منی کا
سو کیا کہ یو سب سنگار میں ہوں بہیتر بی تو میں ہوں بہار میں ہوں
جے جسم لیا ہے اور ہستی توں بوج او سب مری ہے بستی
بالفعل جو توں کہے کہ توں کون سو میں ہوں نہ میں ہوں جوں کہ فرعون
گرہے تو پلید میں وگر پاک میں آگ ، اکاس ، جل ، پون ، خاک
ہیں بیجلی میں ابھال میں میگ میں لاکڑی میں اناج میں دیگ
غفور بی میں فقیر بی میں زر بفت ، زبوں حصیر بی میں
دمست کنید (۸) میں گون (۹) میں بلبل بی تو میں بہار میں چمن میں
علوم ہوا کئے ہیں اے لال یک جیئو کوں پھوڑ کر یو اشکال
رشے کے اوپر تلے یہی جیئو گرپیچ میں جھل جھلے (۱۰) یہی جیئو

---

(۱) تلا سے (تلاسنا) سہلانا (۲) نسنگ (س) جرائت ۔ بلاخوف ۔
(۳) بھاگ جائے ۔ (۴) دک (س) محافظ ، کفیل ۔
(۵) ع مت گیان توں دے گمان کی بات (ن ۲۷ھ) ۔
(۶) اصل و حقیقت (۷) مان پکڑنا = بات سننا ۔
(۸) گیند ۔ (۹) ھاتھی (۹) کون = گینڈا (ن مسکین) اورکنوں تلفظ بتلایا ہے ۔
(۱۰) چمکے ۔

"دربیان چندے اسرار ازدل ونفس"

گر منجه کوں کہے جو کوئی کامل — یک ہات لے دوست دوسرے دل
اس دوسوں بی یک جو اوسرس ہے (۱) — میں دل کوں چهوں که دل (۲) پرس ہے
اودل که جو عرش ہے خدا کا — منظور نظر ہے مصطفیٰ کا
کن دوست کوں باج دل گمانی (۳) — دل دل سوں لگائے توچ گیانی
مادام او دوست دل میں بستا — یه کیا جو دل آس لئے ترستا
اے دوست دکھن (۴) کے دل سوں من ہے — یو من نہیں یک بڑا چمن ہے
جس بیچ ہزار رنگ کے گل — ہر گل پہ فدا ہزار بلبل
یو جیئو جمیل تن ہے نایب — پن من اہے مظہر العجایب
من وزن کوں من یو تن ہے تولا — یو من ہے او سانپ بل سنپولا
اس من کے (۵) گمن کوں تن ہے (۶) تالاں — من (۷) سورتن اس کوں جونکه جهالاں (۸)
ہر سانپ (۹) جدا ہور اس منے من — میرے وزنوں اوسب ہے یک من
من کیا تو محل ہے خوش خدا کا — من نور ہے پاک مصطفیٰ کا
جگ جام منے یومن ہے جوں مد — من عین حقیقت محمد ص

---

(۱) زیادہ (۲) عمدہ ۔ پارس

(۳) کمانے (ن ۷ ۲ ھ) ؟ گمانے ۔ گم کرنا ، ن معصوم علی شاہ میں یه شعر اس طرح ہے "کن دل کے بغیر دوست جانے ۔ دل دل سوں لگا ہے توجه جانے ۔

(۴) دکھن بمعنی ظاہر پرست ۔ یا باشندہ دکھن ۔

(۵) سیر و تفریح ۔ گھومنے کے لیے ۔

(٦) تالان ۔ (تال) تلاؤ (تالاب) ۔

(۷) آفتاب (۸) پرتو ، سایه ۔

(۹) یعنی ہر تعین جدا ہے ۔

من گیان کے خوش رتن کوں ہے کہاں / من جان پنے کوں جان ججمان(١)

جے من جو نچت (٢) ہے مظہر ذات / جے جل جو ہے باج موج(٣) مرات

من تن کے ہے محکمے کوں قاضی / راضی ہے گر آن تو سب ہے راضی

دانا ہے یو دل یو روح بینا / اس نفس کے تئیں لگیا ہے جینا

یعنی یو کروں یو کام ساروں / اس کام کوں سرتے لے سدھاروں

یو نفس نہ نسل آدمی کا / بل باپ ہے اصل آدمی کا

یو روح یو دل سب اس کے گن جان / یو جوں کہ ہے دایرہ(٥) اوُدھن(٦) جان

گر اس کے سوا کچھ اور گت ہے / توں جان اسی کی سب صفت ہے

یو نفس، یو دل، یو روح، یو نور / نزدیک ہے یکہ سوں یک نہ کچھ دور

یو نفس اگر نہ چلبلاتا / نا کھول کواڑ باہر آتا

اچتا منہن آہنی مڑی (٧) میں / آپس کی قدیم کوٹھڑی میں

یو بن یو بھون (٨) کہاں سوں ہوتا / یو کھن یو گگن کہاں سوں ہوتا

کہتے جو ہوا ہے جنبش اول / سو نفس(٩) ہے جان اے مکمل

یو نفس ہے کیا تو میں کھنہار (١٠) / اس تن منے میں پنا چھنہار (١١)

---

(١) ججمان = سردار، (٢) نچت = بے خطرہ، ۔

(٣) موج کے موت (ن معصوم علی شاہ) مگر بقول بزرگے آب بے موج عین مرات است، صحیح ہے ۔

(٤) پورا کروں ۔ (سارنا مصدر)

(٥) دایرہ ۔ ایک قسم کا باجا

(٦) آواز

(٧) مڑی ۔ کھیت ۔ کنایہ گنج مخفی، مرتبہ غیب الغیب ۔

(٨) زمین

(٩) نفس ناطقہ ؟

(١٠-١١) کھنے والا ۔ چاھنے والا

کہتے ھیں کتیک جو مول (۱) مایا — اس جئیو (۲) کوں جن (۳) کوں لے (۴) جمایا
یک انت ھے یو کچھ اور ناھیں — یک پنت ھے اور پور (۵) ناھیں
مایا سو یہی ھے لفس، ھاں دیکھ — چپ جونکہ حقیقت آگہاں دیکھ
جاھل کہے توڑنا ھے یو نفس — کامل چہے چوڑنا ھے یو نفس
اس توڑ سوں توڑ، جوڑ سوں جوڑ — یعنی کہ توں نفس کوں نکو چھوڑ
وہ کوں تو اوچ ھے سو توں ھے — اس گھر کوں سریر (۷) کے ستوں ھے

''حکایت قلندر کہ از حضرت سربی سلاقی گشتہ''

یک رند فقیر راست بانی — ھے نہج نیں منے نمانی (۸)
دن رین شراب شوق کے مست — دل نرم نپٹ زباں زبردست
تھا اصل او معنوی قلندر — صورت کے قلندراں ھیں بندر
نا تیغ نہ تیر کا کچھ اس غم — نا سر نہ سریر کا کچھ اس غم
حضرت سوں لیا نہ جونکہ سب سوں — پن بہوت ادا کچیک ادب سوں
پوچھیا کہ یو دل یو نفس یو روح — مل جوں کہ ھے جل، جہاز ھور نوح
پوچھیا کہ یو نفس، روح یو دل — ھے مل یو یکس (۹) میں ایک شامل
یا فرق ھے بیچ کچھ کہو سانچہ — گر تین (۱۰) ھے چار ھے ویا پانچ
یو تین ھے قدر کوں برابر — یک سار (۱۱) ھے صدر کوں سراسر

---

(۱) مول = اصل (انیت) — (۲) روح
(۳) جسم — (۴) جس نے
(۵) ن مسکین میں ''طور'' ھے - پور = پورا — (۶) نفس ناطقہ -
(۷) سریر = جسم — (۸) نمانی - نادر عجیب ،
(۹) ایک میں ایک
(۱۰) گن (ن ۵۰۶)
(۱۱) یکساں

یا کم ہے ادک تو کون نامی   کن ان منے سیو (۱) کون سامی (۲)

حضرت کہے میں کہاں یومت (۳) کاں   یو مغز کہاں یومعرفت کاں

میں کون جو اس بیان آپر آووں   اس بھید کوں بول کر دیکھاووں

اس مت میں فقیر محرم ہے   گر پیر فقیر کا کرم ہے

اس روح کے ہیں کتیک چھپے راز   ہور دل کے کتیک ہیں مخفی آواز

سو بھید تمن سوں صاف بولوں   اس دید کوں واشگاف بولوں

پن نفس کی بات منجہ نپوچھو   یو نغز نکات منجہ نپوچھو

اس بوج کے باب دنگ ہوں دنگ   ات خشک ہوا ہے گیان کا گنگ (۴)

بولیا توں نہ شیخ صاف بولیا   کیا صاف کہ بر خلاف بولیا

اس نفس کوں عام وخاص جانے   اس دو (۵) کوں تو ایک دو پچھانے

اس یک کوں توکچھ نہ کہہ سکونگا   او دو جو کہے کچیک بکونگا

بولے یو فلک بلند پایا   سینسار اپر ہے جس کے سایا

جس (۶) پھیرتے پنج بھوت کوں بود   اس پانچ تے پر تھمی ہے موجود

قسمت (۷) ہے جگت کی جس کی نسبت   نسبت ہے جگت کی جس کی قسمت

یا نیں تو ہے یو فراخ سمدور   ہے عقل کے حوصلے سوں جم دور

جس (۸) بیچ جو دھرت پر ہے سب ہے   بل نیں سو بی قدرتاں عجب ہے

یا سور جو ہے مدام سارا   جن جگ تے کٹے (۹) تمام اندھارا

---

(۱) مرید   (۲) سوامی = گرو ۔ خداوند ۔ (س)

(۳) راز   (۴) گنگا ۔

(۵) دل و روح ۔

(۶) گردش

(۷) رزق و ہلچل ستاروں کے اثرات کا نتیجہ ہے ۔

(۸) پانی پر زمین ہے اور زمین پر عجایب و غرایب ۔

(۹) دور کرے ۔ کاٹے ۔

بل برھمن اسکوں (۱) مول(۲) جانے یو سول اسی تے کر پچھانے
یا روح جو حق کوں ھے خلیفہ اب جس میں رکھیا سرب (۳) لطیفہ
برکار ھے روح اس لئے جان تر لوک ھے گرم جونکہ دکان
بیکار (۴) ھے یا تو نور اے یار دے روح کوں کار اپی ھے بیکار
یو روح تو نور (۵) تیچ جا گیا مطلق کے پلو سوں نور لا گیا
مطلق سوا وکیا تو سب تے بالا ھے اگرچہ اسی تے سب اجالا
اس سب کوں سٹ اوہی خدا کے سلطان سمک کے ھور سما کے
بولے جنے نفس (۶) تئیں جو جانیا آن آپنے رب کے تئیں پچھانیا
پس جس کے پچھان تے پیا پائے او ذکر میرے سوں کیوں کیا جائے
سن شیخ سوں یو کتیک حقیقت پایا او فقیر بھوت فرحت
بولیا کہ ہزار مرحبا ھے تا حشر نہ آج ھور صبا ھے

”در بیان اسرار بیخودی و ذکر منصور وانا لحق ونور مطلق،،

کہتے ھیں جو بیخودی کے بن یار دیتا نہیں درپن اور دیدار
شرکت کی ھے شب کوں بیخودی بھان(۷) یو جوں کہ اگن او آب حیوان
یو جونکہ علف او ڈھور (۸) ھے رے یو مال او جوں کہ چور ھے رے
میں اسکوں کیا قبول اما کھلیا نہیں مج پہ یو معما
بیخود سواو کیا اپس کوں کھونا اپنے سوں اپس کے ھاتھ دھونا
اپس کوں چھپانے جائے جن سوں(۹) لیکن نہ کہ آپنے نین سوں

---

(۱) مراد آفتاب (۲) اصل ۔

(۳) عجیب ۔ ”کل،، ۔ میا (۵) محبت و عشق (د ۔ س)

(۴) روح باکار و نور بیکار یعنی نور بمنزلہ نایب اور روح منیب ۔

(۵) نور ھی سے ظھور پایا ۔ (۶) یعنی من عرف نفسہ، ۔

(۷) آفتاب (۸) چار پایہ (د ۔ س) ۔

(۹) عالم ۔ آدمی ، شخص (د ۔ س)

جب لگ جو یو گیان جلوہ گر ہے   اس جیو کے جل میں جون مگر ہے
تب لگ تو یو بیخودی کہاں کی   نا دھرت کی ہے نہ آسماں کی
رہنا نہیں مل یو دو (۱) تو یک جائے   یا بیخودی آئے یا خودی جائے
یو بیخودی یا تو دار لینا   اس سر سوں خودی اتار دینا
کہا زہر اپس تمام کرنا   یو صبح اپس یو شام کرنا
گر یوں بی کرو خودی نہ جاسی (۲)   جا یو خودی بیخودی نہ آسی
گر آگ کوں گھانس باگ کوں ماس   ہووے تو بی ہے خودی اپس پاس
گر یاں اچھو وہاں (۳) اچھو خودی ہے   آپس سوں نہ یو خودی جدی ہے
تو کیا تو یہی خودی ہے اے پاک   گر گئی یو خودی تو کیا رہے خاک
اصلا یو خودی نہ آدمی کا   آ خووند (۴) خدا ہے اس خودی کا
سینسار کوں آدمی ہے خاصا   ہور اس میں بھی خودی خلاصا
شاہد ہے اگر وگر ہے عالم   مخدوم کوں اس خودی کے خادم
یو خاک نہ وصل کوں ہے قابل   گر ہے تو یہی خودی مقابل
گر گئی یو خودی تو وصل کس پر   یو وصل ہے خاص ملتمس پر
اس وقت میں بیخودی سو ہے کیا   نیں یو خدی (۵) نور ہے خدا کا
دے گا او جو اس گلی میں آگا (۶)   اس بھانت کی بیخودی کوں جاگا (۷)
گر مجہ کوں توں پوچھتا ہے کچھ پند   تولے یو خودی خدا کی سوگند
جن خاص خودی سوں آشنا ہے   تس پاس خودی نہیں خدا ہے

---

(۱) بیخودی ـ سقوط شعور ، اور خودی شعور دونوں متضاد ھیں ـ
(۲) جاسی ـ آسی ـ جائے گی ، آئے گی ـ
(۳) جاں = جہاں (ن مسکین ۲۷ ھ) ـ
(۴) آخوند   (۵) (ن ۵٦ ھ) یوخد نہیں (ن ۱۱۲۷ ھ)
(۶-۷) آئے گا ، جائے گا ـ

ہے یو چہ خودی اپس پہ دانا   بینا(۱) بھی یہی ہے ہور توانا

وہ بیج یو اس کے پھول ہور ڈال   یو رنگ ہے جوت ہے آ(۲) جوں لال

یو پھول یو ڈال بیج میں ڈال   یو رنگ یو جوت لال میں کال(۳)

ہونا ہے اگر تجے جو وحدت   اس بھانت کر آپنی پچھانت

اس بات کوں بول ارے تو اس بات   جن نفی کوں دے، لیا ہے اثبات

یو بات بہت کٹھن ہے کھڑ تل(۴)   ہر کوئی بی دیکھتا آپر تل

ہونا اسے سرسوں ہاتھ دھونا   اس تن کے سگل(۵) صفات کھونا

ہونا اسے باز نا بگولہ (۶)   ہونا اسے لشکری نہ جولہ(۷)

گر یوں جو نہ جوڑ توڑ ہے اے   وحدت میں تمام کھوڑ (۸) ہے اے

ہونا نہیں کچھ عجب جو اس پر   منصور جو ہوے تو مظفر

منصور وہی جو من (۹) اچھے سور   جس سور تھے پر تھمی ہے پر نور

یا من اچھے سور بل کبل(۱۰) میں   یو موت حیات اے بغل میں

منصور کوں یک نجان مغرور   ہر یک ہے اپس کے ٹھار منصور

---

(۱) اختلاف ن ۱۱۵۶ھ "بیٹا بھی یہی ہے سو توانا"؟

(۲) آ - او (قدیم املا)

(۳) ن ۵۶ھ میں "لال" ہے۔ اور ۲۷ھ میں کال یا گال ہے۔ بمعنی
گلانا (فنا)

(۴) سخت، جھگڑالو (ج - ل)   (۵) تمام

(۶) بگولہ - بگلہ (پرندہ)

(۷) جولہ یا جولا بمعنی نامرد، مگرن معصوم میں بمعنی سائیس - یا یہ لفظ
جولاہ یا جلاہ یعنی جلاہا ہو۔

(۸) کھوڑ - نقص - کھوٹ ہو - (ج - ل)

(۹) دل مانند آفتاب

(۱۰) کبل - سخت - مشکل - اندھیرا (ن مسکین)

یعنی که اپی اپیچھ ہے اے آپس کے بن اور ہیچ ہے اے
کہتے ہیں کتیک ''بڑا مرا شان،، کتیک ''مرے (۲) پیرھن میں رحمان،،
اس بھانت بہت صدا کئیے ہیں پردے میں انا ادا کیے ہیں
یک بات کہے تو کؤں (۳) اے شاہ اللہ کے بن کہے انا اللہ(۴)
اس ئیک اناتے سب انا ہے ورنیں تو یو سب انا فنا ہے
اس کی ہے انا اجت تے روشن ہے ان کی انا تو جیونکہ اڑگن(۶)
گر اس کی انا جو تاب پر آئے آڑگن نہ کہ آفتاب اڑ جائے (۷)
آ، (۸) حق میں محققان کے اے یار منصور کیا کچیک اپکار
سو(۹) کیا کہ کہاں بول دیتا وحدت کے کواڑ کھول دیتا
بولیا جب انا او باٹ سارو شرکت کی میٹاونے (۱۰) کی دارو
کیتا نہ کہ اور کچھ سمجھ کر رحمت ہے جم (۱۱) اس کے بوج بھج*پر
جو کوئی کہ میں بڑا کہے ہیں جل تیل میں جوں بڑا رہے ہیں
یا کوئی جو توں بڑا کہے گھٹ ہلکے پڑے تو نبڑے (۱۳) ھوسیوٹ

---

(۱) ''مراد سبحانی ما اعظم شانی،، بایزید رح
(۲) لیس فی جبتی سوی اللہ ، جنید رح
(۳) کہوں (۴) لاالہ الاانا ، شبلی رح
(۵) ئیک - ایک کا قدیم املا (۶) اڑگن - (س) تارے (د - س)
(۷) ن - ۲۷ھ میں ''چھپ جائے،، لکھا ھے - مگر اڑ جائے زوردار ہے -
(۸) آ - او (قدیم)
(۹) یعنی کہ ن ۵۶ھ
(۱۰) مٹیاونے (ن ۵۶ھ)
(۱۱) بھم ان کے ن ۵۶ھ
(۱۲) انائے فرعون * بھج، بھجنا مصدر= پرستش کرنا (شکسپیر) -
(۱۳) کدوئے حشک، تومڑا - (د - س)

اس دو سوں نہ عارفاں دھرے کام　آپی ہو اپس کئیے نہ بد نام
لیکن جسے روح صاف ہو کر　دس (۱) آئے جو واشگاف ہو کر
تسپر یو انا تو ہوے ناچار　اس کا نہ گنہ نہ او گنہ گار
وحدت کوں ہے بینج نور مطلق　مطلق سو او کیا یہی انالحق
ان سچہ جسے یو سمجہ ہوا ہے　ہر کام سمج سوں سج ہوا (۲) ہے

حکایت

حضرت سوں ملیا ایک آ کے درویش　یک بھاو (۳) سوں جونکہ خویش سوں خویش
پوچھا کہ کہو اگر کہے جائے　کس حال میں منتہی رہے جائے
بولے کہ یہی انا ہو رہنا　کر کل (۴) کوں بنی بنا ہو رہنا
اپنا جو (۵) ہے یاد یاد حق کا　پن کاں ہے معلم اس سبق کا
بن (۶) حق نہ کسے وجود ہے رے　بن حق نہ کسی کوں بود ہے رے
پرگھٹ گپٹ آن اپے ہے موجود　نا غیر اسے نہ غیر کوں بود

---

(۱) نظر آئے

(۲) سجہ (ن مسکین رح) سج - سلیقہ مند - خوشنما - پسندیدہ (د - س) -

(۳) دوستی - اشتیاق (ج-ل)

(۴) تمام کاینات کو بنی یعنی معشوق سمجھکر عاشق بنا رہنا ع
جملہ معشوق است و عاشق پردۂ -

(۵) اپناچ تو یاد (ن ۱۱۵۶) - یعنی اپنے میں آپ مشغول رہ یہی خدا کی حقیقی یاد اور ذکر ہے وہ تجہ سے جدا نہیں بقول منم آں شمس تبریزم کہ عاشق گشتہ ام برخود - چو خودرا خود نظر کردم ندیدیم جز خدا در خود -

(۶) اس کے بعد پانچ شعر متروک ہیں -

”در بیان نبوت و ولایت،،

یک میں (۱) کوں لے توں منے چھپاوے یک توں کوں لے میں منے کھپاوے
پہلا تو یہی پچھے پہ رکھ آنکھ گر ہے تجے کچھ کمال کی جھانکہ (۲)
وہ آنک نبوتی ہے جانو یہ آنک (۳) ولایتی پچھانو
اس میں کوں بی چھوڑ چل کہ ہے روح چڑ نور کیرا جہاز (۴) جیوں نوح
اس ٹھار نہ بھیائی (۵) ہے نہ بیوا نا دیو دیا دھرم نہ دیوا
یو نور نسب ستی جدا ہے نا جل نہ جہاز نا خدا ہے
نا تار کپاس نا بنولا ناموڑ نہ میگ (۷) مھیوں نہ ہولا
اس ماگ (۸) میں یعنی گم پنا ہے یاں بلکہ یو گم پنا فنا ہے
اس گم کوں جو گم پنا دسیگا رہسی نہ یو گم پنا کھسیگا (۱۰)
اس گم کوں خودی اچھوں ہے باقی ہے اس کوں خودی یک اشتیاق
جب جائیگی یو خودی جرو کر (۱۲) تب تجھ کو چھے پیا پرو (۱۳) کر

---

(۱) انیت کو دوئی میں چھپانا نبوت ہے اور تو کو میں میں چھپانا ولایت ہے ۔ چونکہ رسالت کے لیے غیریت و دوئی درکار ہے ۔

(۲) نظارہ ۔ دید (ج ۔ل) (۳) ” رنگ ،، (ن ۵۰۶ھ) ۔

(۴) کیرا = کا ۔

(۵) بیاھی (۶) نباتات ۔

(۷) برسات ۔ میہوں = میہہ (س) مینہ ۔ ہولا = اولا ۔

(۸) ماگ = سیر و طیر ؟ راستہ (ج ۔ ل) ۔

(۹) راہ سے ۔ یا خودی کے باقی رہنے تک ۔

(۱۰) کھسیگا = دور ہوگا ۔

(۱۱) ” ہے ،، (ن مسکین) ۔

(۱۲) جراناہ اطمینان ہونا (د ۔ س) یا جرونا سے = جذب ، محو ہونا ۔

(۱۳) پیارا جان کر (پریا ہ محبت)

گم ہے (۱) سو تو ہے نہ جائیگا پن — جاتا ہے جروکر اس میں سے پن
مشکل ہے جو یو خودی نکلنا — پر(۲) آگ میں بیخودی کے جلنا
کیا ہے یو خودی تو گیان ہے گیان — اس گیان کوں توں خودی ہی پہچان
کیا کچھ کرو یو خودی نہ ٹل سی — جب لگ جو یو گیان نا پگل(۳) سی
ناچار ہے فضل یاں خدا کا — آپس کے اس آد آشنا کا
نیں دور گر او کریم اکرم — آپس منے کھینچ لے کرے ضم
اس حال کوں بولتے خفی ہے — شرکت کوں خفی یو منتفی ہے
مانس کوں عروج یاں تلک جان — آ گل نہیں یاں تلک سلک (۴) جان
کیتا ہے او کرنہار یاراں — دستی سوں جگت سے کئی ہزاراں
آنا یو ہے آ۔ سبھوں کوں جیون — تو اس کوں ہے سب کے بیچ مسکن
اس سب منے سول(۵) کچھ عجب ہے — اس سب منے سول منتخب ہے
مانس جو ہے ہر طرف سوں مقبول — یو سول کوں ہے جو سب کیتیں سول
مانس کے بدن کوں دل خلاصا — نا آب اسے مغز گل خلاصا
یوں دل کوں ہے روح روح کوں نور — یوں سود ہے سالکاں کوں منظور
یو نور ہے اس نگار کوں گھر — جیوں جوت رہن کوں گھر ہے گوہر
یو نور سوں کیا نرانت (۶) ہے رے — نردھن(۷) سوں یہاں کی تنت(۸) ہے رے

---

(۱) گم پنا یعنی محویت کا خیال بھی باقی نہ رہے۔

(۲) پڑ (ن مسکین)۔ مگر ”پر،، ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(۳) پگلے گا۔ یعنی سقوط شعور۔

(۴) سلگ = لگاتار۔ کامل۔ سالم(ھ)۔ (ج۔ ل) سلک = لڑی

(۵) ناسوت۔

(۶) نرانت = لا محدود (نر ـ نفی)

(۷) نردھن = مفلس

(۸) تنت = تانت۔ تارساز، نسل

ھے نور اگر نروپ (۱) لیکن — روپ اس سے جیون روی(۲) ستی دن
سچ دن کوں روی تو کچھ لگیا نیں — بن باج روی کے دن جگیا نیں
جیوں روز کوں آچ(۳) ھے اس روی سوں — یوں ھے اسے مجاز معنوی سوں
نوری (۴) نوری ، کوا بی نوری — چندن (۵) نوری چوا بی (۶) نوری
یو نور نہ ھر پکے کچے میں — جا دیک توں دود کے بچے میں
ھے آپ تو سچ ولے نہ آپی — نا اور کے تیوں اپس کوں تاپی (۷)
اچھتا گر اسے تو آپ اچھتا — معلوم یو پن بُو پانپ اچھتا
یو لاب(۸) یو نشٹ(۹) جانتا او — یو آپ یو پر (۱۰) پچھانتا او
گر کوئی بڑا بچن جو بانچے (۱۱) — مارے اسے تند ھو طمانچے (۱۲)
گر ناگ ، دگر جو باگ(۱۳) آوے — جا بھاگ اپس کے تئیں چھپاوے(۱۴)
جاں کچھ بی خطر ھے تاں نہ جھانکے — دیکھے جو اگن، پون، ھوبھانگے (۱۵)

---

(۱) نروپ = بے قید

(۲) روی (ھ) آفتاب ۔ آگ ، درخت آگ ۔

(۳) آچ (س) بلند (د ۔ س) رونق ، لذت ، توقیر

(۴) نوری = قسم کبوتر

(۵) چندن = قسم کبوتر ، ن ۵۶ھ میں ”چند،، چوا چندن ۔ کبوتر کی قسم

(۶) چوّا = سیاہ کبوتر ۔ چوھا (ن معصوم) چوا بمعنی بیل (شکسپیر)

(۷) تاپی = سینکے ۔ تکلیف دے — (۸) فایدہ

(۹) خراب، مخفف نشٹم — (۱۰) پرایا

(۱۱) بولے ۔ لاف زنی — (۱۲) طبانچے ن ۵۶ھ

(۱۳) شیر — (۱۴) ” بچاوے ،، (ن ۵۶ھ)

(۱۵) بھاگے ۔ پھانکے (ن مسکین)

او پاک ہے مے پنے کے مت(۱) سوں — کہتے اسے جوت س جہت سوں
گر کوئی کہے اگر جو یوں ہے — یو دود (۲) جو کھینچتا سو کیوں ہے
بن گیان یو کھینچنا کہاں کا — بن گیان یو میں پنا کہاں کا
اے یار یو گیان گن ہے ذاتی — اس جوت کوں ، ما بقا (۳) صفاتی
ذاتی تو نہ جایگا یو سچ ہے — گر کم اچھو یا ادک ، اپچ ہے
جوں جوں یو جو گیان اپچکر آوے — ہور وونچہ یو میں پنا پھراوے
تیوں تیوں و (۴) جوجوت ہے سو کم ہوئے — اس دو میں او ایک بلکہ ضم ہوئے
نیہ(۵) عمر یو جو جوان ہویگا — یو گیان بی نوجوان ہویگا
ہے چھب ، جو جمال بہار آوے — اپس کون کمال کر دکھاوے
ہووے جو بڈھا تو پھر وہی حال — جل جائے او جان پن(۶) او جنجال
اس جوت میں جان پن جب آوے — جا جوت او جیو (۷) کر کلاوے
جب گیان گھٹے یو سے پن اٹھ جائے — تب جیو(۸) اپس کوں جوت کر پائے
یو جوت نہ جان ہے نہ آن جان — آئے یو سب اس تے بلکہ بن جان

---

(۱) مت = مذہب ، قید

(۲) دود = دودھ یعنی بچہ دودھ ماں کا کھینچتا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ سب احساس خودی ہی تو ہے۔ (مگر معصوم علی شاہ نے اگر سے عود بتی اور دود یعنی دھواں جو کچھ درست نہیں (ن معصوم ۱۶۷)

(۳) مابقا (دکھنی) مابقی۔ مگر ن معصوم میں "سے پنا،، لکھا ہے۔

(۴) و قدیم رسم الخط = وہ

(۵) بن ن ۵۰۶ھ۔ بعض میں پا " پن،، نیہ ، یعنی جوں جوں عمر زیادہ ہوگی۔ انجام کار (ج۔ل) (۶) جان پن = دانش

(۷) روح ایک مرتبہ میں۔ (نور ہی روح کہلاتا ہے)

(۸) خودی دور ہو تو روح خود کو نور مطلق پاتی ہے۔

هر جیو میں جان نور اسی کا — هر جسم جھلک هے پور اسی کا
کوئی ماس(۱)میں دیکھ تن کرا آکھے(۲) — کوئی گیان میں جیو نام راکھے
جب گیان گھٹے تو جوت جانے — اپس کے پچھان پر پچھانے
پن او اوچ بلند هر سچ تے — مچھر تے نھنا گھنا هے گج(۳) تے
جے جوت تھی تب سو اب وهی هے — آکار (۴) کے بیچ مل بھی هے
تب جوت کے بیچ تھا یو آکار — اب تب سو بھی هے هاں خبردار
ورنیں تو نہ اب نہ تب کہے جائے — بہتر هے یہی جو چپ رہے جائے
جاں لگ جو یو هے تمام تر لوک — گھانے(۵)منے گیان کے وے سب جھوک
پیس(۶) اس کوں نکال تیل سوں جوت — موتی سوں بھی هے ما بقی پوت
اس جوت سوں جن هوا هے جوتی — لا گیا اسے لو (۷) لا یموتی
اس آن نہ شکر هے نہ شاکر — اس ٹھان نہ ذکر هے نہ ذاکر
جے دھیان اتھا سو چھوڑ دھایا — هور گیان بی جنگل بسایا
او ذکر جلی او فکر ڈوبی — آ پھانت (۸) بسر کی دل میں چوبی
اس ٹھار بسر (۹) هے یاد تے خوب — بسراٹ(۱۰) هے اس محل میں محبوب
اے یار تو یاد کوں نکر یاد — یو یاد هی میں پنے کوں بنیاد
یو یاد هے جیئو، هور بسر جوت — تو جان بسر کوں سربسر جوت

---

(۱) ماس=گوشت ، لمس - (ن مسکین) قوت لامسہ
(۲) آکھے = کہے (۳) هاتی
(۴) کاینات
(۵) باوجود تنزیہ کے تعینات میں ساری هے۔
(۶) تعینات سے نظر اٹھالے اور نور وجود پر نظر رکھ جو لولو شہوار هے۔
(۷) خیال ، دھن (حیات ابدی کی)
(۸) پھانت (ق دکھنی) پھانس۔ کانٹا : "بھال،، (ن ۵۰۶)
(۹-۱۰) بسر : فراموشی - محویت
یاد = ذکر ، جب ذکر هے تو ذکر و مذکور ناگزیر هے۔

بو یاد ہوا بسر تے پیدا — نا اس تے بسر ہوا ہویدا
ہوتا ہے بسر(۱) پگل یہی یاد — دیوے (۲) یو ستم یو یاد برباد
اول یو بسر (۳) ہے یاد پیچھیں — دل یاد سوں ہووے شاد پیچھیں
اے یار یک آوتی ہے آواز — پن کان کہاں جو وہ سنے ساز
آتا ہے اگرچہ دھن اس جرس کا — لیکن نہ دسے کھن(۴) اس پرس کا
ہر دھن کے اوپر اودھن (۵) دھنی (۶) ہے — سارے بو فقیر او غنی ہے
کہتے او ہے معدن اس (۷) منڈن کا — بل تخم تمام تر بھون کا
کیون کر او کتاب پڑھت آوے — جب کوئی بزرگ نا بتاوے
ہر شغل (۸) اوپر اسے ہے شاہی — دیوے اسے جس چہے الہی
یک وقت پر آدمی اچھے دنگ — نا روپ نہ رنگ بلکے بیرنگ
نا علم وہاں ہے نہ عیاں ہے — نا اور کچھیک وہاں بیاں ہے
نا سوک (۹) نادوک ناڈر نہ امید — نا رات نہ دن نہ سس نہ خورشید
جس وقت میں نا نہیں(۱۰) نہ ہے، ہے — کیا وقت اچھے آ، وقت ہے ہے!
ایسے میں یکایک اوکتا (۱۱) گیان — ہوتا ہے یو میں پن اس میں مہان

---

(۱) والذکر ربک اذانسیت=یاد = کثرت ذکر سے محویت اور نور ظاہر ہوتا ہے
(۲) یاد کو محو نہ کرنا ستم ہے۔
(۳) بیخودی مقدم ہے۔ خودی توخر۔ بے خودی عین خودی ہے
(۴) گھر۔ (۵) دھن = مراد صوت سرمدی
(۶) دھنی یعنی مالک، مراد غالب
(۷) منڈن = کاینات، (منڈ ف ن ۵۶ھ)
(۸) شغل صوت سرمدی سلطان الاذکار ہے
(۹) سکھ دکھ
(۱۰) مرتبہ لارب و عبد، نہ جنوں رہا نہ پری رہی۔
(۱۱) اوکتا = اوکت (ھ) پوشیدہ۔ دکرن مسکین میں اوگتا (اگنا سے) پیدا ہونا۔

هور اس منے ہوئے کرنے کے اپچار (۱) ترتیب (۲) هور اسکی بعد اظہار
اس بھانت سوں یعنی بہار آوے صورت پکڑ آپ سے دیکھاوے
یو باٹ (۳) ہے بہار آونے کی یو بات اہے نہ کس کنے (۴) کی
اس پر سوں پچھان او گپت گنج پڑ وہم میں کھینچتا ہے کیوں رنج
او گنج خفی جو ہے نرالا کہنے سوں نرال بلک بالا
جاں نیست نہ ہست میں نہ توں ہے نا جیو نہ جان، پن جنوں ہے
یاراں جو لکھے وهاں کے اسرار جاں ''میں،، کی نہ بحث ''توں،، کی تکرار
کیا کچھ اوسپن (۵) میں دیکھ لیکھے نا بلکہ اپن میں دیکھ لیکھے
سپنے میں صریح جھوٹ ہے جھوٹ اپنے میں نہ کس طرف سوں ہے توٹ (۶)
دیکھے ہیں، جنن کوں دل ہوا یار آکار کے آینے نراکار
وحدت کی ہے راہ بہوت مشکل دیوے جو دھنی تو ہوے حاصل
ور نیں تو کہاں یو کم قراراں (۷) ایسیاں (۸) کے گلے پڑے او هاراں

حکایت

تھا ایک اتیت (۹) آد مورت (۱۰) ات صاف نہ کوپ (۱۱) ہور کدورت
نا نانکی نا کبیر بانی کایا (۱۲) پہ کہال کی نشانی
نا کفر سوں مل اپس کے جھولے نا اور کے دین کوں قبولے

---

(۱) صورت پکڑنا — (۲) ترتیب مراد، مراتب ستہ۔
(۳) طریقہ ظہور ذات حق — (۴) کھنے
(۵) خواب کی باتیں نہیں ہیں — (۶) شکست و نقصان
(۷) مذبذب۔ بے یقین۔ — (۸) ایسوں۔
(۹) بیراگی۔ سیاح — (۱۰) یعنی جہاندیدہ۔ سالخوردہ
(۱۱) غصہ۔ — (۱۲) کایا = بشرہ، صورت،
(۱۳) جھولنا = اڑ کر بیٹھ جانا ؟

کچھ اور نبوحتا بن آس دھن ‏ ‏ نردھار، (١) نروپ، (٢) نر، نرنجن (٣)

القصہ اتیت ات بھگت (٤) سات ‏ ‏ آ شیخ کے گھر لیا ملاقات

بیٹھے یکھٹے (٥) یو دو موحد ‏ ‏ ھور اور بی معتقد نہ مفسد

پن بیچ مں بات ھے نہ بتکاؤ (٦) ‏ ‏ ھے جیب لے کھینچ آپنے پاؤ

بولئے نہیں کوئی کچھ ادب کر ‏ ‏ کئی بات ادب کے بیچ دب کر

حضرت کہے اے قبول حق کے ‏ ‏ از برکتے غیب کے سبق کے

یک مینچ نہ یو رفیق مارے ‏ ‏ محتاج ھیں حرف کے تمارے

فرماؤ یکاد رمز یا راز ‏ ‏ جو ھوئے کتیک او من سر افراز

اس جیو کی آرسی جلا پائے ‏ ‏ محبوب بلا حجاب دس (٨) آئے

بولیا جو کہوں بہت ھے باتاں ‏ ‏ بولوں تو ھے ان گنت نکاتاں

دیکھیا ھوں، سکیا (٩) ھوں ھور سنیا ھوں ‏ ‏ ھور میں بی کتیک بچن بنیا (١٠) ھوں

گر منجہ کوں کہیں او پڑ پڑوں گا ‏ ‏ ھور اور کچیک بی (١١) بڑ بڑوں گا

لیکن منجے لاج آوتی ھے ‏ ‏ ھت مکہ کوں میرے لگاوتی ھے

وحدت کی دراز باٹ منجہ تے ‏ ‏ کھٹتی ھے (١٣) کہاں او گھاٹ منجہ تے

دیکھوں تو منجہ گیا ھوں گڑ کر ‏ ‏ پہلینچ قدم منے اکڑ کر

---

(١) نردھار = بیمثل ‏ ‏ (٢) بے مانند ۔

(٣) بیچون ‏ ‏ (٤) اعتقاد ۔ مرید، چیلا ۔

(٥) اکھٹے = ایک جگہ ‏ ‏ (٦) بات ۔

(٧) زبان نے پاون کھنچ لئے تھے یعنی خاموشی طاری تھی ۔

(٨) نظر آئے ۔

(٩) سیکھا ھوں ‏ ‏ (١٠) بنیا ھوں = بنایا ھوں ۔

(١١) بڑبڑاوں گا ۔ بکوں گا ‏ ‏ (١٢) ”منہ،، (ن ٥ ٦ ھ) ۔

(١٣) کٹتی مگر ن معصرم میں یہ مصرعہ اس طرح ھے ع کھلتی ھے کہاں یو گانٹ مجہ تے ۔

ہے بہتر جو کروں اپس کوں خاموش — یو بات یو بیت (۱) سب فراموش

حضرت کہے ہم تو چپ نرہنا — پہلا او قدم سو کیا ہے کہنا

بولیا یو برا ہے او بھلا ہے — او نار یو نور، نرملا ہے

یو دین کے دوست او ہے دشمن — یولنگ (۲) بھجو ہے او برہمن

یو شیخ ہے او شریف سید — یو چھوٹ (۳) رہے ہور او مقید

اتنا نہ سمج بھیا (۴) جو یو نہج (۵) — یک بار نجھا نوں سب منے (۶) سہج

دیکھوں یک اکھنڈ سب یو تکڑے — یک ھن میں تمام دام دکڑے (۷)

یو روپ اور روپ اپس میں لیوں — یورس بکس (۸) اپنے بس میں دیوں

لیؤں سب اپس میں یا تو جوں خاک — یا آپ سے سب میں دے، رہوں پاک

"دربیان عرفان صاحب عرفان و نبوت و ولایت ونظر صاحب نظران"

پورا جو ہوا ہے گیان جن کا — ٹٹ کر جو گیا گمان جن کا

ہے ان کے علامتاں بی نیارے — اس راہ سوں رسم سوں کنارے (۹)

ہے گیان سوجا اگیان (۱۰) پن آئے — تو اس کی کچیک بات بن آئے

یو گیان مقیدوں ہلیا (۱۱) ہے — مطلق سوں اگیان پن ملیا ہے

سنپڑی ہے (۱۲) ازل ابد میں جوں بے — ہور وونچہ ابد ازل میں جوں ز

---

(۱) "پنت" (ن ۵۶ ھ) — (۲) لنگایت قوم۔

(۳) آزاد

(۴) سمج بھیا ــ سمجھ ہونا۔ (سمج بھٹھیا ن ۵۶ ھ)

(۵) طریقہ — (۶) آسان۔

(۷) دکڑا = دمڑی — (۸) فضلہ۔

(۹) علحدہ — (۱۰) بے شعوری۔

(۱۱) ہلنا (مصدر) (دکنی) متحرک ہونا۔ موافقت۔

(۱۲) "سنپڑی ازل آ ابد میں" (ن ۵۶ ھ) ازل عین ابد ہے ابد عین ازل ہے۔

آکاس هو دھرت پگ (۱) تلے آئے — ھودھرت اکاس سیس (۲) پر جائے
سپنا چھپے جاگرت (۳) کے تن میں — ھور وونچه جاگرت سپن میں
کارن رہے سوکشم سوں مل جھول (۴) — آسول میں جوں که پیٹ میں سول (۵)
اس بھانت ھے عارفاں کی معراج — یو راج نہیں ھے عارفاں باج
یو پادشہاں جو ھے مجازی — کرتے ھیں جہان کی کارسازی
رھتے ھیں نه وہ کسی کے کے میں — یک ملک لے دوسرے کے بے میں
مغلوب کے تیں حلال جانے — غالب کوں حرام کر پچھانے
عادل ھے تو آو مرحبا سوں — ظالم ھے تو جاو، مروبا سوں
میں پادشہ ان کوں نا کھونگا — گر کوی کہے تو چپ رھونگا
میں ان کوں کہوں که جن گا غرفان — پورا جو ھوا ھے یعنی یو گیاں
آئے بی تو یوچ جاینگی یوچ — ھستی کے طبل بجاینگے یوچ
ان کوں جو بن انکے مابقی ھے — کچھ اور کہوں تو احمقی ھے
او گل تے ادک یو گھاس تے کم — او آگ یو پھوس پھاس نے کم
نا ان کوں اپس کے سار (۶) گن توں — یو لوگ مگن (۷) ھے کن مکن (۸) توں
الله کے محب نبی کے پیارے — اس دو کے سجن (۹) سبی کے پیارے
نا تن ھے انن کوں لال کے (۱۰) کھن — کیا ھے تو ھے لال (۱۱) کے نشیمن

---

(۱) پیروں تلے — (۲) سرپر جائے
(۳) بیداری کاتن؟ (ن مسکین) مگر۔ کرت = ستیه یوگ (ج۔ل)
(۴) مل جل کر — (۵) درد سول
(۶) اپنے جیسا — (۷) مست
(۸) تذبذب ۔ یا ''گن مگن،، ھے تو '' خیال میں مست ،، (گن مگن ن مسکین)
(۹) بچن (ن ۲۷ھ) ۔ سجن بمعنی محبوب
(۱۰) لعل کی کان
(۱۱) یعنی معشوق ۔ مطلب یه که ان کے جسم لال و یاقوت کی کان میں منہمک نہیں بلکه معشوق حقیقی میں فنا ھیں ۔

لچکا (۱) سچ انن کوں لال کا ھے ۔۔۔ نا لال نہ کس کلال (۲) کا ے
لا گیا جسے پنج بھوت (۳) کا بھوت ۔۔۔ آن اِن کو پچھانتا ھے مبھوت
نا آن منے تاو (۴) ھے نہ تاڑا ۔۔۔ یک جانتے نرم ھور کڑاڑا
یک تول سورج کوں ھور کنول کوں ۔۔۔ یک مول سنے کوں سن (۵) پتل کوں
کس پاس نہ دان مانگتے ھیں ۔۔۔ مانس سوں نہ مان مانگتے ھیں
اس مان منے منی سنچرتی (۶) ۔۔۔ جیکچہ جو کمائی ھے سوچرتی
شیشا نہ شراب جام جانے ۔۔۔ حق باج سبی حرام جانے
معلوم نہیں یو یادکیا ھے ۔۔۔ ھور سہومنے سواد کیا ے
نا بھول انن کے بوج کے بیچ ۔۔۔ سنکا (۷) نہ انن کے سوج کے بیچ
نا لاگ رھے نہ چھوڑ دیوے ۔۔۔ مکہ یار طرف مروڑ دیوے
نا توٹ انن کے تن منے جان ۔۔۔ یو خاص خمیر کے بنے جان
پنڈت کھو یا کھو اپنڈت ۔۔۔ وے کس سوں جڑاوتے (۸) نہیں چت (۹)
وے آگ میں عشق کے جلے ھیں ۔۔۔ پڑ نیہ ندی کے بہ چلے ھیں
گر مین (۱۰) اچھو و گر سمندر ۔۔۔ او سب سوں بھلے رھیں یکندر (۱۱)

---

(۱) ضرب ، صدمہ

(۲) کلال = مے فروش ، ”گلال“ ھو تو تمعنی بٹنہ ، کثافت (ن ۔ م)

(۳) عناصر خمسہ (۴) تاو = غصہ ۔

(۵) بعض نسخہ میں ”ھور پتل“ لکھا ھے ۔ سن = سن لے سمجھ لے

(۶) سن چڑنا = خون سوار ھونا ۔ سنچرنا = چلنا پھرنا ؟

(۷) سنکا (س) شبہ ، خوف مگر ن ۔ ۲ ھ میں ”سسکا“

(۸) جوڑتے

(۹) دل

(۱۰) مچھلی ۔

(۱۱) یکا و تنہا

اور کون آپ کر پچھانے   وے (۱) کیوں کریں دشمنی دوانے
نہ یہاں کہیں سوں اٹھ کر   جانا نہ کہیں یہاں سوں تٹ کر
جاں تھے جوں تھے، تہاں ہیں تیوں ہیں   مت پوچ یو لوگ کیا ہیں کیوں ہیں
جانے نہ یو مشربان کے مت (۲) کوں   لاگے جب انن کے مول ہت کوں
اس مول کوں مت (۳) کے جن جو جانیا   ان آپنے تیں امت (۴) پچھانیا
ہر مت میں دھرم ادھرم (۵) تو ہے ایک   یک ارت (۶) ہے گرچہ بھاس (۷) بھوتیک
اس تن سوں لگیا ہے مت یو من پاک   عارف سٹے توج تن اپر خاک
کچھ بی سنا نبوّتی ساز   کر راز ولایتی کتیک واز (۸)
اس تن پو نبوتی ہے آیت   عرفاں ہے اس منے ولایت
یو پنڈ (۹) کہو پران اس کوں   گر ہے یو پران گیان اس کوں
یو ہات ہے گویا او شمشیر   گر او جو زبر تو یو ہے جوں زیر
ہر حرف کے تیں یو دو ہے درکار   گر زیر زبر ہے آپنے ٹھار
یک وقت زبر بی زیر ہووے   گر باز ہے جوں بٹیر ہووے
اس زیر کی ہور زبر کی صورت   یک بھانت ہے بوج بالضرورت
ل زیر دسیا زبر بے محکم   کیوں کر جو زبر میں یک نقط کم
دونو بی یو خاتم النبی کے   یک بھانت سوں انبیا سبی (۱۰) کے

---

(۱) '' سو ،، (ن ۲ ھ)   (۲) عقل و دانش - طریقہ مذہب و ملت
(۳) اصل و حقیقت
(۴) آمت = بے نہایت ؟ '' امٹ ،، لافانی لامذہب جس کو کسی مذہب سے کوئی پرخاش نہ ہو - (الف نفی کا ہے)
(۵) بے انصافی - بے ایمانی   (۶) معنی
(۷) بھاس = بھاشا ، الفاظ   (۸) آشکارا ، واشگاف -
(۹) نبوت جسم ہے اور جان ولایت ہے - نبوت میں ولایت شامل ہے اور نبوت بغیر ولایت کے نہیں ہوسکتی جسکی مختلف مثالوں سے تشریح کی ہے -
(۱۰) تمام انبیاء کو بھی ولایت حاصل ہے -

جس کوں جو نبی کیے ہیں اسکوں اول دے ولایت اس پرس
نامی کیے بعد ازاں نبوت اس دو کی بھئی جب اسکوں
تب خلق کی دعوت اوپر آیا اسلام کوں چین دے چلایا
کفار اپس کے کفر کوں سٹ دل دین سوں آپنا بندھے
اما یو اثر ولایتی ہے یو جوں کہ اگن او جوں بتی
لازم ہے بتی اگن کوں اے یار لیکن ہے اگن سوں خوب
اس جوت لیے چھین بتی کوں نا آس (۳) لیے جوت جگ پنی کوں
او سیس نمن یو اس اپر تاج پن ہیچ یکس کے یک میں
اصلا یو ولایت الولی کا آخوند ہے تو (۴) خفی جلی
او ختم ہوا یو اب ہے جاری اس رت(۵) کوں تو کہیں قراری
گر یو جو گیا تو جگ بی جاوے بارا (۶) جو گیا تو اگ بی جا
یکبار جگت کوں ہویگا گت (۷) یو ختم جو ہویگا ولایت
اس ختم کے دن جب آینگے تب جیتا(۸) جو ہے مال دھرت میں
یک بار پڑے تمام اے یار جوں پیٹ سوں مائی کے بچا (۹)

---

(۱) جاری کیا

(۲) چاہیں

(۳) فتیلہ کے لیے روشنی کو لازم نہیں کرتے ہیں بلکہ روشنی کے لیے

(۴) یو (ن مسکین) یعنی تو ظاہر و باطن کا استاد ہے (انسان) - یا ولایت

(۵) رت بمعنی موسم - مگر ن مسکین میں ''رنگ،، لکھا ہے (ص۲۲۶)
ولایت ختم نہ ہوگی قیامت تک - ع ''اس رنگ کوں تو کہیں
قراری،، (ن مسکین)

(۶) ہوا

(۷) گت (ن مسکین) مراد - نفخ صور قیامت ؟ گت بمعنی - اختتام -
کوچ (ج - ل)

(۸) جتنا -

(۹) بچہ ، مراد زمین اپنے تمام خزانے اگل دیگی - (قرب قیامت کی بعض
علامات)

تن جگ میں رہے نہ ایک کنگال کے گھر بی ہوے کنگال
کنگال جسے نہ گیان ، گن گت کنگال ہے گیان پر اشارت
یک اچھے صاحب معارف آپس کی کمالیت سوں واقف
اس گیان کی گفتگو ہے جب تک دنیا نہیں معرفت کی مکتب
جان چار ملے پہنچ چرچا نا تیر تبر نہ بھال برچا
ہر شہر سوں ہوئے اے شہنشاہ اس راہ بن اور راہ کوتاہ
ہر چیز اوپر کمال (۱) ہوگا نقصان تو تار مال (۲) ہوگا
مرنا نہیں سچ ہے اولیا کوں لگنا نہیں باو اس دیا کوں
جس پر جو نظر اچھی انن کی اوہے نہ انن کی ذوالمنن کی
اس جیئو کوں یک نظرتے ہے نور صاحب نظراں کی ہیں بلا دور
او یک ہے اگرچہ یک نجانو اس یک میں ہے لک جھلک پچھانو
کاڑی کوں کرے پہاڑ پل میں اگھوائے (۳) اگن کی جیب جل میں
کامل ہوئے جس سوں گل گنبلای (۴) پن پائے جنم جنم کے پانپی (۵)
یک عمر کون یک نظر ہے کافی تن من کی تلک کرے تلافی
جیکوی کچیک ہوے سب اس تے طالب کون خدا کے مطلب اس تے
تن جس تے تمام جیئو (۶) ہو گئے گھل پیو کے پیار پیو (۷) ہو گئے

(۱) ہر شخص کو کمال توحید حاصل ہوگی اور اناالحق کا دعویٰ کرے گا۔
مولف شرح عقاید جامی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔
(۲) تارمال : تاراج ؟ (ن مسکین رح)
(۳) اگھوانا : نشونما ہونا
(۴-۵) گلابی ن ۲۷ھ- پاپی ن ۲۷ھ مگر گلابنی و پانپی قدیم دکھنی صحیح معلوم ہوتا ہے جو ن ۵۶ھ میں درج ہے۔
(۶) جیئو ہو گئے یعنی بدن میں روح کی لطافت ۔
(۷) فنافی المحبوب ۔

یو پیو کلاونا (۱) نہ وحدت اس بیچ ہے تین شے کوں شرکت
یک پیو (۲) دوجا کلانہارا تسرا جو ہے سامنے بچارا
میں توں سوں ہے توں نہیں تو بن نیں (۳) بن دوسری کیوں کلاے گا میں
اس میں کی نہ توں کی چاڑ (۴) رکھ رے اس دو سوں اپسکوں (۵) کاڑ رکھ رے
اس دو کون اپس کے دل ستی کاڑ اس دو کے نہ دار پر اپس پاڑ
کر آپ سے حق کی ذات میں محو نا ول بچار بات میں محو

حکایت

او شیخ جو رہنما جہان کا بابا (۶) ہے جگت کے عاشقاں کا
شیراز کون راز کے مہاراج راجاں کو جگت کے درۃ التاج
تھے کنج میں یک اپس چھپا کر کاپت (۷) کوں دوی کے سب کھپا کر
بیدار اپس کے بھید پر جم جاں ڈر جو (۸) پتنگ امید برھم
ایسے میں ایک دوست آیا جوں مغز کے پاس پوست آیا
پوچھیائے ادب آنے کہ (۹) اے شاہ اسرار سوں بیخودی کے آگاہ

---

(۱) کھلانا

(۲) مراد عشق و عاشق و معشوق۔

(۳) مطلب یہ کہ خلق و حق ملازم وملزوم۔ ایک مشتاق ظہور ہے دوسرا محتاج وجود ہے۔

(۴) پرواہ۔ (۵) کار (ن ۵۰۶ھ) کاڑ (دکھنی علاحدہ رکھ (ف)۔

(۶) بابائے عاشقاں شیخ سعدی شیرازی رح۔

(۷) کلپت = کدورت، بناوٹ۔ جھوٹ (ن مسکین) بحری رح کی مراد کلپ ترو (س) = (مدکر) اندرکی بہشت کے پانچ درختوں (ج۔ ل) کا ایک درخت۔ "درخت دوئی سے" ہے۔ کپٹ ؟ وکینہ کے معنی یہاں کچھ ٹھیک نہیں

(۸) مابین خوف ورجا (۹) انیگ (ن ۵۰۶ھ) مخفف انگم = بہت۔

تنہا تمے (۱) یاں رہتے ہیں کب تے بولے تمے جب سوں آئے تب تے (۲)

”دربیان مرگ مجازی و حقیقی“

جن مرگ کے مرم (۳) سوں ہے محرم مرنا نہیں جیونا (۴) ہے جم جم
یو مرگ نہیں کرم خدا کا ات لطف ہے خاص مصطفا ص کا
یو مرگ نہ پیک ہے پیا کوں یک رنگ رفیق ہے جیا کوں
کوئی نابی (۵) کہے تو کھینچ لیجا محبوب سوں اس کرائے مجرا
کیوں دوست سوں دوست بھیٹ (۶) لیتا کیوں یک کوں یکن (۷) سمیٹ لیتا
ہے بیچ منے ندی نگوڑی نا ناو نہ ٹوکرا نہ ہوڑی (۸)
اچتا نہ یو مرگ بیچ نڑوا (۹) دستا ـ یو تمام کام کڑوا
کوی بھیٹ نپاوتے پیو کی کرتے نہ یو یوگ جوگ جوگی
جے ناس نہوے یو (۱۰) اضافات تو حید تو کیوں کرائے گا ہات
بن مرگ اضافتاں نہ آٹے (۱۱) بن مرگ کے کھڑک (۱۲) کوں کاٹے
ہے وصل کوں کال (۱۳) یو اضافت ہوتا ہے بڑی اضافت آفت

(۱) تم
(۲) یعنی جب تم نہیں آئے تھے تو عالم بیخودی میں ایک پنے یعنی تنہائی سے بھی مہرا تھا (شرح) ۔
(۳) مرہم ۔ بھید (ن ۵۰ھ) (۴) جیناھی جینا ہے ۔
(۵) بھی (۶) بھیٹ لینا (ھ) = گلے ملنا ۔ وصل ۔
(۷) ایک سے ایک لپٹ جاتا ہے
(۸) کشتی (ھ) (ج۔ل) ۔ ہوڑا ہوڑی ۔ کشمکش
(۹) پل ، پڑوا (ن مسکین)
(۱۰) پاس ن ۲۷ھ ؟ ۔ ناس صحیح ہے ترجمہ مقولہ (التوحید اسقاط الاضافات)
(۱۱) آٹے = اٹنا (مصدر) ؟ برباد ہونا ؟ افعی (ج۔ل) ۔
(ملایا زبان) ۔
(۱۲) کھڑک = تلوار (۱۳) دشمن (ن مسکین) ۔

جان لگ، جو ہے جگ منے (۱) کڑچ پیچ اس مرگ کے بیچ پاس سب ہیچ
ہر پینچ کوں کھولتا ہے یو دل بن مرگ کی مار (۲) پنچ مشکل
دل بال کی گانٹ ہے تو کھولے اس گانٹ کوں دیکھ کچھ نبولے
تب مرگ کی گانٹ (۳) آپ کھل جائے جس وقت گرہ کشا ہو (۴) کھل جائے

"حکایت برسبیل تمثیل"

یک رات میں اپنے دل سوں یو بات پوچھیا تو دیا جواب اس دھات

"جواب دادن"

اپ (۵) سے تو سمج نہیں کچھ اے لال بن مرگ ہے تین بھانت اپرال
اول (۶) تو یہی جو ہے سو بیدار ہوتا اچھے خواب کا خریدار
دسرا (۷) جوستا سو جاگ اٹھیا مٹ نیند کوں جوں کہ باگ اٹھیا
تسرا (۸) نہ ستا کچیک اٹھیا جاگ بیدار لیا نہ خواب کا ماگ (۹)
جے حال جو حال ہے یہی حال رہتا ہے اپس کوں لے سدا کال (۱۰)
کچھ ہوئے نہ اور، جوں ہے تیوں ہے اس مرگ کے یار کوں تو یوں ہے
ناسات چلے یو یک گھر اس کے ہل سب یو منڈن (۱۱) برابر اس کے

---

(۱) کڑچ = سخت ۔ کڑا ۔ یا کرچ (کرلیس ۔ ملایا زبان)
(۲) مار پینچ = ضرب ۔ یا موت کے سانپ کی لپیٹ ۔
(۳) گانٹھ
(۴) "جو مل جائے،، (ن معصوم) ۔
(۵) اپنے کو
(۶) جاگنے والا سو جاتا ہے (موت عوام)
(۷) سویا ہوا شیر کی طرح بیدار ہو جاتا ہے ۔
(۸) مابین نہ سوتا ہے نا جاگتا ہے ۔ یعنی مقیدات میں رہکر مطلق کا ساتھی یعنی مواظبت کرتا تھا اس موت کے سبب مطلق ہو گیا ۔
(۹) ماگ = طریقہ ۔ راستہ
(۱۰) ابد الابد ؟ فردا (ن ۶۵ ھ) ۔
(۱۱) کائنات، مکان ولا مکان اس کے لیے برابر ہے ۔ مرتبہ سرو نور (ن ۶۵ ھ) ۔

پہلے (۱) تو عوام کو دیے ہیں — دوجے (۲) کوں خواص خوش کیے ہیں
او مرگ ہے تیسری اخص کی — محبوب ہے مشتری اخص کی
یو مرگ کہاں یو مرنہارے — جس دیک حیات سد بسارے
جن مرگ کے مرگ (۳) کوں کرے صید — ہور عمر کوں جونکہ عمر کوں زید
اسکا تو یہی ہے حال اے یار — پن کون ہے یوں سنبھال اے یار
یو مرگ کہاں ہے ہر مرک (۴) کوں — یو درک کہاں ہے ہر پرک (۵) کوں
ہر مرگ اپر یو مرگ ہے سر (۶) — ہر ورک (۷) اپر یو ورک ہے سر

"حکایت سائلے از وقت مرگ"

لے سات کتیک مرید یک پیر — جس نانوں ہے اس دکن میں چوپھیر
عرفان میں جس کوں جوڑ ناہیں — ہور وار کوں جس کے اوڑ (۸) ناہیں
تکیہ منے تھے مرے کتیک دن — مذکور نہ اور معرفت بن
او گیان سمد (۹) کے خاص غواص — یک رات جو پائے خلوت خاص
پوچھے منجے جاں تلک ہے کامل — باندے ہیں اپس کے دوست سوں دل
آپس کے مرن کوں جانتے ہیں — باقی رہے دن پچھانتے ہیں
کچھ تم بی کہو رہے کتیک دیس — تبدیل ہوجائے عنصری بھیس
تھا میں تو نہ اس جواب کے جوگ (۱۰) — گر ہیں تو جدے ہیں جگ تے او لوگ

---

(۱) پہلی موت۔ (۲) دوسری قسم کی موت
(۳) مرگ = ہرن۔ (۴) مرک = گنوار۔ نادان (ن مسکین)
(۵) پرک (پرکھ) = مرد۔ شخص (۶) سردار
(۷) ورک = بھیڑیا۔ (۸) درگ = ناقابل فہم (س)۔ قلعہ۔
(۸) اوڑ = آڑ۔ روک۔ اور = حد۔ راستہ (۹) سمندر معرفت، (ج)
(۱۰) جوگ = وزن۔ تول، مراد قابل،

پن او جو گھڑی تھی عین انبرت (۱) هور چرخ اوپر چڑیا اتھا چت (۲)
بولیا که تمن کوں سب هے روشن هر تن کی جکچه طلب مے روشن
منجه اور کتیک نکات پوچهو مرتا سو اسے بو بات بوجهو

''در بیان سرود و کشتگان شمشیر سرود عشق و سماع''

جن راگ کوں دوست کرلیا هوئے (۳) توں بوج او بیشک اولیا هوئے
یو راگ نه آگ هے جلانے یو راگ نه باگ پهاڑ کهانے
اس راگ سوں روگ تن تے بهاگے اس راگ سوں بهوگ (۴) من میں جاگے
هر تن کوں لگے یو راگ آلا (۵) پن جیئو جلیاں کے دل دوبالا
اشکر لگے هر یکس کوں میٹهی هر یک (۶) یکس هر مگس کوں میٹهی
الیکن لگے جوں که درد منداں افیونی کوں هزار چنداں
دبیراگ (۷) په لیاوتا هے یو راگ اس راگ کوں مول کیا تو (۸) بیراگ
تبو راگ پهتر کے تبن کرے گار (۹) کاکک بهرے کو لسے (۱۰) کوں انگار
جیو راگ خوراک جیو کا هے یو جیو خوراک پیو کا هے
کجے جیئو پڑیا هے عشق کے بس دکه سوستے سوستے (۱۱) هے بس بس
اس راگ سوں جوں قمر گلنهار اس آگ سوں جوں اکر جلنهار
اسکونچه سرے یو راگ سنا او آگ یو جل هوا سو سنا (۱۲)

---

(۱) انبرت (امرت ؟) متبرک
(۲) چت = آفتاب۔ دل = خیال
(۳) هے (ن مسکین)۔
(۴) بهوگ = (س) مسرت ۔ خوشی
(۵) اعلیٰ
(۶) ''هر ایک ایکس ایکسوں میٹهی،، (ن مسکین رح) ایک سے انک میٹهی
(۷) ترک لذات (۸) یو (ن مسکین)
(۹) گار = ایک قسم کا پتهر جس سے آگ نکلتی هے۔
(۱۰) کوئله (۱۱) سهتے سهتے۔
(۱۲) سننا اسی کو سزاوار هے جو عشق کی آگ میں جلگیا هو

یو گرم اگن او سخت (۱) بارا — او گرد (۲) پون، یو جون دھولارا
اس راگ سوں رنگ ھے جہاں کوں — اس راگ سوں سنگ ھے (۳) شہاں کوں
اس راگ سوں رشد روح کوں ھے — یو راگ سبب فتوح کوں ھے
جس جیئوں کے تئیں نہ راگ لاگے — تس جیئو بھلا جو آگ لاگے
مانس نہیں ماس (۴) ھاڑ ھے او — پولاد (۵) پھتر پہاڑ ھے او
اس راگ سوں جوش درد کوں ھے — ھور وونچہ خروش مرد کوں ھے

”حکایت مجلس سماع“

مجلس میں جنید کے یکن مرد — کیا مرد کہ سرتے (۶) پگ تلگ درد
دیکھیا جو قوال گرم گاتے — بجگئی سو اگن کوں (۷) سیلگاتے
قولاں لگے جوں اگن جرانے (۸) — تروار سے لاگتے ترانے
بجتے ہیں رباب رنگ میں آ — ھر تار جدا ترنگ میں آ
او تار، او سور، ات سلونا — ھے جیئو کے جانور کوں پونا (۹)
سلکی (۱۰) ھے ھر یک نین میں زاری — بلکی (۱۱) ھے بدن میں بیقراری
سوں سور (۱۲) منے چھپے تھے سارے — جوں سور منے سگل ستارے

---

(۱) یعنی راگ باد صر صر ھے۔ (۲) طوفانی ھوا
(۳) قربت، ذوق شوق۔ (۴) مضغہ گوشت
(۵) فولاد (ن ۲۷ ھ) (۶) سرتاپا
(۶) سلگاتے (۸) جلانے
(۹) پونا = بال سے بنا ھوا جال۔ پھندا۔ (مسکین) جھرنا۔ (اصغر)
(۱۰) سلکی _ سلکانا (دکھنی) ابلنا؟
(۱۱) بلکی (بلکھنا) ظاہر ھوئی ھے۔ (۱۲) سر، راگ

او سور او سوز ایا نسکه تاب جوں تار شتالنے (۱) سوں مضراب
یک آہ کیا بلند جس تے کھل جائے فلک کے بند جس تے
تس آہ سوں شیخ تنگ ہوگئے گرمی ستی سرخ رنگ ہوگئے
بولے کہ یو عشق حق ہے سب کا الا جو نہیں ہے بے ادب کا
او جیو جلیا دراصل تھا آگ بہ (۲) تس پہ پون کی ریت یو راگ
بھڑکی (۳) اس اگن ستی نکالیں بل آہ کی راہ بھار (۴) ڈالیں
تھا اس میں تمام خیراس کا جل جائے جو نین تو غیر اس کا
سن شیخ نے حرف او سبی (۵) چھوڑ یک ٹھار پڑیا لے گودڑی اوڑ
او آہ تجیا (۶) او تل کھلانا انکھیاں تے او گرم انجو ڈھلانا
گئی بھاگ رین اپس کے بھاگوں ڈر حیئو کوں اس جلے کے آگوں
ستی جو نہیں تو ایک دم کر اس کو اسے (۷) کوں جلد بھسم کر
ڈرتا ڈرتا اجیت (۸) نکلیا ہو گرچہ جگت کوں میت نکلیا
او آگ اجت کوں بی تو کھاتی لکڑی کے طبق کے تیوں جلاتی
چھوڑی اسے اس لیے جو جانا جلتے کوں جنم کے کیا جلانا
عاشق جو سُتا ہے گودڑی تان اٹتا نہیں دیکھ کر ایک انسان
دیکھیا جو او دلق دور کر اس تو راک کی ڈھیر ہے نہ مانس
بحری کے نہ رکھ نظر خطا پر یارب یو اگن اسے عطا کر
تا پائے جو یک رتی یو اگ آں جل سیس تے جائے پگ تلگ ان
جن ہے تو اچھے او آگ یار آس دن رین جلائے جوں چنار اس

(۱) شتالنا = چھیڑنا (شت ماخذ ہے بقول و لمٹ = پراگندہ کرنا ۔ شیکسپئیر)
شتارع ۔ شنوہ (عبرانی)
(۲) بہنا راگ کا ہوا کی موج کی طرح
(۳) شعلے (۴) باہر
(۵) سب ہی (۶) آہ نکالنے سے مایوس ہوکر۔
(۷) کویلہ (۸) آفتاب (۹) دوست ۔ عاشق

لکڑی ہو اچھے جان کے میانے — لالا ہو نہ پھولبن کے میانے (۱)

در بیان عشق

اے عشق شراب کے چھکے ہو — پاوک (۲) سیں پریت کے پکے ہو

یو عشق قدیم سب تے اول — اس حرف سوں یک یو سب مطول

عرفان کے تئیں یو عشق استاد — یوں ہے جو لوہے (۳) کے مکھ کوں پولاد (۴)

اس فن میں کیے دراز جیباں (۵) — احببت اپرتے سب حبیباں

بولے کہ یو عشق سب کوں بنیاد — عرفان کے نرد کوں ہے نرّاد (۶)

وہ بیج یو جھاڑ کر دیکھایا — پھر بیج وہیچ بہار آیا

شاہد جو تیرا شکار ہونا — توں پاردی (۷) سوں پرت کے جونا (۸)

لیتا ہے ظہور سچ تیرا نند (۹) — پیالی میں پرت کے مے کے مانند

کن پیو تلک گیا پرت باج — کن رہ یو کٹیا پرت کے رت (۱۰) باج

پکڑیا ہے بدن پرت سوں بینش — پیدا ہے پرت سوں آفرینش

عالم میں جو عشق ہے مجازی — سو سانچہ و گرنہ سب ہے بازی

اس یک میں رکھیا ہے رب سگل ساز — اس یک منے دو ہزار اعجاز

---

(۱) درمیان (۲) آگ

(۳) لوہا (۴) فولاد (ن ۲ ۵ ھ)

(۵) زبان درازی یعنی طویل داستان

(۶) نراد = (نرداد ن ۶۵ ھ) نرد کھیلنے والا یعنی شاطر

(۷) پاردی = شکاری قوم = چڑی مار

(۸) جستجو کرنا

(۹) نند = خوشی ۔ خزانہ ۔ راگ ۔ پدر رضاعی سری کرشن (د ۔ س)

(۱۰) محبت کی گاڑی ۔

عاشق ہے اگرچہ بیچ ماٹی جلتا رہے آگ میں جوں لواٹی (۱)
جاں عشق سورج اپسکوں جھلکائے پر پیچ (۲) یو نس (۳) نمن نکل جائے
مدت کتیک اس گلی میں میں تھا اس تاب (۴) میں ، تل (۵) کھلی میں میں تھا
جو دیگ میں دال یو گلیا دیہ (۶) بیری (۷) نکیا کیا سو یونیہ (۸)
کاڑی (۹) کی اگر جو سر پہ کاڑی راکھے نو سہی نہ یک پہاڑی
اس عشق کوں خوب جانتا ہوں تو (۱۰) سامنے تجہ بکھالنا ہوں
ہے کھیل (۱۱) میرا میرے عیاں پر نا اور کے بول ہور بیاں پر

"حکایت در صفت اشغال"

حضرت کیئے منجہ کوں یک شب ارشاد او شب نہ تھی سرتے پگ سب ارشاد
بولے او جو پینچ تھے کتیک بول ات پیار سوں پورتی (۱۳) میری کھول
جے بھید اتھا انوپ (۱۴) امانت تس کی دیے منجہ کچیک پچھانت

---

(۱) لُکٹی (۲) عالم کثرت
(۳) رات (۵) تاب = تاپ ؟ تپ و تاب
(۴) بیقراری - تڑپ (۶) جسم (دال کی طرح گلتا رہا)
(۷) بیری کرنا = دیر کرنا مسکین) بیری - سرخی پان - مسکا کی بیری مراد سرخی (غالباً بیری سے مراد دشمن ہے
(۸) عشق نے اس کو گلا کر سرخ کر دیا - پختگی -
(۹) کاڑی پر کاڑی قابل برداشت ہے مگر عشق کی کاڑی ایک پہاڑ کا بوجھ رکھتی ہے
(۱۰) تو = تب (۱۱) یعنی عسق کی آپ بیتی -
(۱۲) پینچ بول = پیچدار بول -
(۱۳) پورتی ؟ وعدہ - انجام - تسلی و تشفی - (ج - ل) (غالباً پوتھی کتاب = نجوم قسمت
(۱۴) انوپ (ھ)=نادر - لاجواب (انپ ھ)

یک جوت دسیا سگل یو برمنڈ (۱) یک نور دسیا تمام نو کھنڈ (۲)
اس بعد کیا دھنی سوں بنتی (۳) ان سے نہ کروں تو بول کن تے
اے پیر اپس کرم سوں غایت یک شغل کرو منجے عنایت
جس شغل میں ہوئے جوں سمد (۴) جوش چک جائے منجے جو مست مدھوش
اٹھ جائے میرے تے مان (۶) ہور مت (۷) ٹٹھ جاتے کلام ہور کتابت
فرمائے کہ منجہ کوں دیکھ (۸) دن رات گر سہل ہے دن و گر کٹھن رات
یوں رکھ توں اپس کے تن میں منجہ کوں تنہاچ نہ تن میں من میں منجہ کوں
جوں بن میں گلال (۹) کھن منے لال یا دیہ میں جیئو دھرت میں مال
یا رین میں چاند نین میں نور یا سول میں سو کشم ہے سنپور (۱۰)
اس شغل کوں بولتے ہیں روحی یو صبح سنبال (۱۱) یو صبوحی
کوئی جائے جو عالم لطافت یو باٹ ہے امن کی بن آفت
ہے شغل حرام پیر آگل (۱۳) رخصت لے اپس کی گھر دیا چل

---

(۱) برمنڈ = (برھمانڈ) = کائنات - کرۂ ارض
(۲) نو طبق = زمین
(۳) بنتی ونتی (س) التجا (شیکسپیر)
(۴) سمندر
(۵) چھک جائے = چھکا دے۔ ("چھا جائے،، ن مسکین)
(۶) عزت
(۷) دانائی
(۸) شغل تصور پیر - (روحی)
(۹) گلال مخفف گل لالہ
(۱۰) بھرپور، معمور (سمپورن) (س)
(۱۱) صبح کے وقت لازم کرے۔ کہ یہ شراب صبوحی ہے۔
(۱۲) عالم لطیف کی سیروطیر
(۱۳) آگے (شغل تصور پیر کے سوا سب حرام ہے)۔

سورج توپھر یا(۱) جہاں سوں سرکا(۲) لے دن کون بی جوں غلام گھر کا
نس(۳) آ، وُ (۴) کھڑی رہے سبہ رنگ لیکن لے سسی (۵) کوں آپنے سنگ
چندر او جو نور کا ہے بندر پر نور کیا جگت یکندر(۶)
وہ چاندنی(۷) نس کہ دن ہے جس پاس اس جوت کے باوجود جوں داس
اس نس میں منگیا جو چھوڑ سب کام اس شغل کوں کچھ کروں سر نجام(۸)
اس من کے مُہن کوں پیر یعنی دلدار کوں دستگیر یعنی
اس تن میں بھروں جیوں بو سمن میں ہور من میں جو روشنی رتن میں
یک نارتھی (۹) سرتے پگ تلگ نور جس نور سمور (۱۰) سور مزدور
جس موکہ کی دیکھتے ہوئے باؤ(۱۱) سورج سوں سسی سوں چین ہور چاو
جس مکہ انگے مکہ ٹلے سسی(۱۲) کا صافی منے بلکہ آرسی کا
کرجائے(۱۳) کچیک صفت سرگ میں جنت جلے جوں جحیم اک میں

---

(۱) پھر گیا یعنی غروب ہو گیا (۲) سرکا = یعنی چھپ گیا
(۳) رات
(۴) وُ = (وہ)
(۵) چاند
(۶) یکساں
(۷) رات کی چاندنی
(۸) سرنجام قدیم املا سر انجام کا
(۹) عورت
(۱۰) سمور = سامنے (ن مسکین) سمور = وقت ۔ سمور سیاہ = مراد رات
(۱۱) باوھونا = ھوا ھو جانا یعنی چاند سورج کا آرام برباد ہو جائے ۔
(۱۲) چاند اور آئینہ شرمائے ۔
(۱۳) کیجائے

دیکھ اسکی بھنواں جو ہے نمن نوں   عاشق ہے ھلال جونکہ مجنوں
جوں نون کے بیچ نون دو ہے   یوں دو او ھلال او برو (۱) ہے
کیا گال کہ جس غلام یو گل   کیا بال کہ جس کوں سیئو (۲) سنبل
گر اس میں برابری کی بو ہے   تو جان کہ او سیاہ رو ہے
نیناں منے جس کی لاج (۳) کاجل   ھور وونچہ بی مکہ پو لاج کاجل (۴)
چنپے کی کای جو او ہے ات پاک   جس ناک کے رشک سوں ہے غمناک
جس دیکھتے کیر دل (۵) میں کڑ جائے   یادھار کھنڈی (۶) کی سوبی مڑجائے
اب دیکھ پھرے جو لال کا طور   اسفید (۷) ھوجائے جونکہ بلور
ھیں دنگ دسن (۸) کوں دیکھ سیانے   نادان بھی جوں انار دانے
جھل (۹) کھائے ٹھڈی طرف سوں زمزم   بل سیب ھزار بیر (۱۰) برھم
اس کچ (۱۱) کوں کہے کتیک کچ کچ   پن لج (۱۲) بی مرے نمن ھوی ھچ (۱۳)
جسکی جو جلاٹ (۱۴) ھوے نارنگ   جامن کے نمن سیاہ جا رنگ
کرتار (۱۵) کمر کوں جس کے کرتار (۱۶)   ات زیب دیا ہے جوں کہ زرتار

---

(۱) برو = ابرو
(۲) مرید ، پرستار
(۳) شرم
(۴) پانی ۔
(۵) کیر (س) = طوطا
(۶) تلوار
(۷) سفید
(۸) دانت
(۹) رشک
(۱۰) بیر بار کا امالہ (ن مسکین)
(۱۱) کچ (ہ) = پستان = کچھ (ن مسکیں) کچ = نوک پستان (ج ۔ ل) ۔
(۱۲) لج = شرم ۔ پنج ۔ ن ۵۰۶ ھ شخص ثالث
(۱۳) دیوانی ۔ دیوانے
(۱۴) جلاپا
(۱۵) اللہ تعالی
(۱۶) تار کی طرح باریک بنا کر

اس تار کوں جن جو خوب جانیا　　زرتار کوں پشم کر پچھانیا
جان لگ جو یو سرومیں رسیدے　　اس قد سوں تھے راست یعنی سیدے
اچھتے تو جو بنگے(۱) بنگیچ اچھتے　　جوں جھاڑ جنگل کے بیچ اچھتے
لے پانوں کے نک(۲) تے تا کہ تالو　　لبریز تھے لج میں جوں لجالو
نکلی نہ تھی کوٹھری کے کد بھار (۳)　　دالان کوں بوجتی تھی بازار
ات(۴) گت پکڑاسی پری سوں تھا منجھ　　اس سور(۵) سی استری سوں تھا منجھ
چودا برس اسی ھیے(۶) میں بھر تھی　　آ، (۷) چودویں رات کی چندر تھی
یوں تن میں(۸) بھری جوں تن منے من　　یوں من(۹) کوں چڑی جوں من کوں موھن
یوں ھات میں منجھ او ھاتھ تھے پور　　جوں ھات اجھے آستین (۱۰) میں معمور
یوں چک(۱۱) میں چک اس مدن متی کے　　جوں پھول میں پھول رینوتی کے
تن عشق کے بوجھ کے تل آیا　　من تن کے مثال تلملایا
یو عشق قوی منجھ اس زبوں کوں　　یوں گھیر ایا جوں خط ھے موں کوں
پیلیا(۱۲) منجے جوں کسی کوں ھاتی　　جالیا (۱۳) منجے جوں چراغ باتی

---

(۱) بنگی بنگیچ تیڑھے - تیڑھے ھی رھے، بنگائی (س)
(۲) ناخن　　(۳) کبھی -
(۴) ات گٹ پکڑ = دل بہت گرفتار محبت تھا -　　(۵) آفتاب سی -
(۶) سن شعور سے چودہ سال کی معلوم ھوتی تھی - ھیا ہ = (ھوش وھواس) زندگی کنایہ عمر (س) (ج ل)　　(۷) وہ
(۸) اوس معشوق کے تصور میں محو تھا - مراد معشوقہ جس سے بحری رہ کو بیحد عشق و محبت تھی - جس کی تفصیل عروس عرفاں میں موجود ھے -
(۹) دل پر چڑھ گئی تھی -
(۱۰) آستین میں ھاتھ کی طرح فنافی المعشوق تھا
(۱۱) آنکھ میں آنکھ　　(۱۲) نیچے - تلے
(۱۳) روندا　　(۱۴) جلایا

دم دیہ منے پھرے ہو آرا کالج کے اپر تو جوں کھرارا
کیا درد جو دردمند جانے کیا آگ جو دل جلے پچھانے
اس آگ کی کیا بیان کروں میں کیا اس کوں جراوں(۲) کیوں جروں میں
چھاتی میں یکایک آ-وُ سلگی دونو شانیاں کے بیچ بلکی (۳)
کایا(۴) میں پھری وہاں سوں کاوا(۵) کایا نہ اگن بھریا علاوا (۶)
گر آہ کروں تو آگ جل جائے آنسوں کوں انگار دیکھ بل(۷) جائے
ہر عضو اپر ہزار زاری ہر بال پہ لاک بیقراری
نا سُد کے (۸) سر اوپر ہے سایا نا بُد کے بدن اوپر ہے مایا
نا تاب رہے ہے کچھ نہ طاقت دل صبر کے سر کیا رفاقت
بن یار نہ کوئی اور ہے یار بن دوست نہ دوسرا ہے غمخوار
جب دیہ تمام درد بھر جائیں (۹) تب دل کے اپر بھی گزرجائیں (۱۰)
وہ قیس ہو عشق میں علم ہے مشہور عرب تے تا عجم ہے
اسکی بی تو دکھ میں ہے درستی پن درد مرا دوگن(۱۱) ہے اس تی
میری جو دھنی تھی دل کوں اوتار جوں کوٹ کوں قلعدار مختار
کرتی ہے او من پٹن میں شاہی بل من میں اسی کی ہے دوراہی(۱۲)

---

(۱) کالج جگر (ن ۲۰ھ) (گھوڑا ج مسکین)

(۲) جرانا = جلانا (۳) بلکی = نمودار ہوئی

(۴) کایا = جسم ظاہری ۔ (۶) الاؤ ۔

(۷) تصدق ، قربان ۔ (۸) سریر (ن ۵۶ھ) بمعنی ۔ جسم ۔

(۹-۱۰) بھر جائے ۔ گزر جائے (ن مسکین)

(۱۱) دگنا

(۱۰) دراھی (ن مسکین) حکومت ۔ گزر ، دوراھی ، خاص محاورہ ؟

ہر چند نکالنے کیا کس (۱) جو کاڑ (۲) پتل بٹھانوں پارس

اس نور کوں پاک دل میں جادیوں اس نار کے تئیں اٹھا چلا دیوں

ایسے میں خیال اس پری کا اپروپ (۳) اچپل (۴) استری کا

بولیا کہ او کوں مجکوں کاڑے سنجھ دھنگ (۵) کوں دل ستی اوکھاڑے

کھایا ہوں تجے جوں سور (۶) نس کوں تریاک، سیہ سرپ (۷) کے بس کوں

اس دو (۸) کوں جدا کرے سو دانے (۹) ہونگے نہ کہ اب کسی زمانے

گر جو میں جوار لیا سٹے کوئی جو اس کوں جدا کرے جدا ہوئے

ماٹی سوں ملے اگر جو پانی کون اس کوں جدا کرے؟ سو گیانی

القصہ او دل سٹ آئی نین بہار (۱۰) یو دل میں نہ آپنا کیا ٹھار

تھی سانجھ (۱۱) تے تا سحر یو کھٹ پٹ یو جھنج (۱۲) یو جنگ تھا یو جھٹ پٹ

ایسے میں سورج نکل کر آیا رخ رات پہ راک چل کر آیا

لے رات اپس کے سات کے لوگ گئے بھاگ چندر کے طبل کوں ٹھوک

تارے جو تھے دیکھ بھان (۱۳) کا بل گنجیفے کے جوں ورق گئے جل (۱۴)

---

(۱) بہت زور مارا۔

(۲) پتل کو نکالکر پارس کو جڑ دوں۔ یعنی معشوق کا تصور محو کرکے پیر کے خیال کو جاؤں (عروس عرفاں دیکھو)

(۳) نادر (۴) شوخ (آچکل ن ۵۰۶ھ) (۵) دھنگ ھ = بہادر۔ عاشق

(۶) سورج جسطرح رات کو کھا جاتا ہے (۷) کالا سانپ

(۸) مراد آب و گل (۹) عقلمند، عارف

(۱۰) باہر نہیں آئی (۱۱) شام۔ سانج (ن مسکین)۔ سانجھ (س)

(۱۲) جھنج = جھنجنا (مصدر) ھ جھنج (ن ۶۰۵ھ) غضب۔ غصہ۔ آندھی۔ طوفان

(۱۳) آفتاب کی قوت

(۱۴) چل (ن مسکین حاشیہ)۔ گنجفہ کے ورق جلنا؟ گنجفہ بجھ جانا = بازی نہ جیتنا۔ گنجفہ کھیل جانا، جیتنا (ج۔ل) (جدید محاورے)

سیراب ہوے نمن سکھے (۱) من ات فیض سوں صبح کے سگل (۲) بر
ہر جھاڑ اپر ہے لہلہاتا ہر ڈال پہ مرغ چہچہاتا
ہر پھول کے مکھ پہ تازگی ہے ہر پات میں تازگی جگی ہے
پن میں جو اتھا نپٹ نراسی (۳) مخمول (۴) ہوا جوں پھول باسی
کیوں کر جو گرو کی آدسورت (۵) منجھ دل منے دیکھ ات کدورت
نا دل میں دھسی (۶) نہ منجھ کوں چاھی کیوں منجھ کوں روا رکھے الٰہی
اب یوچ بھلا دسیا جو مرنا اس کھیل میں یو حیات ہرنا
کیا پھیر (۷) گرو کے سامنے جانوں کیا اس کوں یو موکھ (۸) پھیر دکھلانوں
دل اس کے خیال سوں اگر بند نا ہوئے تو کیوں رہے رضامند
ہور میں تو غلام ہوں میرا کام خود سوں نہ خیال سوں سر انجام
ناچار ہو، بھی گیا گرو گھر جا سامنے سیس دھرت پر دھر
نزدیک ہو اس رین (۹) کے احوال آپس کے ملول من کے احوال
اس آد گرو (۱۰) کی شاد مورت تھا دل میں جو لیئونا ضرورت
او بیچ میں آونا چنچل کا بیٹھی ہے تمام دل جو بلکا (۱۱)
یکبار دکھائیا بیاں کر شرمندگی آپنی عیاں کر
یو پیر سن انگنت بہے شاد فی الفور یہی کہے کہ فریاد
دو چار نکال آہ پر آہ دے بہار جان کوں آہ کی راہ

---

(۱) خشک و پژ مردہ دل (۲) تمام جنگل
(۳) مایوس (۴) پژ مردہ
(۵) مرشد کی قدیم صورت (۶) آتری
(۷) پھر میں مرشد کے سامنے کیا منہ لیکر جاوں۔
(۸) مونھ۔ (۹) رین۔ رات
(۱۰) قدیم مرشد
(۱۱) بلکا (بلکانا مصدر) بلمیک (س) ؟ محاصرہ۔ قبضہ

بولے نہ یو نیک ہے نہ بد ہے — نت منجہ پہ یو عشق مزد ہے
او دیس ، او دو کہ ، او دلارام — او صبح کی چاچ (۱) شام کی چام (۲)
ہر ہر گھڑی منجہ کوں آوتی یاد — پھر پھر کرے ذبح جونکہ جلاد
اب لگ ہے وہی جان وہی چاچ — یو عشق جدھر لگیا ادھر کاچ
ہے عمر مرا نود برس کا — پن عشق مرا برس ہے دس کا
میں گرچہ بڈھا اونو جوان ہے — تو (۴) آمیں منجہ اجھوں (۵) دھنواں ہے
جس شکل کی توں کیا شکایت — مصحف سوں ہے معنوی کی بت
جن عشق کوں کچ پچھانتا ہے — معشوق ہے کیا سو جانتا ہے
معلوم ہوا کہ جیئو تیرا — کرتا ہے ہرت (۶) پٹن میں پھیرا
معلوم ہوا کہ آنک تیری — اٹکی ہے یک آنک سوں گھنیری (۷)
یک زلف جو اوہے اصل تیڑی (۸) — تجھ پگ کوں یہی ہے پانوں بیڑی (۹)
جس دیکھ توں آپ سے کیا بھول — اچھ اب بی اسی مھن سوں مشغول
اب اس کوں اول کے تیوں بچارک — محبوب ترا تجے مبارک
اذکار ہے (۱۰) جان تلک ہور اشغال — یک باند پھتر تلاو میں ڈال
ہر قوم کی یک جدی عبادت — درویش کوں بیخودی عبادت

---

(۱) چاچ = بیقراری ن مسکین ۔ (جا چنا مصدر ھ) مانگ ۔ لجاجت ۔ (جاچ ن ۶۵ ھ)

(۲) چام = سوزش (ن مسکین)

(۳) مراد تازہ ۔ قوی — (۴) تو = تب ،

(۵) اب بھی ، — (۶) شہر محبت و عشق

(۷) اچھی آنکھ سے لڑ گئی ہے — (۸) زلف خمیدہ ۔

(۹) زنجیر پا

(۱۰) ھیں

بن عشق او کوں ہے زبردست　　جو خاک کے تیوں خودی کرے پست
گر عشق ہوا ہے کوت کروا (۱)　　کیا شغل کی تجہ پڑی ہے پرو
گر عشق نہیں تو شغل ناچار　　جاں عشق تہاں نہ شغل کوں بار
یو جوں کہ گگن او گوئیا (۲) گڑ　　یو مشک سباس (۳) تیوں اوچیکڑ (۴)
یو ناگ اتاولا (۵) او ناڑے (۶)　　یو دھڑ (۷) ہے او جا بجا (۸) بھڑاڑے
یو جوں کہ اگن او گھاس کے گھر　　یو پاچ (۹) ہے بے بہا او پتھر
اس دو میں سنپڑ ہوا کیوں گم　　یو جوں کہ وضو ہے او تیمم
اس عشق سوں ہے جو تجہ رفیقی　　تو کاڑے اس میں سوں حقیقی
کیوں بند ہوا مجاز کے چھند (۱۰)　　سٹ بحر کوں بوند پر بھیا (۱۱) بند
آتا ہے سو سچ نہ جھوٹ یو بات　　صورت جو میٹی (۱۲) تو معنوی ہات (۱۳)
بل یوچ مجاز معنوی ہے　　یو باگ (۱۴) نہ باگ کی گوی ہے

---

(۱) کوت کروا = گلوگیر (ن مسکین) شاید۔ کوت (ہ) = شر کڑوا۔ کروا = تلخ اور کوتھ (س) = ناسور۔ کروا بمعنی بدھنا، لونا بھی ہے مگر ز ۵۶۵ میں اس کے معنی ''مرد کنندہ۔ یعنی مرد بنانیوالا۔ یعنی عشق تجھکو مرد بنائے۔

(۲) گویا

(۳) سباس = سوباس = خوشبوی۔

(۴) کیچڑ (دکنی)　　(۵) اتاولا = (ہ) جلدباز

(۶) ناڑے = ناڑا (دکنی) ازاربند۔ کچے رنگین تاگے ناڑی (ن ۵۰۶ ہ) شاخ ٹہنی (ج۔ ل) زخم

(۷) سخت۔ ٹھوس۔ تیز　　(۸) بھڑاڑے = (دکنی) شگف (ڈڈاڑیں)

(۹) زمرد　　(۱۰) مکر و فریب

(۱۱) بند بھیا = (بند۔ پشتہ) اکتفا کرلیا

(۱۲) مٹ گئی　　(۱۳) باطنی صورت۔ مثالی تن

(۱۴) شیر

خاتمہ

ہر یک جو گہر ہے معرفت کا　　یو نگ جو ہے بے بدل جڑت کا
کر مجکوں دیکھائیا مرتب (۲)　　دم دیہ (۱) میں ہے تلک میرا رب
اپکار کوں حق کے ہوے اترائے　　ایسا اچھے کوں او جوائے (۳) بھائے
تب ہار گندیا یو پھول چن چن　　جب منجھ کوں دیا یو گیان یوگن
یو ہار ہے اس گلے سزاوار　　بیٹھا ہے جنے اپس کے تئیں ہار (۴)
اس گل (۵) میں سہائے یو مہن مال　　پامال کیا ہے جن یو دھن مال
بارا اپر ایک سو ستھس (۶) تھے　　ہجری تو دہی کتیک برس تھے
اس جگ میں یو قدرتی رسالا　　تب سیس (۷) اپس کیا ہے بالا
یو پنت نپٹ پچھانتا نئی　　میں شعر تو بول جانتا نیں
گوگی منے گئی یو عمر اکارت　　مجھ کوں نہ سفر سبق نہ صحبت
پاوے انسان سفر سوں پایا　　مانس کوں ملے سفر سوں مایا
یو آدمی، آدمی (۹) سفر سوں　　ہوتا ہے کچیک سو سچ (۸) نہ گھرسوں
سوسیا (۱۱) ہے جنے سفر کے کچھ درد　　دیکھیا (۱۰) ہے سفر کے گرم ہور سرد
ور نیں تو ہے جیوں کہ چارپایاں　　تنِ (۱۲) کچھ کرے آپ سے نمایاں

---

(۱) جسم　　(۲) زندگی ھی میں مرتب کرلیا
(۳) یہ　　(۴) جس نے خود کو ہاردیا ہے
(۵) گلے میں　　(۶) ہزار (س: سہسر)
(۷) منظر عام پر یہ تصنیف آئی
(۸) گھر میں بیٹھے رہنے سے بہرہ‌ور نہیں ہوتا
(۹) آدمی سیر و سیاحت سے آدمی بنتا ہے
(۱۰) ’’دیکھا جو سفر کے صاف اور درد،، (ن ۱۱۵۶ھ)
(۱۱) برداشت کیا ہے
(۱۲) تنِ: وہی۔ تنہیں: اونہیں۔

مکتب کوں کس اب تلگ گیا نیں   مخدوم سوں کس سِلک (۱) بھیا نیں
یک حرف مجھے نہ کن پڑایا   ڈالی (۲) جھاڑیا نہ جھڑجھڑایا (۳)
جس پیٹ اوپر پڑے نہ ڈالی   کھاندے پہ تس آینگی کدالی
نا سب میں کسی سبب سوں منظور   مزدور ہو جا پڑے کہیں دور
ڈالی ہے دلیل دولتاں (۵) کوں   ڈالی ہے وکیل صولتاں (۶) کوں
صحبت نہ بھئی (۷) ہے کد (۸) کسی سوں   ہندی، دکھنی نہ فارسی سوں
نا سنگ کسی سخنوراں کا   نا رنگ ہے عشق پروراں کا
نا نظم کے دوست نسر (۹) کے یار   اس مت (۱۰) سوں مجھے کیے خبردار
کھولیا نہیں مجھ پہ کوئی یو پینچ   پن پیر کے پرورش دگر ہیچ
میں کچھ نہ پڑیا نہ کیں پھریا دور   اللہ کے فضل پر بلا دور
علت نہیں فضل کوں یو ظاہر   کیا اس کوں مقیم کیا مسافر
جس صف میں سگل موحداں ہیں   سدگیان چھپانتے سداں (۱۱) ہیں
جس صف میں ہیں شرع کے شریفاں   اسلام کے حکم کے حریفاں
جس فی المثل ان منے اول پان (۱۲)   دیوے تو سری سو شاہ برہان (۱۳)

---

(۱) سلک: منسلک؟ (زانوئے ادب تہ نہ کیا)
(۲) درخت کی شاخ سے مار کھائی   (۳) ہلایا
(۴) شفیق استاد کی مار بڑی نعمت ہے   (۵) دولت کی جمع
(۶) صولت کی جمع (دکھنی)   (۷) رہی ہے
(۸) کبھی   (۹) نثر کا قدیم دکھنی املا (ن ۲۷ ھ)
(۱۰) مت = طریقہ یعنی میرا علم وہبی ہے
(۱۱) سدا = ہمیشہ
(۱۲) پان دینا، تواضع - عزت دینا - رخصت کرنا - مان (ن ۲۷ ھ) عزت -
(۱۳) شاہ برہان الدین جانم بیجاپوری رح (روضۃ الاولیا بیجاپور دیکھو)

تھا باپ میرا مرید اس گھر   اس گھر سوں کیا اپس کوں گوہر

(۱) آ گھر سوں مجے بی بندگی ہے   مجھ جیو میں جوت ہوچکی ہے

مجلس میں مرے اتھا سدا کال (۲)   اس شہ کے کلام کا ہت چال

جس بیچ جو پاک ہندوی ہے   شاید یو اسی کی پیروی ہے

میں سول کہوں بجائے ناسوت   سکشم تو اسے سمج توں ملکوت

کارن (۳) جبروت ، ماھکارن ،   لاھوت اپس حساب میں گن

میں نور کوں جوت کر کیا (۴) ہوں   جوں جیو کوں بھائے تیوں بھیا (۵) ہوں

میں من جو کہوں اسے توں دل جان   اس دل کوں سگل (۶) میں مشتمل جان

ہور جیئو کی جا پران بولیا   عرفان نبول گیان بولیا

کر فکر اسی قیاس اوپر   اے بھائی نجا توں بھاس (۷) اوپر

چھر (۸) کوں توں چھوڑ ارت (۹) کوں دیکھ   مت لوڑ (۱۰) بچن توں برت (۱۱) کوں دیکھ

گر کوئی سگڑ اچھو وگر کوڑ (۱۲)   بحری کر اتال بس یو مذکور

یو لوگ کہاں یو گیان یو گت   یو بھید کہاں یو بے حقیقت

کوئی چھاچ منے شکر نہ بھاوے (۱۳)   ہور دود کے تئیں نمک نہ لاوے

---

(۱) آ = او = وہ (قدیم رسم الخط)

(۲) کال مخفف کالم (س) وقت ۔ زمانہ (ہر وقت)

(۳) کارن ، ماھکارن اصطلاحات ویدانت مرادف جبروت و لاھوت

(۴) کہا ہوں

(۵) بہا (ن ۷ ۲ ھ) بھیا : (ن ۵ ۶ ھ صحیح ھ) ہوا

(۶) سب میں   (۷) بھاس : بھاشا، زبان

(۸) الفاظ   (۹) معنی ۔

(۱۰) لوڑنا = (لوڑھنا) (ھ) چاھنا ۔ چننا ۔ خواھش کرنا ۔ بات کو مت پکڑو ۔ نکتہ چینی

(۱۱) برت ۔ قابلیت ۔ برتاؤ ۔ کام

(۱۲) الھڑ ۔ کوڑ مغز   (۱۳) ڈالے = بھاویں ۔ لاویں (ن ۵ ۶ ھ)

"فرہنگ من لگن"

الفاظ معنی

(الف)

ابرا - دکھنی - ابرہ (فارسی) دوہرے کپڑے کے اوپر کا کپڑا - (نقیض استر

ابوج - جاہل ، نادان

ابھوگ - مفلسی ،

اپار - ناقابل عبور ، بے نہایت، (پار، آپار)

اپانا - پیدا کرنا - (اپایا ، ماضی)

اپجنا - (اپج اسم) ، پیدا ہونا ،

اپچار - حکمت ، تدبیر -

اپروپ - نادر

اپکار - احسان

اتیت - بیراگی - سیاح -

آتین - آتن (س) تخلیق - خلقت

آجل - اجالا -

اجت - (س) - آفتاب

اچکل - شوخ -

اچھر - لفظ

الفاظ معنی

آد - قدیم ،

ادک ادھک (س) زیادہ

آدر مان (س) تعظیم و توقیر

ادھار - سہارا

ادھرم - بے ایمانی ، ظلم

ارت - معنی ، (ارت کرنا)

اڑگن - (س) تارے

آسا - آس - امید ،

استری - عورت ،

استوٹ - توصیف ، مدح -

آکار - عالم ناسوت ، سنسار ،

اکاس - آسمان

اگم(س) = عقبیٰ ، علم غیب -

اکھت - راز

اکھنڈ - سالم

اگاس - قوت ،

الک - زلف ،

الادا - علحدہ -

الفاظ	معنی
امت	بے عقل - بے شعور
امر	لافانی ، حکم ،
امول	انمول -
آن	غذا ، ان پان - کھانا پانی
آنت	انتہا ، انتر ، سر ، بھید
انجو	آنسو
اندکار	اندھیرا -
انبرت	امرت ،
اندو	زنجیر ،
انوٹی	انوکھی
اوڑ	روک ، آڑ - حد
اوڑی مارنا	غوطہ لگانا بلندی سے
اودھو	صاحب ،
اوکت	(ہ) پوشیدہ -
اوکل	بے قراری -
اکھنڈ	سالم - ثابت ۔

(ب)

الفاظ	معنی
باٹ	راستہ ، (بٹ مارو - مسافر)
باج	سوا
بارا	ہوا
باس	(بھاشی ،) سخن ، بات
برن	لباس - رنگ
بانھ ،	باھن - ہاتھ ، بازو (بانھ گھنا) ہاتھ پکڑنا -
بانچ	بچ گئے -
بتکاؤ	گفتگو ۔
بٹاؤ	رہرو ، مسافر ،
بچار ،	مشورہ ، تدبیر
برت (س)	خوراک ، آمدنی ، برتاؤ
برم گیانی	سنجیدہ عارف ،
برن	لباس - رنگ ،
بس	زہر -
بسر	بھول ، (بسرنا مصدر بسراٹ: اسم)
بلکانا	مضبوط ہونا ، جاگزین ہوجانا ، تڑپنا -
بلاس	(س) خوشی
بلیناس	ہم حکیم از ندماء سکندر اعظم -
بنگا	ٹیڑھا -
بھان	آفتاب
بھن	فن
بھوبھیک	بہت طرح -

الفاظ   معنی

بھوپ - سورج - صاحب

بھوگ ، عیش ، آرام

بھج - یاد ، ذکر، پرستش

بھنجن - (بھنجانا ، س) دور کرنا، توڑنا ،

بھیٹ - ملاقات ،

بھوں - (س ، بھوئن) زمین -

بھیے - ہوئے ، (بھوہ)

بیال - سانپ -

بیر - دشمن ، پہلوان ، (بیر لینا مصدر) گھیر لینا -

بیری - پان کی سرخی، مسکہ کی بیری، تہ نشین ،

(پ)

پاتک - گنہگار ،

پاچ - زمرد

پاڑنا - (ھ) ڈالنا ، گرانا ،

پاشان (س) چھوٹے پتھر ، روڑے ، (پاشانی، ہتوڑی)

پال - چھوٹا خیمہ ؟ (انگریزی) - چنگل ، گھاس پوس ، جس میں پھل پکنے کے لیے دبایا جائے

الفاظ   معنی

پاوک - آگ ، بجلی ،

پٹ - مسند ، تخت ،

پٹارا - صندوق ،

پچھونڈی - مشکیں ،

پراکرم - (س) ، نزاکت ،

پران ، جان ،

پربین - (س) پرکھنے والا ،

پرس (پرش) (ھ) مرد بزرگ - آدم

پرک - مرد ، (مذکر)

پرتھمی - (س) دنیا ، زمین

پرکاس - روشن

پرکم - محتاج

پرگھٹ - ظاہر

پلیٹ - پھیر (بازگشت)

پُن - نیکی

پنت - طریقہ ، راہ

پنج بھوت - پانچ عناصر

پنچھی - پرندہ

پنڈ - جسم (پنڈ پٹن)

پورتی - پونھی ، انجام

پوکراج - پکھراج

الفاظ معنی

پونا - جال

پھکیا - (دکنی) (ماضی) پھانکا

پیک - کاشت ، زراعت

پیکی - قاصد ، پیک

پیوکہ - میکہ

پیکھتی - پیارا ، عزیز

(ت)

تاڑا - غرور

تاڑی - درخت تاڑ کا نشہ آور رس

تاؤ - غصہ ، قوت

تاھان - عزت ، آبرو

تت - (س) علم حق ، ماہیت

تجنا - (مصدر) محروم رھنا ، ترسنا (تجیا ، ماضی)

تد - (س) تب

ترانتر (س) خدا

تربھون - تین جہان

ترپٹی - ترلوک (ملک و جن وانس)

ترنا - جوان ، بالغ

ترنگ - موج - گھوڑا ،

تکبکی - بیقراری ،

الفاظ معنی

تلاسنا - سہلانا ،

تلھکلانا - تڑپنا ،

تمر (تومری س) اندھیرا ، کثافت

تنت - تار ، تانت ؟

تو نبڑا - خشک کدو

تھان - جگہ ، مقام

تیج - روشنی -

تے - سے

(ج)

جاچ - (س) لجاجت ، جوش

جاگرت - ھوشیاری ،

جالنا - جلانا (جالیا ماضی دکھنی)

جام - جلن

جپ - پرستش ، (جپنا مصدر)

ججھان - سردار ، صاحب ، حجام

جرانا - (س) جلانا -

جرونا - کھلانا - طعم وحدت نے

جرو ویگا (کمال) ضبط کرنا (گلشن عشق)

جس - آبرو ، ساکھ ، قوت

الفاظ معنی

جک - بکواس - بخیل - مدفونہ خزانہ کا محافظ

جل ترنگ - ایک ساز جو پانی کی ترکیب سے بجتا ہے

جن - جسم

جنار دن - آفتاب ، خدا (جنار دھن)

جوگ - زھد

جوت - چمک ، روشنی، جوتی - چمکدار

جولہ - نامرد ، سائیس (جول - کاوا دینا گھوڑے کو)

جونا - دھونڈنا قدیم

جھانک - دید ، گوشۂ چشم

جھڑ جھڑانا - غصہ میں آنا -

جھینچ - جھنجھلاھٹ ' طیش

جھلجھلانا - چمکنا

جیو جنت - ذی روح -

(چ)

چار (س) پسند -

چاڑ - پروا (چاڑ رکھنا)

چالا - رفتار

چِت - دل ، خواھش

الفاظ معنی

چتارا - نقش ، مصور

چتر - چھتری ، چتر ، چالاک

چتلی - چیتل، مراد : دلربا

چغتہ - چغتائی مغل

چکاٹ - چکاٹے - دنگ ھونا

چک (چکھ ھ) آنکھ -

چمامہ - جوتی ، نعلین -

چموٹے - تسمے - (دوال)

چندن - صندل - قسم کبوتر -

چُوا - سیاہ کبوتر ، بیل (شکسپیر) چوھا -

چوکھنڈ - ربع مسکون -

چوندیس - چاروں طرف

چوپھیر - "

چوڑ (ھ) ناکارہ صدف کے چوڑ -

چھند - نازوکرشمہ مکرو فن -

چھبیلڑا - چھبیلا ، شوخ ،

چینت - چنتا ، فکر -

(ح)

حالی - موجودہ ، وقتی سکہ ، بعض نے حلول لکھا ہے ؟

حوت - مچھلی - برج حوت

معنی	الفاظ

حوض خانے - مراد : بہریں

(خ)

خالی - تنہا ، بیکار -

خورنق - قصر بہرام بنا کردہ نعمان بن منذر

(د)

داتار - سخی

دان - بھیک

دانبا - مرتبہ ، بزرگی

دبنگ - بے سمجھ ،

درشٹ - نظر ،

دَرگ (س) ناقابل فتح قلعہ ، ناقابل فہم

دسن - دانت -

دک - (س) کفیل و محافظ

دکڑے (ھ) (دکڑا ، واحد) دمڑی - (دام دکڑے)

دم قوت جان - دم نہ دود (بحری) (جدید محاورہ) دم نہ درود

دنکر (س) آفتاب -

دنی - دنیا ،

دوس (ھ) گا - الزام قصور

معنی	الفاظ

(دوس دینا ، محاورہ قدیم و جدید

دھڑ (ھ) سالم ، مظبوط

دھنگ - جوانمرد - عاشق -

دیت - خونبہا -

دیس - دن

دیوٹا - دیا دیوٹے جمع ، چراغ

دیہ (س) - جسم -

(ڈ)

ڈوگر پہاڑ جمع : ڈوگران ، ڈونگران ،

ڈوہ : آب عمیق -

(ر)

راس - انبار ، ذھیر -

راست بانی - کامل عیار ،

رت (رتھ) : گاڑی (پرت رت)

رُت - موسم -

رچ - رونق ، لذت

رخن - طرف ، رخ

رکت - خون

رنگ راتا - عیش کرتا -

روز بازار — گرم بازاری

الفاظ	معنی
روس	غصہ
روی	(ھ) آفتاب ، آگ ، درخت آگ
رھٹ	و تیرہ ، تکرار ، رٹ
ریت	رسم

(س)

الفاظ	معنی
ساگر	تالاب
سامی	سوامی ، صاحب ، پیر ،
سانج	(سانجھ ' س) شام
سانگ	برچھی ،
سانت	موسم بہار ، فرحت بخش
سبد	(س) بات ، (سیدھا ٹوکرا ، گیت ،)
سپت	سات (عدد) (سپت سرگ)
سپور	لبریز ، بھرپور
ت	عصمت ، طاقت ،
ستار	بڑھئی -
سج	آسان ؛ سلیقہ مندی
سجن	دوست ، محبوب
سجان	عقلمند ، ہوشیار-
سجاتی	دلربا -

الفاظ	معنی
سد	(ع) دیوار - بالضم (ھ) - ہوش ،
سرگ	(ھ) جنت ' آسمان
سری	روشنی، نور (ھ) سونے چاندی کے تار
سرپ	سانپ (سر پن)
سرس	بڑھکر ، زیادہ
سرن	سجدہ کرنا ' پاوں پڑنا ، پناہ '
سِرن	روح -
سریر	جسم -
سسی	(س) چاند
سکا	سکہ ' مہر ،
سگڑ	سگھڑ - سلیقہ والی -
سگڑ من	صاف دل ،
سلچھن	( ) نیک اطوار، خوبصورت
سلکی	لڑی ، سلک (ف) - سلکتا (دہکتی)
سمد / سمدور	سمندر
سمور	روبرو ، وقت وقتی ؟ ، اندھیری رات ، نرم بالوں کا پوستین -

الفاظ — معنی

سمک - مچھلی جس پر زمین ٹکی ہوئی ہے۔

سن - مرض سردی

سنپات - دیوانگی ، سرسام ،

سنکا - خوف ' شبہ

سنچرنا - نابو دھونا ،

سنچری - ایک مرض

سودھن - جاتر ، معشوق '

سور - سورج -

سوس- (سوسنا ، مصدر) برداشت کرنا

سوکشم (س) - عالم ملکوت ، جسم ملکوتی '

سول(س) - عالم اجسام - مرض سول -

سہس - ہزار (سہسر ' س)

سیوال - کنجال

سینسار - سنسار ، دنیا -

سیوٹ - آخر ' انتہا

سیوا - خدمت ، عزت

سیک - } مرید چیلا ،
سیوک -

(ش)

شانا - (شانان' جمع دکھنی) شان'

الفاظ — معنی

شاہ کارن - بڑا کام

اشقالنا - چھیڑنا - حرکت دینا

شتا - (ح) شتوۃ (غبرانی) ماخذ بقول ولمٹ - شتت : - بمعنی پراگندہ کرنا (مضراب سے تار کو چھیڑنا)

(ع)

علاوا - (دکھنی) الاوہ ، الاؤ - جس میں آگ جلائی جاتی ہے -

(غ)

غش (ع) کھوٹا پن ' تشویش ' رنج و افسوس

غراب - کوا ' جلد روکشتی -

'ف'

فرقدان - نام ستارہ

فصلی - (فاصلہ سے) جدائی -

فراشی - ادب و تمیز -

'ق'

قبولا - قبول کرنیوالا

قاب - بڑی رکابی ' خوان

قلندری - ڈیرا -

الفاظ	معنی
قوب چی	چوبدار

(ک)

الفاظ	معنی
کاٹ	لکڑی
کاچ	کانچ
کان	(س) جبروت - عالم ارواح
کال	زمانہ
کاسج	جگر ؟ گھوڑا ؟
کڑوا	بہادر - مضبوط - بیرحم (کوت کڑوا - بہادر سپاہی)
کڑچ	مشکل ، سخت
کبیسری	شاعری
کچ	کچھوا ، دلدل
کُچ	نوک پستان
کرانی	(کراناہ) منشی گیری ، دکانداری
کرت	ست جگ مراد بیداری کا تن جسم نا سوتی
کسپٹ	کچرا ، کثافت
کلول	شوخی ، ولولہ
کلانپی	گنہگار
کاپت	کلپترو (س) : درختِ جنت
کن	(س) ریزہ - دانہ
کُنام	گمنام ، کنامی گمنامی
کنت	(س) محبوب، خداوند
کنشٹ	(کنشٹھ ، س) گناہ صغیرہ
کوتک	(س) باریکی ، کرشمہ
کودن	احمق
کول	خنزیر ، بیوقوف
کون	(س) درمیانی سمت مثلاً شمال مشرق
کونڈی	کو نڈنا (مصدر) گھونٹنا ، فنا ہو -
کڑیال / کوڑیال	آبی جانور ، کوڑیالا سانپ
کھڑتل	سخت ، خراب ، جھگڑالو
کھڑک	تلوار
کھوڑ	کھوٹ ، میل ، نقص
کھم	آسمان
کھنڈی	تلوار ؟
کھنڈنا	توڑنا ، برباد کرنا
کھٹ	جسم
کَھن	(ہ) مکان ، معدن ، حجرہ ، (س) آسمان
کیٹ	(س) ایک قسم کا درخت
کیون	ستارہ

الفاظ	معنی
کیرا	(س) طوطا
کیول	(س) کامل ، خاص (کشن کیول)

(گ)

الفاظ	معنی
گار	ایگ قسم کا پتھر جس کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے (ھ) اولے -
گپت	پوشیدہ ،
گت	ھنر ، چال ، خاتمہ ، سرگم ، گت کا ، (اسم فاعل)
گج	ھاتھی -
گرب	(گربھہ ھ) فخر ، انانیت
گڑوا	لوٹا
گن	خصلت - گنی جن : قوال - کنایہ عارف ،
گوپی	(ھ) سہیلی ، محبوبہ کرشن جی- گوالن
گوال	گنوار ، دھنگر
گوت	نسل ، نزدیکی
گھڑوا	آفتابہ ، گھڑولا (س) صراحی
گھنا	بڑا ، زبردست
گھنور	جس سے گھن کراھیت آئے
گھنبارا	تھان مویشیوں کے باندھنے کی جگہ -
گنھیرا	گھنا
گھوا	(گھوآ ، ھ) - پانی کے غلیظ کیڑے
گھیو	گھی ،
گینڈ	(ھ) ھاتھی ،
گیانی	عارف

(ل)

الفاظ	معنی
لاب	فایدہ
لاٹ	(س) کپڑا ، پوشاک ، توشک (مسکین) -
لال	پیارا
لج	لاج
لجالو	چھوئی موئی کا درخت
لچکا	چسکا ، چاشنی -
لک	چمک
لنگ بھجو	لنگایت ، قوم کا فرد ،
لواٹی	کولستی ،
لوک	دنیا ،
لھوا	لوھا - لھوا لڑنا تلوار چلانا

(م)

الفاظ	معنی
ماٹ	بڑا مٹکا -
ماس	گوشت

الفاظ — معنی

ماہ کارن (مہکارن) مرتبہ لاہوت -

ماگ (ھ راستہ) سر، نور -

مارگ - رستہ

مان - عزت، مرتبہ

مت (س) عقل - ساکھ

متی - مستی -

مچ - مچھلی -

مد - شراب

مدن - عشق -

مرگ (س) - ھرن

مرگ - گنوار

مرم (س) بھید، حقیقت، کیف

مکت - نجات، مکتی،

مکٹ (س) تاج

منگل - ہاتھی،

منڈف - منڈپ، عارضی سائبان

منڈتا - بنانا، (منڈیگا)

منڈان - کائنات (منڈن)

مول - اصل، (وحدت) -

مہا کارن - مقام لاہوت، عارف الوجود

مہاجان - جوانمرد -

مہرے - کنایہ مہرہائے فلک تارے

الفاظ — معنی

مہڑی - مراد زینۂ آسمان - دومنزلہ مکان (مہاڑی) (مرہٹی)

(ن)

نات - (ناتھہ، س) خداوند نعمت، خاوند

نال - نے، پتھر یا لکڑی کا آلہ، (نال اٹھانا)

نالکی - پالکی،

ناندے (ناندنا مصدر) شروع کرنا - گردش دینا -

نبانی (ف) التجا، ہم کلامی،

نچت - بے خطرہ، غنی (نچنت)

نت - نتھنی، باگ

ندرا - (س) نیند -

نراس - نیستی، نراسی، ناامید

نراکار - بے کار ؟

نرالی - نرالا -

نرد - مہرہ، نراد - شاطر -

نرائت - بے نہایت، بیحد

نربسی - تریاق

نروار - ارواح -

نرمل - ایک قسم کا تخم زرد رنگ - قرص نما جس کے صندل سے گدلا پانی صاف ہوجاتا ہے -

الفاظ	معنی

نرنجن - بیچون

نکسیا - نکلا - باھرآیا -

نڑوا - پل

نگوڑا - نگوڑی کلمہ نفرت و تحقیر
(نسواں)

نمانی- نادر -

نند - آنند، خوشی ، نند جس نے سری
کرشن جی کی پرورش کی تھی

نوکھنڈ - نو آسمان معہ عرش وکرسی -

نھاسنا - بھاگ جانا (نھاٹنا) -

نیٹ - درست ، نیک

نیڑ - (ہ) نیڑو، نیڑنا ، نیڑے- نزدیک
قریب

نیکے نیکے (نیکوہ) اچھے اچھے-

نیہ - محبت -

(و)

واز - (ف) باز ، فاش ،

ورک - (ہ) بھیڑ، جماعت وگروہ -

الفاظ	معنی

(ھ)

ھچ - دیوانہ ، حیرت زدہ -

ھست - ھاتھی ،

ھمجول - ساتھی -

ھوڑی - کشتی جو درخت کے تنے سے
بنی ھو-

ھیر - (س) قوت -

ھیئے - (ھیا،س) زندگی، دل، ھیئے کی
پھوٹنا ، کورباطنی -

(ی)

یساول - چوبدار -

یکس - ایک شخص

یکسار - یکساں ،

یکسا - یکساں ،

یکندر - اکیلا ،

یوز - (ف) چیتا -

یوک - نصیب -

———

کتابیات :- یوں تو بحری قدس سرہ کے متعلق بہت سی کتابوں سے کم و بیش مدد لی گئی ہے جن کے منجملہ صرف بعض خاص ماخذ درج کیے جاتے ہیں :-

(۱) انوار جلالی مولفۂ شاہ محمد حسینی سجادہ درگاہ حضرت چندا شاہ قدس سرہ گوگی مطبوعہ حیدرآباد

(۲) اردوے قدیم مولفہ حکیم سید شمس اللہ قادری مطبوعہ نولکشور

(۳) اسناد معاش خاندانی ، مملوکہ سید مسعود بحری ، سجادۂ گوگی

(۴) آئینہ معرفت ، (اردو میں تصوف) مولفہ مولوی اعجاز حسین ایم - اے مطبوعہ۔

(۵) تاریخ بساتین السلاطین مولفہ محمد ابراهیم زبیری قلمی

(۶) تذکرۂ شعراء مولفہ میرحسن لکھنوی (انجمن ترقی اردو)

(۷) تذکرہ گلزار ابراهیم و گلشن ہند (انجمن ترقی اردو)

(۸) دبدبۂ آصفی ماہانہ حیدرآباد بابتہ سنہ ۱۳۲۴ھ

(۹) شرح من لگن قلمی مولفۂ شاہ حسین محرم نیلوری (مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ)

(۱۰) شجرہ خلافت قادریہ بحری ، قلمی مملوکہ سید مسعود بحری

(۱۱) شعرالہند جلد نمبر ۱ مولفہ عبدالسلام ندوی مطبوعہ

(۱۲) ضمیمہ رپورٹ آثار قدیمہ حیدرآباد سنہ ۱۹۲۲ تا ۱۹۲۴ء مرتبہ مولوی سید علی اصغر بلگرامی حیدرآباد

(۱۳) عروس عرفاں مصنفۂ شیخ محمود بحری (مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ)

(۱۴) فرامین سلاطین دکن ، مولفۂ مولوی بشیر الدین احمد دہلوی مطبوعہ

(۱۵) کتاب الاعراس مولفہ محمد نجیب ناگوری، مطبو . نو

(۱۶) کلیات بحری مرتبۂ ڈاکٹر حفیظ سید مطبوعہ نو

(۱۷) کلیات ولی طبع سوم، (انجمن ترقی اردو پاکستان) مرتب نورالحسن ہاشمی

(۱۸) مجموعہ تصنیفات بحری من لگن وغیرہ ۔ (مخطوط عثمانیہ حیدرآباد) مندرجہ فہرست مخطوطات مرتبہ عبدالقادر سرور

(۱۹) مجموعہ تحقیقات علمیہ جامعۂ عثمانیہ، جلد ۲-۸-۹ مطبر

(۲۰) مجموعہ بعض الکتب الصرفیہ، مرتبہ مطبوعہ فرانس سنہ ۹

(۲۱) واقعات مملکت بیجاپور مولفہ مولوی بشیر دہلوی مطبوعہ

انگریزی :— (۱) ہسٹری آف آردو لٹریچر مولفہ گراہام بیلی مطبوعہ لندن

(۲) کیٹلاگ انڈیا آفس (فارسی مخطوطات) مرتبہ ہ، ایتھے سنہ ۱۹۰۳ء۔

(۳) کیٹلاگ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال مرتبہ ایوانو سنہ

(۴) ایپی گرافا انڈو مسلمیکا مرتبہ غلام یزدانی ایم ۔ ا ناظم آثار قدیمہ حیدرآباد بابتہ سنہ ۱۹۳۱ - ۹۳۲

(۵) بیڈر " شورا پور "، مولفۂ نواب فرامرز جنگ بہادر ۔۔ ر مطبوعہ ۱۹۱۰ء ۔

فرہنگ من لگن : کی ترتیب میں ہندی انگریزی لغت مؤلفہ جی شک مطبوعہ لندن ۔ جامع اللغات مؤلفہ عبدالمجید مطبوع لاہور ۔ فرہنگ آصفیہ مولفہ سید احمد دہلوی ۔ دل ا ساطع مولفہ مولوی مہدی واصف مدراسی، ہندی آردو لغت مولفۂ راجشور راؤ اصغر و ضمیمہ جات ف من لگن اور شروح من لگن سے مدد لیگئی ہے ... ں کی اصلاح کیگئی ہے ۔